مختصر تاریخ اہل ہند

حصہ اول

ترجمہ کتاب جناب آنریبل ڈاکٹر ڈبلو ہنٹر صاحب بہادر

جسکو

حسب الحکم جناب معلم العلما و افضل الفضلا آر ٹی ایچ گرفتھ صاحب بہادر ایم اے
ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی و اودھ - ایچ آر ولیم صاحب
ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول شاہجہانپور نے اردو مین ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۴ع

گورنمنٹ پریس الہ آباد مین طبع ہوئی

1st Edition 20,000 Copies,
Price per Copy, 5 Annas

اول دفعہ ۲۰۰۰۰
قیمت فی جلد ۵

Niáz Ali

Jameſ Khabai

12/11/1884

مختصر تاریخ اہل ہند

پہلا باب

ملک کا بیان

ہند کہان واقع ہی اور اوسکا طول و عرض کتنا ہی

ہند ایک وسیع ملک مثلث کی شکل بر اعظم ایشیا کے وسط سے جنوب کی طرف سمندر مین کچھہ دور تک پھیلا ہوا ہی اوسکی شمالی حد سلسلۂ کوہ ہمالیہ ہی اور مغرب کی جانب بحر عرب اور مشرق کی طرف خلیج بنگالہ موج زن ہین اگرچہ وہ ہر سہ طرف سے قدرتی حدود یعنی پہاڑ اور سمندر سے محفوظ ہی تاہم اوسکے شمال کے مشرقی اور مغربی گوشون مین دو راستے ہین جنمین ہوکر ایشیا کے اور ملکون سے آمد و رفت ہو سکتی ہی اوسکے شمال کے شرقی گوشہ مین ملک برہما جسمین بدھہ مذہب کے لوگ آباد ہین اور افغانستان و بلوچستان کی اسلامی ریاستین اوسکے شمال کے مغربی گوشہ مین واقع ہین اور ان اطراف

سے یعنی شمال و مشرق اور شمال و مغرب کے گوشون کی راہ سے بوازلیس مختلف قسم کے لوگ ہند مین داخل ہوئے ہین ہند کا طول خط عرض شمالی کے آٹھ درجہ سے چھتیس درجہ تک ہی بلکہ یون کہا چاہیئے کہ منطقہ محروقہ کے نہایت گرم ملکون سے منطقہ معتدلہ کے اندر کی جانب دور تک پھیلا ہوا ہی۔ اوسکا دار الخلافت کلکتہ اٹھاسی درجہ خط طول مشرقی پر واقع ہی پس جسوقت یہان چھہ بجے سورج غروب ہوتا ہی انگلستان مین دوپہر ہوتا ہی۔ ہند کا طول شمال سے جنوب تک ۱۹۰۰ میل ہی اور مشرق سے مغرب تک زیادہ سے زیادہ عرض بھی اسیقدر ہی مگر اوسکی شکل راس کوماری کی جانب جو ہند کا جنوبی سرا ہی کاؤدم ہوتی چلی گئی ہی اس وسیع اور بستہ سلطنت بدولت انگلشیہ نے وہ ملک جو خلیج بنگالہ کے مشرقی کنارہ پر حاشیہ کے مثل واقع ہی برٹش برہما کے لقب سے اضافہ کیا ہی کل ملک مین جسکا بیان مسطور ہوا قریب پندرہ لاکھ میل مربع زمین ہی اور ساڑھے پچیس کرور باشندے بستے ہین پس اس حساب سے ہند کا رقبہ رشیا کو علیحدہ کرکے یورپ کے رقبہ کے مساوی اور اوسکی آبادی یورپ سے زیادہ ہی ؛؛

ہند کے تین قدرتی حصے

اس وسیع اور عظیم الشان سلطنت مین ہر قسم کی فضا اور آب ہوا پائی جاتی ہی اور دنیا کے نہایت بلند پہاڑون سے لیکر وسیع ڈلٹا تک جو صرف

چنانچہ سمندر کی سطح سے اونچے ہین دیکھنے مین آتے ہین - قدرتی اشیا اوسمین کثرت سے پیدا ہوتی ہین اونکیا منطقہ محرقہ کے خونخوار درندے اور گنجان جنگل اور کیا برفستان کے چھوٹے سمور کے جانور جنکے لئے پہاڑی آدمی پھندے لگاتے ہین اور کیا اناج کے چھوٹے پودے سب پائے جاتے ہین - اگر اس کل منظر پر ایک غبارے مین سے نظر کیجائے تو خطہ ہند تین قدرتی حصون مین صاف صاف منقسم معلوم ہوگا اول حصہ مین کوہ ہمالیہ شامل ہے اور شمال کی طرف مثل دیوار کے ایشیا اور ہند کے درمیان حائل ہے دوسرا حصہ کوہستان کے نشیب سے جنوب کی سمت پھیلا ہوا ہے اور اوسمین وہ کل سرزمین جو کوہ ہمالیہ کے عظیم دریاؤن سے سیراب ہوتی ہے داخل ہے - تیسرا حصہ دریاؤن کے میدان کی جنوبی حد سے اوپر کے جانب ڈھالو ہوتا گیا ہے اور ایک سطح مرتفع مثلث کی شکل بنگیا ہے جسپر پہاڑون کی چوٹیان جابجا نظر آتی ہین اور اس عرصہ مین ہند کا نصف جنوبی حصہ شامل ہے ۔

حصہ اول یعنی ہمالیہ کا بیان

ان حصون مین سے اول حصہ مین ہمالیہ اور اوسکی شاخین جو جنوب کی طرف چلی گئی ہین داخل ہین - ہمالیہ جسکے معنی سنسکرت مین برفستان کے ہین دو کوہی دیوارین ہین جو تقریب مشرق سے مغرب تک مثل خطوط متوازیہ کے کھنچی ہوئی ہین اور درمیان مین ایک نشیب یا گھاٹی ہے - ان

دیوارون مین سے جنوبی دیوار جو ہند کے میدانون کی شمالی حد پر واقع ہی اوسکی عمودی بلندی بیس ہزار فٹ سے زائد یعنی چار میل ہی اوسکی سب سے اونچی چوٹی کوہ ایورسٹ ۲۹۰۰۲ فٹ بلند اور دنیا کے سب پہاڑون کی چوٹیون سے اونچی ہی اس سلسلہ کا اوتار پھر شمال کی طرف مثل سیڑھیون کے ہی اور یہہ نشیب تخمیناً ۱۳۰۰۰ فٹ سمندر سے بلند ہی نشیب کی پشت پر اندرونی سلسلہ کوہ ہمالیہ مانند ایک عظیم کوہی دیوار کے برف سے ڈھکا نظر آتا ہی اس دوہری دیوار کے اوس پار وہ گھاٹیان واقع ہین جو اندس اور ستلج اور برہم پتر دریاؤن کے پانیون کا ظرف ہین ان گھاٹیون کے شمال کو تبت کا میدان مرتفع جو سمندر سے ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہی شروع ہوتا ہی اسطرح پر سلسلہ کوہ ہمالیہ ہند اور باقی ماندہ ایشیا کے درمیان حائل ہی اوسکی چوٹیان تبت اور ہند کے درمیان ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہین اور نہایت وسیع گلیشیر جنمین سے ایک کی لنبائی ساٹھہ میل ہی اپنے برف کے تودون آہستہ آہستہ گھاٹی کے نشیب مین بہا لیجاتے ہین اس ویران ملک کے بعض مقام ایسے ہین کہ اونمین انسان کا گذر ممکن نہین اور نہ کسی طرف سے لشکر عبور کر سکتا ہی البتہ بیوپاریون کے مردانہ گروہ بھیڑون کی کھالین پہنے ہوئے اوسکے دَرّون مین ہو کر جو ۱۸۰۰۰ فٹ بلند ہین بمشکل تمام ان دشوار گذار راہون کو طے کرتے ہین باربرداری کے جانورون کی ہڈیان جو اوس راہ مین پڑی ملتی ہین اس امر کی گویا شاہد ہین کہ اونکا گذر اوسطرف ہوا تھا—

ستلج ... برہم پتر ... میدانون مین ... اس ملک کا ... [illegible]

پہاڑی سُرا گائین جنکی گھنی دُم کی یورپ مین لیس بناتے ہین اونسے
ہمالیہ مین باربرداری کا کام لیا جاتا ہی اور وہ اپنی پیٹھہ پر بوجھہ لادے ہوئے
بڑے صبر و مشقت سے اونچے سے اونچے درّون پر چڑھتی ہین بھیڑون
پر بھی سوہاگے کے بورے لادکر میدان کے بازارون مین لیجاتے
ہین اور چندے قیام کے بعد جب اونکی اُون تراش لیجاتی ہی اونپر نمک لادکر
اندرونی پہاڑون کو واپس لاتے ہین ؞

کوہ ہمالیہ کی شاخون کا بیان

سلسلہ کوہ ہمالیہ نہ صرف مثل ایک دوہری دیوار کے ہند کی شمالی حد
پر واقع ہی بلکہ دونون سرون پر اسکی شاخین جنوب کی طرف جاتی ہین جن سے
شمال و مشرق اور شمال و مغرب کی حدین محفوظ ہین۔ شمال و مشرق کی جانب
یہہ شاخین کوہ ناگا اور پٹکوئی کہلاتی ہین اونکے اسطرف برٹش اضلاع کے
شایستہ باشندے اور اُدھر شمالی برہما کی وحشی قومین آباد ہین مگر اِس حد
فاصل مین عین اوس کونے پر جہان وہ ہمالیہ سے نکلکر جنوب کی طرف
جاتی ہی ایک شگاف ہی جسمین سے دریاے برہم پتر بڑے زور و شور
سے آسام کی گھاٹی کی راہ لیتا ہی۔ دوسری طرف یعنی ہند کی شمال و مغربی
حد پر یہہ پہاڑی شاخین ہمالیہ سے برٹش انڈیا کے کنارے کنارے
برابر سمندر تک جاتی ہین اور جسقدر جنوب کی طرف بڑھتی جاتی ہین کوہ سپید

کوہ سلیمان اور کوہ ہالا کے نام سے مشہور ہین ان پہاڑون کی چوٹیان
۱۰۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہین اور اس سلسلہ پہاڑ کے بھی اوس گوشہ مین
جہان وہ ہمالیہ سے جنوب کی طرف مڑتا ہی ایک شگاف واقع ہی جسکو
درۂ خیبر کہتے ہین اوسکے نزدیک ہوکر دریاے کابل ہند کی طرف آتا ہی۔
درۂ خیبر اور درۂ کُرم جو اوسکے ذرا جنوب کو ہی اور درہ گلاری جو ڈیرہ
اسمعیل خان کے قریب ہی اور مشہور درۂ بولان جو آگے بڑھ کر جنوب
مین ہی ہند اور افغانستان کے گویا دروازے ہین ۔

کوہ ہمالیہ سے جو پانی حاصل ہوتا ہی

سلسلۂ کوہ ہمالیہ کی ناہموار بلندی سے نہ صرف دشمنون کی یورش رکتی ہی
بلکہ وہ اہل ہند کے لیئے خوراک اور دولت کا ایک ذریعہ ہی کیونکہ یہان گرم
جنوبی میدانون کے لیئے پانی کا ایک ذخیرہ جمع ہوتا ہی اوسکی صورت یہہ ہی
کہ گرمی کے موسم بھر سمندرون سے جو فاصلہ پر منطقہ محروقہ مین واقع ہین
ابخرے کثرت سے اوٹھتے ہین اور موسمی ہوا جو جنوب سے جون کے مہینے سے
چلنا شروع ہوتی ہی اونکو شمال کی طرف اوڑا لیجاتی ہی یہہ ہوا ابخارات کے انبار
کثیر کو تمام ہند مین کئی طرح پر پہنچاتی ہی کبھی وہ بادلون کی صورت مین ہوتے
اوپر روان روان جاتے ہین اور اس کیفیت کی تشبیہ کسی ہند کے شاعر
نے سپید پرون کے پرواز سے دی ہی کبھی آندھی اور پانی کے طوفان کے

ذریعہ سے یہہ امر وقوع مین آتا ہی اور جسطرف سے یہہ طوفان گذرتا ہی جنگل اور
گاؤن اوجڑے ہوئے اور کشتزار پانی سے لبریز نظر آتے ہین - جو بخارات
کہ اثناے راہ مین مینہہ ہوکر نہین گرتے وہ انجام کار ہمالیہ کی بلندی سے
ٹکر کھاتے ہین اور آگے شمال کی جانب زیادہ بڑھنا منقطع ہوجاتا ہی اور یا تو
مینہہ کی صورت مین ہمالیہ کی شمالی ڈھال پر گرتے ہین ورنہ اندرونی بلندیون
پر برف کی شکل مین پڑے رہتے ہین اور چونکہ بخارات کا نہایت قلیل حصہ
اوسپار پہنچتا ہی لہذا یہہ کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ اگرچہ ہمالیہ کے جنوبی طرف
اس کثرت سے مینہہ برستا ہی کہ دنیا مین اور کسی جگہہ نہین برستا اور ندی
نالون مین ہوکر ہند کے دریاؤن کو جاتا ہی تاہم ملک تبت کے وسیع میدان
مین جو شمال کو واقع ہی پانی کی از بس قلت ہوتی ہی چیراپونجی مین جہان موسمی
ہوا اول آسام کے پہاڑون سے ٹکرتی ہی ہر سال ۵۲۳ انچ مینہہ گرتا ہی -
ایک سال یعنی سنہ ۱۸۶۱ء مین کہتے ہین کہ ۸۰۵ انچ پانی پڑا جسمین سے
۳۶۶ انچ صرف جون کے مہینے مین برسا - اس حساب سے جبکہ
لندن مین سالانہ بارش دو فٹ ہوتی ہی اور ہند کے میدانون
مین ایک سے چھہ فٹ تک چیراپونجی مین معمولی بارش تیس فٹ ہوتی ہی
اور اس قدر پانی مین بڑے سے بڑا جنگی جہاز تیر سکتا ہی اور
ایک سال ۷۵ فٹ پانی گرا جو ایک سہ منزلہ مکان کے غرقاب کرنے
کے لیئے کافی ووافی ہی ؛؛

ہمالیہ کی پیداوار اور مناظر

سخت بارش کی وجہ سے جسکا اوپر بیان ہوا ہمالیہ کے جنوب کی طرف کی ڈھالو سطح خوب زرخیز ہو جاتی ہی ہمالیہ کے اوپر کا حصہ نباتات سے برہنہ اور بھورے رنگ کا ہی مگر جہان کہین جڑ پکڑنے کو ذرا بھی مٹی ملتی ہی وہان درختونکا بن نمودار ہوتا ہی نم زمین جو نشیب مین ہی اور جسکو ترائی کہتے ہین ایک گنجان جنگل سے معمور ہی اور یہہ جگہہ بخار کا گویا گھر ہی اور اوسمین صرف چند غیر تربیت یافتہ قومین اور جنگلی جانور بستے ہین ۔ بانس اور پہاڑی پودون کی جھاڑیون سے ہمالیہ کے مشرقی سلسلے آراستہ ہین ۔ موسم بہار مین سدا گلاب کے درختون سے جو یہان بڑے قد و قامت کے ہوتے ہین قطعے کے قطعے سرخ اور گلابی نظر آتے ہین اور ہمالیہ کے کشیدہ قامت سرو کے جھنڈ اوس منظر کا لطف دوبالا کرتے ہین درختون کی شاخین نرم گھاس اور نازک پہاڑی پودون اور پھولون کی بیل سے ڈھکی ہوئی ہین ۔ موسم خزان مین سرخ کنگنی کے کھیت پہاڑیون کی اطراف کو اپنی شوخ رنگتون کی بیلون سے زیبایش دیتے ہین ہمالیہ کی پیداوار مین خاصکر لٹھے اور کوئلے قابل فروخت اشیا ہین ۔ جو اور دیگر اناج بھی تنگ اور گرم گھاٹیون اور اُن ہموار جگھون مین جو کمال محنت اور مشقت سے پہاڑون کے اوتار پر بنائی گئی ہین پیدا ہوتے ہین اور آلو اور دیگر ترکاریان اور شہد بھی

حاصل ہوتا ہی۔ قطار کے قطار لدے ہوئے ٹٹو اور خچر اون تنگ راستون
مین جو عین پہاڑ کی عمودی بلندی مین کاٹے گئے ہین دیکھنے مین آتے ہین
خچر والے اور اونکی جفاکش عورتین صنوبر کے تنے اور اناج کے مخروطی ٹوکرے
سر پر رکھے ہوئے ساتھ ساتھ ہوتی ہین۔

بنون کی بربادی

جنگلون کی بربادی دو سبب سے زیادہ ہوتی ایک لکڑی کی گرانی کی وجہ
سے پہاڑون پر درختون کے بن کے بن کاٹ ڈالے گئے ہین یہانتک
کہ ڈھالو سطحین نباتات سے ایسی صاف ہو گئی ہین کہ مینہہ کا پانی اونپر قیام
نہین کرتا اور نئے جنگل پیدا نہین ہو سکتے۔ دوسرے آلو جو اول انگلستان
سے لایا گیا تھا اور بھی زیادہ شہتیرون کے قابل درختون کی بربادی کا باعث
ہوا ہی کیونکہ پہاڑ کے رہنے والے آلو کی کاشت کے لیئے زمین اسطرح صاف
کرتے ہین کہ بڑے درختون کے گرد آگ جلاتے ہین اور پہاڑ کی اوتار سے
چبوترے بناتے ہین۔ چند سال کے عرصے مین چھال اور پتے شاخون سمیت
گر پڑتے ہین اور بن کے درخت برہنہ کھڑے رہ جاتے ہین۔ بعض درخت
مثل سورماؤن کے جو میدان جنگ مین کام آئے ہون زمین پر پڑے سڑتے
ہین بعض کھڑے تو ہین مگر تنون اور شاخون پر سبزے کا نام نہین۔ آخر کار جس
مقام پر کسی وقت مین درختون کا بن تھا وہان آلو کے کھیتون کی ناگوار سبزی
نظر آتی ہی۔ چند غیر تربیت یافتہ پہاڑی قومین کاشت کے اس طریقے عمل

مین لاتے ہین جو اوسبھی زیادہ مضر ہین یعنی ہل اور مویشی کے نہونے کی وجہ سے وہ جنگل کو جلا دیتے ہین اور اراضی متواتر فصلون کی کاشت سے کہ با جوکسی کے ذریعہ سے عمل مین آتی ہی ضعیف ہوجاتی ہی اور دو ایک برس کے عرصے مین یہہ سب لوگ جنگل کے دوسرے حصے مین جا بستے ہین و اسطرح اوسکو بھی صاف اور ویران کرکے چھوڑ جاتے ہین۔

کیفیت اون دریاؤنکی جو ہمالیہ سے نکلتے ہین

کوہ ہمالیہ کی یہہ ایک خاص صفت ہی کہ اوسکے شمالی اور جنوبی نشیبون کی بارش کا پانی کل سنکر ہند کے میدانون کو جاتا ہی کیونکہ جیسا بیان ہو چکا ہی اوسکی دوہری دیوار کے بیچ سے ایک عمیق گھاٹی ہی۔ بارش کا پانی جو اونکی بلندی کے باہر بھی نکلجاتا ہی تو اندرونی یعنی شمالی سلسلہ سے ٹکر کھا کر بیچ کی گھاٹی مین سنکر چلا جاتا ہی۔ ہند کے تین بڑے دریاؤن مین سے دو یعنی انڈس اور برہم پتر کا مخرج وہی گھاٹی ہی جو ہمالیہ کی دوہری دیوار کے شمال کو واقع ہی اور جنوبی نشیب کا پانی تیسرے دریا یعنی گنگا مین سنکر جاتا ہی۔

دریاے انڈس اور ستلج

انڈس معہ اپنے بڑے معاون ستلج کے اور برہم پتر ایک دوسرے کے نزدیک اون ویران گھاٹیون سے صادر ہوتے ہین جن گھاٹیون اور ملک ہند کے درمیان ایسے پہاڑ حائل ہین جنکی بلندی پندرہ ہزار فٹ ہی انڈس اور

ستلج اول مغرب کی طرف بہتے ہین بعدازان ہمالیہ کی شگافون کی راہ سے جنوب کو پھر کر پنجاب کی چھوٹی ندیون سے مل گئے ہین اور پھر سب ایک دھارا ہوکر ۱۱۰۰ میل کی مسافت کے بعد بحر ہند مین گرتے ہین —

برہم پتر

برخلاف اون دریاؤن کے جنکا ذکر اوپر ہوا برہم پتر جہان تک اوسکو آسام کے شمال و مشرق کے گوشہ مین پہاڑ کی شگافون مین ہوکر نکاس کا راستہ نہین ملا ہمالیہ کے پیچھے مشرق کی جانب بہتا ہی بعدازان اوسکی دھار مغرب کو کترا گئی ہی اور پھر جب تک کہ خلیج بنگالہ سے جا نہین ملتی جنوب کی طرف بہتی ہی — اوسکی لنبائی مثل انڈس کے ۱۸۰۰ میل ہی — پس حالانکہ انڈس اور برہم پتر کا منبع ایک دوسرے کے نزدیک ہمالیہ کے پیچھے ہی اور عنقریب طول بھی مساوی ہی اونکے دہانے ۱۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ہند کے مشرق اور مغرب کو واقع ہین — پہاڑون کی شگافون مین ہوکر باہر نکلنے کے پیشتر یہہ دونون دریا ایک فاصلہ تک اوس گھاٹی مین جو پہاڑ کی دوہری دیوار کے درمیان واقع ہی پوشیدہ رہتے ہین اور ہند کے میدانون مین ہمالیہ کے شمالی اوتار کا پانی کھینچ لاتے ہین — سچ تو یہہ ہی کہ ہنوز برہم پتر کے منبع کا صحت کے ساتھ پتا نہین لگا ہمالیہ کی دیوار کے پیچھے ہزار میل تک وہ سامپو کے نام سے مشہور ہی اور جب پہاڑون سے نکلکر ہند کو آتا ہی اوسوقت یہہ عالیشان دریا اپنے سنسکرت نام برہم پتر (یعنی برہما کا پوت) سے موسوم ہوتا ہی — ہمالیہ کے

جنوبی ڈھالون کا پانی گنگا اور اوسکی بڑی خراجگذار جمنا مین جاتا ہے ان دونون کا پانی سمندر کے قریب برہم پتر کی دھار سے جا ملتا ہے اور ۱۵۰۰ میل کے بہاؤ کے بعد یہہ دونون خلیج بنگالہ مین بیشمار شاخین ہوکر داخل ہوتے ہین ۔

دوسرا حصہ

دریا کے میدان

ہند کو تین قدرتی حصون مین تقسیم کیا ہے انمین سے دوسرے حصے مین وہ وسیع میدان ہین جو ہمالیہ کے دریاؤن سے سیراب ہوتے ہین یہہ میدان خلیج بنگالہ سے بحر ہند تک یعنی مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے ہین اور انمین سلطنت ہند کے نہایت زرخیز اور آباد صوبے داخل ہین زمانہ سلف سے یہہ صورت رہی کہ شمال و مشرق اور شمال و مغرب کی راہون سے غنیم ایک دوسرے کے بعد داخل ہوئے اور دریاؤن کے کنارے کنارے آگے بڑھے اور پہلے آنیوالون کو ذیل سے جنوب کو سمندر کی طرف ہٹا دیا اسوقت قریباً پندرہ کروڑ باشندے ان دریا کے میدانون اور کنارون پر اون صوبون مین بستے ہین جو بنگالہ اور آسام اور اودھ اور ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب اور سندھ اور راجپوتانہ اور دیگر دیسی ریاستین کہلاتی ہین ۔ اِس وسیع ملک کے مشرق اور مغرب کی جانب برہم پتر اور انڈس ہمالیہ سے پانی پہنچاتے ہین اور گنگا اور اوسکے خراجگذار دریا اندرونی ملک کو

ریگستان

سیراب کرتے ہین - اٹدس دریا ہمالیہ سے ایسا سیدھا جنوب کو جاتا ہے کہ پنجاب کی پانچ دھارون سے ملنے کے بعد اوسمین کوئی اور خراج گذار ندیان نہین گرتی ہین اور اوسکے بائین طرف سے راجپوتانہ کا بیابان شروع ہوتا ہے میدان مذکور کی مشرقی حد برہم پتر آسام کی گھاٹی مین ہوکر جو ہنوز کم آباد ہے گذرتا ہے اور صرف بہاؤ کے آخر حصے مین جبکہ وہ گنگا کے قریب پہنچتا ہے اوسکے کنارے پر آبادی کی کثرت پائی جاتی ہے مگر گنگا اور جمنا قریب ہزار میل تک ہمالیہ کے برابر خطوط متوازیہ مین بہتی ہین اور بہت سی ندیان ہمالیہ سے اونمین گرتی ہین درحقیقت یہہ دونون دریا شمالی ہند کے بڑے حصے کے لیئے سقے کا کام دیتے ہین اور لوگ ان فیض کے چشمون کی جو اونکے کھیتون کو زرخیزی بخشتے ہین تعظیم و تکریم کرتے ہین اوسکے مصادر جو پہاڑون مین ہین متبرک سمجھے جاتے ہین اور ہر سال ہزارون جاتری الہ آباد کو جو ان دریاؤن کے وصل کا مقام ہے جاتے ہین اور جزیرہ ساگر مین جہان یہہ دونو دریا ملکر سمندر مین پہلے گرتے تھے ایک انبوہ کثیر فرائض مذہبی ادا کرنے کو ماہ جنوری مین جمع ہوتا ہے جیتے جی گنگا مائی مین نہانے سے گناہ دور ہوتے ہین اور مرے بعد ہر ایک ہندو اسبات کی امید رکھتا ہے کہ اوسکی راکھہ گنگا کے پانی کے ذریعہ سے سمندر کو پہنچے - اس دریا کے کنارے پر بڑے بڑے شہر مثل کلکتہ پٹنہ بنارس کے واقع ہین - آگرہ اور دہلی جمنا پر ہین - الہ آباد اوس مقام پر آباد ہے جہان یہہ دونون دھارین ملتی ہین -

دریا کس کام مین آتے ہین

ہند کے میدانون کی کیفیت معلوم کرنے کے لیئے ضرور ہے کہ ان جمیع
عظیم دریاؤن کا عمل بخوبی سمجھا جاوے کیونکہ دریا اول تو زمین پیدا کرتے ہین
بعدہ اوسکی زرخیزی کا باعث ہوتے ہین اور انجام کار ایک جگہہ کی پیداوار کو
دوسری جگہہ پہنچاتے ہین اکثر مقامون مین میدان کوہ آتش فشان کی قوت
سے اوپر اوبھر آتے ہین یا کسی قدیم زمانے مین قبل انسان کے وجود کے
جبکہ کل زمین پانی سے ڈھکی تھی بتدریج پیدا ہوئے ہین مگر بعض جگہون مین
وہ اوس مٹی اور ریت وغیرہ سے جو دریا پہاڑون سے لاتے ہین بنے ہین
اور اس زمانے مین بھی یہہ قدیم طریقہ زمین کے آہستہ آہستہ بننے کا
دیکھنے مین آسکتا ہے۔ ہمالیہ سے لیکر سمندر تک ملک بنگالہ کے دریاؤنکی
جیسی کہ گنگا ہے دو مختلف حیثیتین ہوتی ہین۔ پہلی حیثیت یہہ ہے کہ وہ گھاٹیون
کے نشیبون مین بہتی ہے اور ہر دو طرف کے ملکون کا پانی اور مٹی اوسمین بذریعہ
خراجگذار ندیون کے جمع ہوتا ہے اور وہ ایک روز افزون طاقت کے ساتھہ زور
وشور سے آگے بڑھتی ہے اور مٹی وغیرہ کو اپنے ساتھہ بہالیجاتی ہے۔ مگر جبکہ گنگا
ملک بنگالہ کے وسط مین پہنچتی ہے تب اوسکی دوسری حیثیت شروع ہوتی ہے
اور میدان کی ہمواری کی وجہ سے دریا کی تیز رفتاری مین فرق آجاتا ہے اور ایک
دھار کی پھٹکر کئی دھارین ہوجاتی ہین اور ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسے
چلتے فوارہ پر اونگلی رکھنے یا پانی کا بھرا مٹکا پھٹ جانے سے ظہور مین آتی ہے

اوران نئی دھارون مین سے بھی اور شاخین بہنے بائین کو پیدا ہوجاتی ہین —

ملک بنگالہ کا ڈلٹا

وہ سرزمین جوان شاخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا گھری ہوئی ہی بنگالہ کا ڈلٹا کہلاتی ہی متعدد دھارین مثل جال کے اس وسیع اور ہموار ملک مین آہستہ آہستہ گذرتی ہین اور اونکی رفتار کم ہوجانے سے جو ریت اور مٹی اصل مین شمالی ہند سے لائی تھی وہ اوسکو آگے نہین لیجاسکتین لہذا وہ اس انبار کو اپنے آبدان یا کنارون پر ڈال دیتی ہین اور اس سے بادام کی شکل کے ٹاپو پیدا ہوجاتے ہین اور رفتہ رفتہ یہہ آبدان گرد و نواح کی زمین سے بلند ہوجاتے ہین اسطرح پر ڈلٹا کے دریا بتدریج اپنے آبدانون کو بلند کرکے ایک طرح کی اونچی ہموار نہرین بناتے ہین جنکا پانی برسات کے موسم مین طغیانی کے باعث اپنے آبدانون سے باہر نکل جاتا ہی اور ریت وغیرہ اودھر اودھر کی نیچی جگہون مین بھر جاتی ہی پس ملک بنگالہ مین ہزارون میل مربع پر ہر سال گرمیون مین سب دامون دریاؤن کے ذریعہ سے ہمالیہ کی آئی ہوئی مٹی کی نئی تہ چڑھجاتی ہی اسقدرتی طریقہ سے زمین بارآور ہوجاتی ہی اور متواتر عمدہ فصلین اوسمین پیدا ہوتی ہین —

دریا کے زمین بنانے کا بیان

جسقدر دریا ڈلٹا مین آگے بڑھتے ہین اونکی رفتار زیادہ تر سست ہوتی جاتی ہی اور اونکے آبدان اردگرد کی زمین سے اور بھی زیادہ اونچے ہوجاتے

ہین چنانچہ ہر نہر کے دونون جانب نشیب ہوتا ہی پس ڈلٹا کی سب سے
نیچی سطح وہ ہوتی ہی جو دھارون کے بیچا بیچ مین واقع ہو دھار کا فاضل پانی
ان نشیبون مین جاکر اونکو بتدریج اپنی ریت سے ہموار کر دیتا ہی۔ دریا سے پانی جو
نشیبون مین جاتا ہی اوسکا رنگ مٹی اور ریت کی کثرت سے گاہے مائل بزردی
ہوتا ہی مگر بعد چند روز کے جبکہ سیلاب اوتر جاتا ہی تو یہہ پانی نشیب سے پھیر
نہرون کو واپس آتا ہی اوسوقت اوسکا رنگ زیادہ صاف ہوتا ہی اس لیے
کہ ریت وغیرہ نیچے رہجاتی ہی جس سے نشیب رفتہ رفتہ بھر جاتے ہین اور
اسطرح نئی زمین پیدا ہوتی ہی۔

دریا کے کشادہ دہانے

آخر کیفیت ہند کے دریا کی یہہ ہوتی ہی کہ ڈلٹا کے سرے پر سوالے
جنگل اور دلدل کے اور کچھہ نظر نہین آتا اس ویرانہ مین جہان کی ہوا نہایت ناقص
ہی کل نہرین سمندر مین گرتی ہین۔ اور اس مقام پر نئی زمین پیدا ہونی کی کیفیت کھل
جاتی ہی سمندر آخر کار دھارون کا سد راہ ہوتا ہی اور انکی باقی ماندہ ریت وغیرہ
بیٹھہ جاتی ہی اور پانی کی سطح کے اوپر خمدار پشتون کی صورت مین نظر آتی ہی سمندر کی
لہرین بھی دریا کے پانی سے گونہ رکتی ہین اور ریت کے انبار کو جو اثنائے راہ مین کنارے سے رو
لائی تھین ڈال دیتی ہین اسطرح پر جبکہ دریا کے ملنے سے کنارہ سمندر کی جانب
رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہی سمندر کی لہرون کی لائی ہوئی ریت سے دریا کے دہانے پر
ٹاپو نمودار ہوتے ہین اور اسطرح زمین بننے کا دوہرا طریقہ جاری رہتا ہی۔

دریاؤں کا آبپاشی اور آمدورفت کا وسائل ہونا

بیان مذکورۂ بالا سے واضح ہے کہ ہند کے بڑے بڑے دریا جو اپنے مرور اور حاشیوں کے نشیب میں ریت کے تہ نشین ہو جانے سے نئی زمین پیدا کرتے ہیں بلکہ اونکے دہانوں پر بھی بیٹھتے اور راس و ریت کے ٹیلے سے نمودار ہوتے ہیں اور سطح پر گویا سمندر ہٹتا جاتا ہے اور ڈیلٹا کی زمین طیار ہوتی اور آگے بڑھتی جاتی ہے نئی زمین جو طریقہ مذکور سے باعث دریاؤں کے پیدا ہوتی ہے انھیں کے ذریعہ سے زرخیز بھی ہوتی ہے کیونکہ دریا کے نیچے کے حصے میں طغیانی کی وجہ سے قدرتی آبپاشی اور زرخیزی دونوں کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اوپر کے حصے میں انسان نہریں بنا کر کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ علاوہ بریں دریا گرد و نواح کی پیداوار کے شہروں اور بندروں میں پہنچانے کے لیے کم صرف شاہراہ کا کام دیتے ہیں مختصر ان دریاؤں کو صوبۂ بنگالہ کے قالب میں رگہائے جان کی مثال قیاس کرنا چاہیے۔

تباہی جو دریا سے عاید ہوتی ہے

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دریاؤں کی بڑی قوت ہی تباہی عظیم کا باعث ہوتی ہے اکثر ہر سال سیلاب آتے ہیں اور مویشی اور اناج کے ذخیرہ اور غربا کے مکان

بہا لیجاتے ہین اور بارہا دیکھنے مین آتا ہی کہ لڑکے بالے چھپرون پر مضطرب
حال بیٹھے ہوئے بہے چلے جاتے ہین - دریا کے اول حصے مین جہان
نہرون کے ذریعہ سے کھیتون مین پانی دیا جاتا ہی تری کے باعث بخار
کی کثرت ہوتی ہی اور بعض مقام کھار کی وجہہ سے جسکو ریہہ کہتے ہین بنجر
ہو جاتے ہین آگے بڑھکر یہہ کیفیت ہوتی ہی کہ ندیان اپنے آبدان چھوڑکر
نئی راہ کی تلاش مین میلون کے فاصلے تک پیچ وتاب کھاتی چلی جاتی
ہین - اس انقلاب کے زمانے مین جو اراضی اور گاؤن اونکی راہ مین
پڑتے ہین سب غرقاب ہو جاتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ملک بنگالہ کا
زمیندار ناچار کھڑا دیکھتا ہی کہ اوسکا علاقہ ایک عمیق اور چوڑے دریا کی راہ مین
آگیا ان تبدیلیون کے باعث گاہے ایسا ہوتا ہی کہ ایک کی ملک دوسرے
کی طرف منتقل ہو جاتی ہی خزان کے موسم مین یہہ بڑی بڑی دھارین ریت
ٹیلے اور کھیتون کو جو اونکے کنارے پر ہوتے ہین نیچے نیچے کاٹکر بنگلون
بہا لیجاتی ہین اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ اونکے آبدان ریت سے اٹکر
ہو جاتے ہین اور شہر جنکی تجارت کسی زمانے مین مشہور تھی کنارون پر
ویران پڑے ہو جاتے ہین -

شمالی میدانون کی فصلین اور منظر

بنگالہ مین اکثر دو فصلین اور بعض صوبون مین تین بھی ہر سال ہوتی ہین

اور بعض ضلعون مین اس عرصے مین اونچے کھیتون مین دو فصلین ہو جاتی ہین موسم بہار مین مٹر اور فصل خریف کے مختلف اناج اور تخم روغنی اور پھلیان پیدا ہوتی ہین چاول کی پہلی فصل ستمبر مین اور سال کی بڑی فصل نومبر مین کاٹی جاتی ہی اور اسی وقت مین اور اناج بھی پیدا ہوتا ہی اور پیشتر اسکے کہ آخر سال کا غلہ جمع ہو ربیع کی کاشت کے لیے زمین تیار کرنے کا وقت آجاتا ہی پس کسان کو سواے مئی کے چند ہفتون کے جو سخت گرمیون کے ایام ہوتے ہین اور کوئی آسایش و آرام کا زمانہ نہین ملتا اور در حقیقت یہ دن بھی بارش کے انتظار مین کٹتے ہین شمال کی خشک زمین مین دریاؤن کی وادی بالا مین دونون کنارون سے اتنی بائین اونچی ہوتی چلی گئی ہی اور بہت زرخیز ہی یہان جا بجا عمدہ درخت نظر آتے اور گانون آباد ہین موسم بہار مین آم کے پھول کی خوشبو سے ہوا معطر ہوتی ہی اور سیمل گرمیون مین کثرت سے پیدا ہوتا ہی سایہ دار برگد اپنی مسلسل جٹین چھوڑے ہوئے اور شاندار پیپل برگہاے سبز کا چھتر لگائے اور جنگلی سیمر بے برگ و بینوا مگر بڑے بڑے سرخ پھولون سے مزین اور بلند قامت تمر ہندی اطلس سبز کا شامیانہ تانے اور ببول قوت نامیہ سے مالا مال کشت زارون مین ہر چہار سو نظر آتے ہین اور جون جون دریا سمندر کے قریب آتے جاتے ہین تاڑ کے درختون کی کثرت ہوتی جاتی ہی۔

ڈلٹا کی پیداوار

ڈلٹا کی ہموار سطح پر اکثر تو وہان کے کھیت بانس کی سبز جھاڑیون اور نارجیل اور سپاری اور خرمے کے درختون سے گھرے ہوئے نظر آتے ہین یہہ نہایت آباد قطعہ بادی النظر مین گانون اور بستی سے خالی معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہر ایک گانو کیلے اور دیگر زرخیز درختون کے کنجون سے چھپا ہوا ہی۔ جس قدر دریا کے دہانے کی طرف بڑھتی پیداوار بھی تبدیل ہوتی جاتی ہی۔ شمال مین گیہون اور جو اور دیگر اناج مثل جوار باجرہ کے پیدا ہوتے ہین عوام الناس کی گذر جوار باجرہ پر ہوتی ہی چاول سیراب زمین مین پیدا ہوتے ہین اور امیرون کے صرف مین آتے ہین مگر برعکس اسکے ڈلٹا مین چاول کثرت سے ہوتا ہی اور ادنی اور اعلی سب کی غذا ہی۔ اہل بنگالہ کے کسان چاولون کے پچاس اقسام سے زیادہ نام بنام جانتے ہین۔ شمال اور جنوب دونون مین گنا اور تخم روغن اور روئی اور تمباکو اور نیل اور مختلف عمدہ مصالحہ اور رنگ پیدا ہوتے ہین چاے کی کاشت اکثر پہاڑون کے سلسلہ پر جو میدانون کے دامن مین واقع ہی ہوتی ہی خاصکر آسام مین۔ پوست گنگا کے وسط یعنی بنارس اور پٹنے کے گرد و نواح مین پیدا ہوتا ہی۔ شہتوت جس پر ریشم کے کیڑے پلتے ہین بنگالہ کے جنوب مین پیدا ہوتا ہی۔ جوٹ مخصوص ڈلٹا کی زمین مین بویا جاتا ہی کیونکہ اگر اسکو

اراضی پر جو دریاؤن کے سیلاب سے سیراب نہین ہوتی اوسکی کاشت کیجاوے
تو قوت ضائع ہوجانے کی وجہ سے وہ اراضی کسی اور شی کی کاشت کے
لیے محض نکمی ہوجاتی ہے جنگلون مین بھی قیمتی لاکھ اور اوس ریشم کی کسار یا
جسکو ٹسر کہتے ہین دستیاب ہوتی ہین الغرض دریا کے میدانون کی اُکل پیداوار
کا ذکر کرنا ناظرین کو تکلیف دینا ہے حق تو یہہ ہے کہ ہر قسم کی نباتی پیداوار جو
انسان کے کھانے یا پہننے کے کام مین آسکتی ہے یا جنگلی غیر ملکون سے
تجارت ہو سکتی وہ سب بکثرت تمام پائی جاتی ہین۔

تیسرا حصہ
جنوبی سطح مرتفع

چونکہ شمالی ہند اور ہمالیہ کے خاص حالات اور ان میدانون
کی کیفیت جو اوسکے دامن مین واقع ہین مختصر طور سے بیان مین آگئے لہذا اب
ہند کے تیسرے حصے یعنی اوس سطح مرتفع کا حال جو مثلث کی شکل جزیرہ نما
کا نصف جنوبی حصہ ہے بیان کیا جاتا ہے جس قطعہ زمین مین جو قدیم زمانے
مین دکھن کے نام سے مشہور تھا ممالک متوسط برار
مدراس بمبئی میسور اور نظام حیدرآباد اور سندھیا
اور ہلکر کی عملداریان اور دیگر راجگان ریاستین شامل ہین۔ گنگا کے میدان
کے جنوبی کنارے سے اس قطعہ کا ڈھال اونچا ہے اور وہ پہاڑ جو بیچ

سمجھے جاتے ہین اسکے مشرقی اور مغربی سرے پر ہین اور ان کے درمیان مین کئی اور پہاڑون کے سلسلے آٹھ سو میل تک چلے گئے ہین مغربی سرے پر آبو کا پہاڑ جو عمدہ جین مندرون کے لیے مشہور ہے راجپوتانہ کے میدان سے ۵۶۵۰ فٹ کی بلندی پر مثل جزیرہ کے نظر آتا ہے - اراولی اور بندھیاچل اور ستپڑا اور کیمور کے سلسلے اور کئی اور بلند قطعے زمین کے آڑے آڑے مشرق کی جانب گنگا کے میدان تک جاتے ہین اور اس مقام پر راج محل کی پہاڑیون کے نام سے مشہور ہین مشرقی سرے پر کوہ پارسناتھ ہے جسکو فرائض مذہبی کے لحاظ سے قوم جین متبرک جانتی ہے گنگا کے میدانون کی سطح سے ۴۴۰۰ فٹ بلند ہے -

جنوبی زمین مرتفع کا منظر

ان مختلف سلسلے پہاڑون کو جنکا ذکر ہوا وسط کی زمین مرتفع کی گویا شمالی دیوار یا پشتے کہنا چاہیے پہاڑ اور جنگل جنمین ہو کر فی زمانہ ریل اور سڑک نکلی ہے زمانہ گذشتہ مین شمالی اور جنوبی ہند کے درمیان حد فاصل تھی اور اونکی وجہ سے دونون خطون کی ایک سلطنت ہونے مین چند در چند دقتین مانع تھین - اس میدان مرتفع مین جو مثلث کی صورت ہے خطون مین پہاڑون کے سلسلے اور چوٹیان اور جا بجا وادی مزروعہ اور میدان پائے

جاتے ہین اور اوسکی مشرقی اور مغربی طرفین گھاٹ کے نام سے
مشہور ہین اور لفظ گھاٹ دریا کے کنارے کی سیڑھیون اور پہاڑونکی گذرگاہ کے
لیئے بھی مستعمل ہوتا ہی **مشرقی گھاٹ** ہند کے مشرق کی جانب سلسلہ وار
نہین ہی بلکہ اوسکی شاخین شکستہ ہین اور بعض مقام پر زمین کیطرف زیادہ ہٹے ہوئے
ہین حتیٰ کہ اونکے اور سمندر کے مابین وسیع میدان چھوٹ گئے ہین —
مغربی گھاٹ بمبئی احاطہ کے لیئے گویا ایک سمندری دیوار ہین اور
اونکے اور بحر ہند کے درمیان ایک تنگ زمین ڈھیجیری واقع ہی ایک مقام پر
اونکی عمودی بلندی اور اس زمین در حقیقت مثل عظیم الشان سیڑھیون کے
معلوم ہوتی ہین جو سمندر سے گویا اوپر چڑھنے کے لیئے بنائی گئی ہون
مشرقی اور مغربی گھاٹ اس **نگاری** کے نزدیک بلکہ ایک زاویہ
بناتے ہین اس طرح پر زمین مرتفع کے ہر سہ اطراف پورے ہو جاتے ہین
اندرونی اونچا میدان **استولائن** یعنی اوس بلندی سے جہان
پانی یخ ہو جاتا ہی بہت نیچا ہی اور اوسکی معمولی بلندی دو ہزار سے لیکر
تین ہزار فٹ تک ہی اور شاید ہی کہین زیادہ ہو — نہایت مشہور بلندیان
نیلگری یعنی نیلگون پہاڑ کہلاتے ہین اور انھین پر اوٹکمند
جہان گورنمنٹ مدراس کا صدر مقام ایام گرما مین منتقل ہو جاتا ہی واقع ہی یہہ جگہ
سمندر کی سطح سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہی سب سے اونچی چوٹی دوادبیٹا
میسور کے جنوبی سرحد پر سمندر کی سطح سے ۸۷۶۰ فٹ بلند ہی

جنوبی سطح مرتفع کے دریا

اس بلند اور وسیع قطعہ زمین کا پانی خاص کر مشرق کے کنارے سمندر
کی طرف جاتا ہی مگر بندھیاچل کے شمالی نشیب کا پانی سنگر گنگا کو آتا
ہی دریاے نربدا اوسکے جنوبی دامن کے برابر بہتا ہی اور اسطرف
کے نشیب کا پانی سیدھا مغرب کی جانب لیجا کر خلیج کھمبات مین
ڈالتا ہی دریاے تاپتی ذرہ جنوب کو نربدا کے ہم پہلو روان ہی
اور ستپڑا کی پہاڑیون کا پانی اوسی خلیج کو لیجاتا ہی مگر اس مقام سے
جنوب کی طرف بمبئی کے کنارے اور اندرونی سطح مرتفع کے پانیون
کے مابین مغربی گھاٹ کا سلسلہ حائل ہی لہذا بارش کا پانی اس قطعہ
ہند کو طی کرتا ہوا سیدھا مشرق کی راہ لیتا ہی اور اثناے راہ مین
پہاڑیون کے گرد گھومتا اور وادیون کے درمیان و نشیب سے گذرتا ہی
حتی کہ جو پانی سمندری ہوا بمبئی کی طرف سے لا کر مغربی گھاٹ پر
برسا جاتی ہی انجامکار خلیج بنگالہ مین پہونچ جاتا ہی اس طرح پر تین بڑے
دریا احاطہ مدراس کے یعنی گوداوری کرشنا اور کاوری بمبئی کے
کنارے کے پہاڑون سے صادر ہوتے ہین اور سطح مرتفع کے کل وسط
کو طی کر کے ہند کے مشرقی کنارون پر سمندر سے جا ملتے ہین —

جنوبی سطح مرتفع دکن

قدیم شاعر سنسکرت زبان کے جنوبی سطح مرتفع کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ وہ
بنون سے ڈھکا تھا اور اس زمانے میں بھی سال اور آبنوس اور شیشم اور ٹیک
یعنی ساگون اور دیگر قسم کے بڑے درخت کثرت سے ہوتے ہیں اور خصوصاً
دونوں گھاٹ عمدہ نباتات سے جہاں کہیں پودوں کو ذرا بھی جڑ پکڑنے کو
جگہ ملی ہے معمور ہیں مگر اندرون زراعت کی وجہ سے جنگل صاف ہوتے گئے
فقط پہاڑوں پر رہ گئے ہیں گیہوں اور فصل خریف کے دیگر قسم کے اناج اور تمباکو اور
روئی اور گنا اور تیلیون کے کھیت کل سرزمین میں بوئے جاتے ہیں
جنوبی ہند کی کالی مٹی زرخیزی کے لیے ضرب المثل ہے اور نشیبوں میں
جو گھاٹوں اور سمندر کے درمیان واقع ہیں مثل بنگالہ کی زمین کے حصے اور
چاول وغیرہ کے متواتر فصلیں پیدا ہوتی ہیں مگر اس سطح مرتفع پر خشک سالی اکثر
ہوتی رہتی ہے لہذا وہاں کے باشندوں نے طرح طرح کے طریقہ آبپاشی ایجاد
کیے ہیں بعض ضلعوں میں کنوؤں کے ذریعے سے بعض میں تالابوں
یا ساختہ جھیلوں سے جو گھاٹیوں کے سرے پر پشتہ باندھ کے بنائی
گئی ہیں آبپاشی ہوتی ہے۔ اس طرح پر بارش کا پانی جو شمال و جنوب کی موسمی ہواؤں سے
برستا ہے جمع رہتا ہے اور سال بھر کام میں آتا ہے۔ یہاں عوام الناس کی گذر چھوٹے
اناج مثل جوار باجرہ پر ہوتی ہے اور خاص تجارتی اشیا اس ملک کی گیہوں اور روئی ہیں

سطح مرتفع کی معدنیات

ہند کی عمدہ معدنیات بھی سطح مرتفع اور اوسکی پہاڑیون سے حاصل ہوتی ہین اور سطح مرتفع کے شمال مشرقی کنارے پر ملک بنگالہ مین اور نیز ممالک متوسطہ کی اودیون مین ہزارہا خلقت پتھر کا کویلا نکالنے مین مصروف ہی اور امید پڑتی ہی کہ لوہے کی کچی دھات اور لیم ہشٹون کی کانون مین بھی عنقریب کاروبار جاری ہوتا ہی اور اور دھاتین کم مقدار مین ملتی ہین۔ گولکنڈا کی زمین زمانہ سلف مین ہیرے کے لیے مشہور تھی اور بہت سے دریاؤن مین ریت دھونے سے سونا اب بھی دستیاب ہوتا ہی اور اب صوبہ مدراس اور میسور مین ذریعہ علمی ترکیبون کے سے سونا نکالنے کی فکر ہو رہی ہی۔

برٹش برہما

اراوتی دریا کا ڈلٹا اور اوسکی وادی زیرین اور وہ قطعہ جو مثل حاشیہ کے خلیج بنگالہ کے مشرقی کنارے پر واقع ہی برٹش برہما مین شامل ہین جسے سرکار انگلشیہ نے زبردستی سے اپنی سلطنت مین شامل کر لیا ہی وہ ملک شمال سے جنوب تک سطح واقع ہی کہ اراوتی کے مشرق اور سمندر مغرب کی جانب ہین اور دونون کے درمیان مین ہو کر ایک بلند سلسلہ پہاڑ مثل ریڑھ کی ہڈی کے گزرتا ہی یہہ سلسلہ پیگو یوما کے نام سے مشہور ہی گھنے جنگلون سے ڈھکا ہی اور اراوتی کی وادی کو کنارے کی زمین سے علیحدہ کرتا ہی۔ اراوتی دریا کے ذریعہ سے ٹیک یا ساگون کی لکڑی برہما کی خود مختار سلطنت سے

جو شمال مین واقع ہی بکثرت آتی ہی سمندر کے کنارون پر ہزارون کھاڑیان ہین اور کل ہموار زمین خواہ سمندر کے کنارے کی اور خواہ اراوتی کی وادی کی ایک وسیع دہان کا کھیت نظر آتی ہی۔ یہان ایک عمدہ قسم کی تنباکو پیدا ہوتی ہی جسکے چھوٹے چھوٹے چرٹ بناکر برہما کے عورت مرد عموماً پیتے ہین۔ صوبہ ارکان اور پیگو مین جو اراوتی کی وادی اور سمندر کے کنارے پر واقع ہین معدنی تیل کے چشمے پائے جاتے ہین۔ صوبہ تناسرم مین جو اراوتی کی لتا کے جنوب مین سمندر کے کنارے پر ایک تنگ حاشیہ سا ہی ٹین اور کچے لوہے کی کانین کثرت سے ہین اور ملک سوئڈن کی عمدہ سے عمدہ ٹین اور لوہے سے ہرگز عمدگی مین کم نہین علاوہ برین نہایت خالص لیم اسٹون اور سونا اور تانبا بھی کم مقدار مین پایا جاتا ہی۔ چاول اور شہتیر برہما کی خاص تجارتی جنس ہین اور چاول ہی سب لوگونکی غذا ہی ٭

دوسرا باب

اہل ہند کا مختصر بیان

ہند مین دو قسم کی عملداریان ہین اول صوبجات گورنمنٹ انگلشیہ دوم ہندوستانی ریاستین کل آبادی ہند کی سنہ ۱۸۸۱ء مین ساڑھے پچیس کروڑ تھی اور یہہ تعداد بنسبت آبادی زمانہ فروغ سلطنت روم دو چند سے زیادہ ہی لیکن دولت انگلشیہ نے رومیون سے بڑھکر اون ہندوستانی سردارون کے حقوق کا لحاظ رکھا ہی جو اپنے ملک کا انتظام اور ریاست کرتے ہین

اس زمانے میں بھی ہند کا ایک ثلث رقبہ جس میں ساڑھے پانچ کروڑ یعنی ہند کی کل آبادی کی ایک چوتھائی رعایا بستی ہے ہندوستانی سرداروں کے زیر حکومت ہے پس برٹش عملداری میں ہند کا رقبہ دو ثلث آبادی تین حصے سے زیادہ یعنی انیس کروڑ نوے لاکھ شامل ہے۔

ہندوستانی ریاستیں

ہندوستانی سردار اپنی ریاستوں کا انتظام برٹش رزیڈنٹ کی مدد اور مشورہ سے کرتے ہیں اور رزیڈنٹ وائسرائے کی طرف سے اونکے درباروں میں متعین رکھے جاتے ہیں بعض ان میں سے مثل خود مختار سرداروں کے ہیں اور بعض کو کم اختیارات حاصل ہیں خلاصہ یہ کہ جاگیردار سرداروں کی تعداد کثیر ہے اور وہ اپنی ریاست کی آمدنی کے سیاہ و سپید کرنے اور فوج رکھنے کے مختار ہیں بعض اعلے درجے کے سردار اپنی رعایا پر موت کی سزا دینے کا اختیار رکھتے ہیں مگر ہر ایک کے اختیارات عہد و پیمان کی رو سے محدود ہیں اور اطاعت سرکار انگلشیہ کی سب پر واجب ہے۔ دولت انگلشیہ جو سب پر فرمانروا ہے اس امر کو جائز نہیں رکھتی کہ وہ کسی جاگیردار ریاستیں ایک دوسرے پر فوج کشی کریں یا غیر ریاستوں سے عہد و پیمان عمل میں لاویں۔ بد انتظامی کی حالت میں وہ سرزنش اور مداخلت کرتی ہے اور جب مناسب معلوم ہوتا ہے تو ظالم اور جابر کو ریاست سے علیحدہ بھی کر دیتی ہے اور ضعیف کی حفاظت کرتی ہے اور سب پر ایسا دباو ڈالتی ہے کہ با امن و امان ہیں۔

برٹش صوبے

برٹش عملداری بارہ صوبون مین منقسم ہے اور ہر ایک کا حاکم یا گورنر جدا ہے مگر وہ سب گورنمنٹ عالیہ ہند کے یعنی گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ماتحت ہین گورنر جنرل کو خطاب ویسرائے کا بھی حاصل ہے۔ گورنمنٹ عالیہ جاڑو مین بمقام کلکتہ اور گرمیون مین بمقام شملہ جو ۷۰۰۰ فٹ ہمالیہ کی بلندی پر واقع ہے قیام فرماتی ہے۔ ویسرائے ہند اور احاطہ مدراس اور بمبئی کے گورنرون کا تقرر خاص انگلستان مین ملکہ معظمہ قیصر ہند کے حضور سے ہوتا ہے اور باقی ماندہ صوبجات کے افسران کلان بلحاظ لیاقت اور حسن خدمت کے حسب تجویز ویسرائے ملازمان سول سروس مین سے منتخب کیے جاتے ہین مگر لفٹنٹ گورنر کا تقرر سکرٹری اسٹیٹ یعنی وزیر اعظم ہند کی منظوری سے ہوا کرتا ہے

رقبہ اور آبادی

ذیل کے نقشون سے برٹش ہند کے بارہ صوبون کا رقبہ اور آبادی اور نیز باجگذار ریاستون کا رقبہ اور آبادی جو بارہ حصون مین ترتیب دی گئی ہین معلوم ہوگی

برٹش ہند کے بارہ صوبے سنہ ۱۸۸۱ء

نام صوبجات (ہمنین ہندوستانی ریاستین جو انکے متعلق ہین شامل نہین ہین)	رقبہ میل مربع	تعداد آبادی سنہ ۱۸۸۱ء	آبادی فی میل مربع
احاطہ مدراس	۱۳۹۶۹۸	۳۱۱۷۰۶۳۱	۲۲۳

	نام صوبجات انمین ہندوستانی ریاستین کہ جنکے جوار متعلق ہین شامل نہین ہین	رقبہ میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ع	آبادی فی میل مربع
۲	احاطہ بمبئی	۱۲۴۱۲۲	۱۶۴۵۴۴۱۴	۱۳۲
۳	صوبہ بنگالہ	۱۴۳۹۰۲	۶۶۶۹۱۴۵۶	۳۰۷
۴	صوبہ پنجاب	۱۰۷۹۸۹	۱۸۸۵۰۴۳۷	۱۷۵
۵	ممالک مغربی و شمالی	۱۰۶۱۰۴	۴۴۱۰۷۸۶۹	۴۱۶
۶	چیف کمشنری ملک اودھ			
۷	چیف کمشنری ممالک متوسط	۸۴۴۴۵	۹۸۳۸۷۹۱	۱۱۶
۸	چیف کمشنری برٹش برہما	۸۷۲۲۰	۳۷۳۶۷۷۱	۴۳
۹	چیف کمشنری ملک آسام	۴۶۳۴۱	۴۸۸۱۴۲۶	۱۰۵
۱۰	کمشنری صوبہ برار*	۱۷۷۱۱	۲۶۷۲۶۷۳	۱۵۱
۱۱	کمشنری قسمت اجمیر	۲۷۱۰	۴۶۰۷۲۲	۱۷۰
۱۲	کمشنری قسمت کورگ	۱۵۸۳	۱۷۸۳۰۲	۱۱۳
	برٹش ہند کی میزان کل	۸۸۱۸۲۵	۱۹۹۰۴۳۴۹۲	۲۲۶

* ملک برار مین چھہ اضلاع مفوضہ شامل ہین۔ یہ اضلاع نظام حیدرآباد و سرکار انگلشیہ کو واسطے رفع اخراجات فوج حیدرآباد کنٹنجنٹ کے جسکا رکھنا اور نیز بموجب عہد و پیمان کے واجب تھا اور نیز دیگر ستہ الک کے عوض مین حوالہ کردیے تھے ۱۲

ہند کی باجگزار ریاستیں جن کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے سنہ ۱۸۸۱ء

	نام ریاست	میزان رقبہ میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ عیسوی	آبادی فی میل مربع
ماتحت گورنمنٹ جنرل اجلاس کونسل	۱ راجپوتانہ	۱۲۹۷۵۰	۱۰۲۶۸۳۹۲	۷۹
	۲ حیدرآباد (نظام کی عملداری)	۷۱۷۷۱	۹۸۴۵۵۹۴	۱۳۷
	۳ بندیلکھنڈ و ریاستہائے متعلقہ ممالک متوسطہ	۸۹۰۹۸	۹۲۶۱۹۰۷	۱۰۳
	۴ بڑودہ	۸۵۷۰	۲۱۸۵۰۰۵	۲۵۵
	۵ میسور	۲۴۷۲۳	۴۱۸۶۱۸۸	۱۷۰
	۶ منی پور	۷۵۸۴	۱۲۶۰۰۰۰	۱۰۶
ماتحت لوکل گورنمنٹ	۷ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ بمبئی کی ماتحت ہیں	۷۲۴۵۰	۶۹۴۱۲۴۹	۹۶
	۸ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ مدراس کی ماتحت ہیں	۹۴۰۶	۳۳۷۸۱۹۶	۳۵۹
	۹ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ بنگالہ کی ماتحت ہیں	۳۷۹۸۸	۲۸۴۵۴۰۵	۷۵
	۱۰ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ پنجاب کی ماتحت ہیں	۳۵۸۱۷	۳۸۶۱۶۸۳	۱۰۷
	۱۱ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کی ماتحت ہیں	۵۱۲۵	۷۴۱۷۵۰	۱۴۵
	۱۲ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ ممالک متوسطہ کی ماتحت ہیں	۲۸۸۳۴	۱۷۰۹۷۲۰	۵۹
	باجگزار ریاستوں کی میزان	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶

اگر تعداد مسطورۂ بالا مین فرانسیسی اور پرتگیزی عملداریان شامل کیجاوین تو کل
ہند کی میزان حاصل ہوتی ہے ؎

کل ہند معہ برٹش برہما ۱۸۸۱ء

	رقبہ میل مربع	آبادی	آبادی فی میل مربع
برٹش ہند	۸۸۱۸۲۵	۱۹۹۰۴۳۳۹۲	۲۲۶
ہند کی باجگزار ریاستین	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶
پرتگیزی آبادیان	۱۰۸۶	۴۰۷۷۱۲	مخصوص قصبو نیز
فرانسیسی آبادیان	۱۷۸	۲۷۱۴۶۰	
میزان کل ہند معہ برٹش برہما	۱۴۰۴۲۰۵	۲۵۵۰۷۳۶۵۳	۱۸۲

آبادی کی کثرت

برٹش ہند کی آبادی نہایت گنجان ہی اور اوسکے بعض حصون مین لوگ اس کثرت سے رہتے ہین کہ باشندونکو بدقت تمام کاشت کے لیے اراضی میسر ہوتی ہے برٹش صوبون مین فی میل مربع پر اوسط درجہ دوسو چھبیس (۲۲۶) آدمیونکی قوت بسری ہوتی ہی اور ہندوستانی ریاستون مین بدرجۂ اوسط فی میل مربع ایک سو چھ آدمی پرورش پاتے ہین جو نصف سے کم ہین اگر برہما اور آسام کے دور افتادہ صوبے مستثنیٰ کیے جاوین تو برٹش ہند کی

آبادی اوسط درجہ دوسو چون ۲۵۴ فی میل مربع ہوتی ہے پس اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ برٹش ہند ہندوستانی ریاستون کی نسبت قریب ڈھائی گنا زیادہ آباد ہے اس آبادی کی کثرت اوس وقت خوب ذہن نشین ہوتی ہے جبکہ دریافت ہوتا ہے کہ ۱۸۷۱ع مین فرانس کی آبادی فی میل مربع ایک سو اسی ۱۸۰ تھی اور انگلستان مین جہان آدمی نہایت گنجان بستے ہین جس مقام سے فی میل مربع دوسو ۲۰۰ سے زیادہ آبادی کی نوبت پہونچ جاتی ہے وہان کی خلقت کاروبار زراعت ترک کرکے کارخانجات دستکاری یا کان یا دیگر مشقت کی طرف رجوع ہوتی ہے ❊

ہند مین بڑے شہر کم ہین

برعکس انگلستان کے ہند مین بڑے شہر بہت کم ہین ۱۸۷۱ع مین انگلستان اور ویلس مین قریب نصف خلقت کے ایسے شہرون مین بستی تھی جنکی مردم شماری بیس ہزار سے زیادہ تھی اور برٹش ہند مین کل آبادی کا صرف بیسوان حصہ ایسے شہرون مین بستا ہے اس نظر سے تقریبا تمام ہند ایک زراعتی ملک ہے اور اکثر بستیان جنکو شہر کہتے ہین صرف ایک مجمع موضعون کا ہین جہان سے مویشی کھیتون کو لیجاتے ہین اور جوتنے بونے کا کام جاری رہتا ہے

اضلاع جنمین ہندونکی کثرت ہے

بس یہی وجہ ہے کہ ہند مین کسان کثرت سے آباد ہین جہان کہین افراد کا شمار

فی ایکڑ ایک یا فی میل مربع چھہ سو چالیس آدمی سے زیادہ ہی وہان اسقدر غلہ
پیدا کرنا جو سب کی پرورش کیواسطے کافی ہو بہت دشوار ہوتا ہی سوا اون
مقامون کے جہان آبپاشی کے وسائل موجود ہین یا شہر کے قریب جو واقع ہین
واقع ہین اور باوجود اسکے لکھو کھا کسان ہین جنکے حصے مین حساب کی رو سے
قوت بسری سکے لیئے فی کس آدھا ایکڑ پڑتا ہی ایسے ضلعون مین اگر بارش
حد سے کم ہوئی تو خلقت سخت مصیبت مین مبتلا ہوتی ہی اور جو خدانخواستہ
سوکھا پڑا تو ہزارون خدا کے بندے قحط سے مرجاتے ہین۔

آبادی ضلعی

پس جیسے کہ بعض مقامون مین آبادی کی کثرت اور اراضی کی قلت ہی
ویسے ہی بعض جگہون مین اسکے برعکس حال ہی کہ وسیع اور زرخیز حصے زمین کے
بلا کاشت پڑے ہین۔ انگلستان مین یہہ قاعدہ ہی کہ جہان کہین
آبادی کی کثرت حد سے گزرجاتی ہی وہانکے باشندے ترک وطن کرکے کم آباد جگہو
مین چلے جاتے ہین۔ مگر ہندوستان مین کسان اپنے موروثی کھیتون کی جدائی ہرگز گوارا نہین
کرسکتے اور اپنی کاشت کی ضعیف اراضی کو اپنی اولاد مین تقسیم کردیتے ہین اور مطلق
لحاظ نہین کرتے کہ آیا اوس قطعہ مین اسقدر شے پیدا کرنے کی سکت ہی کہ پرورش ہوسکے
یا نہین۔ اگر یہانکے کاشتکار یہہ طریقہ اختیار کرین کہ جس طرف اراضی افتادہ بکثرت
ہی وہان نقل سکونت کرجاوین تو ہمین شک نہین کہ اونکی اوقات بسری بآسانی
ہو اور قحط کی مصیبت تا قابل [illegible] ایسے جیسا کہ گزشتہ کی قحط سالی مین پیش آئی نہ ہو

کاشتکاران غیر قیامی

بہت سے کوہستانی اور سرحدی قطعون مین اراضی اس کثرت سے ہی کہ اوس سے کچھہ لگان حاصل نہین ہوتا پہاڑ کے رہنے والے چند سال تک کسی زرخیز مقام پر بود و باش اختیار کرکے وہان کا جنگل صاف کرتے ہین مگر جب اراضی مین متواتر کاشت سے کس نہین رہتا تو وہ اوسے چھوڑ کر چلے جاتے ہین اور وہان پھر جنگل جم آتا ہی ایسے قطعون پر لگان نہین لیا جاتا بلکہ ان خانہ بدوش کسانون کا ہر خاندان سردار کو جسکی پناہ مین وہ رہتے ہین فی آدمی کچھہ محصول دیتا ہی جیسے جیسے باشندون کی کثرت زیادہ ہوتی جاتی ہی اس غیر معین طریقہ کے بجائے باقاعدہ قیام کے ساتھہ کاشتکاری کی صورت پیدا ہوجاتی ہی برٹش برہما کے اکثر مین یہہ دونون طریقے دیکھنے مین آتے ہین مگر ہند کے نہایت آباد اضلاع مین خانہ بدوش کاشتکارون کا فرقہ معدوم ہوگیا ہی اور کسانون کے خاندان پشتہا پشت تک اوسی قطعہ زمین پر جمے رہتے ہین —

اضافہ لگان

صرف سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگالہ مین اراضی کے مقابلہ مین کاشتکار بہت کم تھے اور اس غرض سے کہ آسامیان آکر اونکی ملک پر بسین زمیندار اونکو اراضی کم نرخ پر دیتے تھے لیکن فی زمانا کاشتکار اسقدر زیادہ ہوگئے ہین کہ بعض ضلعو مین اونکو حد سے زیادہ لگان دینے مین دریغ نہین ہوتا لہذا سرکار کو ضرورت پڑی کہ ایسے قوانین جاری کرے جو لگان کے بہت زیادہ بڑھنے کے مانع ہون ان

قوانین مین کاشتکارون کے حقوق اراضی کا جو انکی کاشت مین عرصہ دراز تک سے ہی بہت لحاظ رکھا گیا ہے اور ایسے موروثی کاشتکارون سے شرح مجوزہ عدالت سے زیادہ لگان نہین لیا جا سکتا۔

غلامی کا موقوف ہونا

زمانۂ سلف مین آدمیون کی کمی کی وجہ سے زمیندار کی نظرون مین کاشتکارونکی بڑی قدر تھی ہندوستان مین بہت جگہ یہہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی کسان کسی گانون مین جا بستا تو پھر وہان سے جانے نہین پاتا تھا پہاڑی اضلاع مین جہان غیر معین طریقہ کاشتکاری کا ہنوز جاری ہے کوئی خاندان علاقہ چھوڑ کر جا نہین سکتا کیونکہ ہر خاندان وہان کے سردار کو فی آدمی کچھہ محصول دیتا ہے اور سردار اسقدر آمدنی کا نقصان گوارا نہین کر سکتا۔ بعض صوبون مین انگریزون کے آنے پر یہہ کیفیت تھی کہ ادنی درجہ کے کسان اراضی سے مثل غلامون کے متعلق ہوتے تھے اور جسوقت برٹش افسرون نے بنگالہ کے جنوب اور مشرق مین فیصلہ کیا کہ دیہات کے غلام رہا کر دیئے جائین تو قریب تھا کہ غدر ہو جاوے۔ قدیم غلامونکی اولاد اس زمانہ مین بھی موجود ہے مگر وہ اب آزاد ہین۔

اہل ہند چار فرقون مین منقسم ہین

یورپ کے مصنفین ہند کی آبادی کو دو قومون یعنی ہندو اور مسلمان

میں تقسیم کرتے آئے ہیں مگر غور کرنے سے دریافت ہوتا ہے کہ ہند میں چار قسم کے لوگ ہیں یعنی اول وہ فرقے جو آریا نسل سے نہیں ہیں جنکو کبھی اصلی باشندے بھی کہتے ہیں اور جنکا شمار برٹش صوبوں میں قریب ایک کروڑ اسّی لاکھ کے ہے دوم آریا یا سنسکرت بولنے والی نسل کی اولاد جنکو اب برہمن اور راجپوت کہتے ہیں اور جنکا شمار قریب ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کے ہے سوم مخلوط النسل آبادی کا بڑا حصہ جو ہندو کے نام سے کہلاتا ہے اور آریا نسل سے اور خاص کر ان نسلوں سے جو آریا نہیں ہیں پیدا ہوا ہے اور جنکا شمار قریب بارہ کروڑ چالیس لاکھ کے ہے چہارم اہل اسلام جو ہند میں سنہ ۱۰۰۰ء سے آنا شروع ہوئے اور اب قریب چار کروڑ دس لاکھ کے شمار میں ہیں یہ سب ملا کر برٹش عملداری کی انیس کروڑ نوے لاکھ آبادی ہوتی ہے ہند کی باجگذار ریاستوں کی ساڑھے پانچ کروڑ آبادی کی نسبت بھی اقسام مذکورہ بالا صادق آتا ہے مگر ہم ہر فریق کے شمار سے واقف نہیں ہیں —

تواریخی زمانہ سے پہلے کی دو خاص نسلیں

بیان مسطورہ سے ظاہر ہے کہ ہند کی آبادی کے خاص حصہ آریا اور غیر آریا نسلیں ہیں اول ان قدیم باشندوں کا حال دریافت کرنا لازم ہے جنکے زمانہ سلف کا صرف اسقدر حال دریافت ہوتا ہے کہ دو نسلیں

ملک کے قبضہ کے لیے جھگڑتی تھین ایک اون مین سے صاف رنگ کے لوگ تھے جو شمال و مغرب کے دروں سے داخل ہوئے تھے اور اپنے تئین آریا یعنی شریف النسل کہتے تھے اونکی زبان عمدہ تھی اور قادر اور مہربان دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے ہند کے برہمن اور راجپوت بھی آریا ہین دوسری نسل جو اونکی نسبت کم طرح اتری ہوئی تھی مدت مدید سے ملک مین رہتی تھی اونکو نو واردون نے یا تو پہاڑون پر ہنکا دیا ورنہ اپنا غلام بنا لیا۔ ان دونون نسلون کی اولاد جو کسیقدر خالص ہین اونکا شمار عنقریب بساوی ہے درمیانی فرقے جو خاصکر غیر تربیت یافتہ قومون سے پیدا ہوتے ہین بھی فی زمانا ہند کی آبادی کا بڑا حصہ ہین ۔ آگے چلکر ایک تیسری نسل یعنی سیتھین کا ذکر کیا جائیگا جنکا سن عیسوی کے شروع مین ہند کے معاملات ملکی پر بہت اثر پڑا ۔ اہل اسلام اسکے ایک ہزار سال کے بعد آئے ۔

تیسرا باب

غیر آریا یعنی اصلی باشندے

ہند کے نہایت قدیم باشندون کے چند فرقے تھے اور کوئی خاص نام نہونے کے باعث اونکو غیر آریا یا اصلی باشندے کہتے ہین اونکے زمانے کی کوئی نوشتے موجود نہین بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی

سلین

کہ وہ حروف اور نیز کسی طرح کی علامتون کے استعمال سے ناواقف
تھے جو دستکاریان اونکی ہم تک پونہچی ہین وہ صرف ناتراشیدہ پتھر کے
چھلے اور برچھیان اور تیشے ہین جنکے نیچے وہ اپنے مردون کو قدیم اہل
یورپ کے دستور کے موافق دفنایا کرتے تھے اور اون چیزون سے
جو ان قبرون سے نکلی ہین دریافت ہوتا ہی کہ کسی دور و دراز زمانے کے
ہین جو تحقیق صحیح صحیح طور سے معین نہین ہو سکتا یہہ لوگ سخت مٹی کے
ہلکے اور خوش قطع ہنڈیا اور برتن بنانا جانتے تھے اور لوہے کے
ہتھیارون سے لڑتے اور تانبے اور سونے کے زیور پہنتے تھے
اور ان سے بھی قدیم تر اشیا کے ذریعہ سے جو دستیاب ہوئی ہین
پایۂ ثبوت کو پہونچتا ہی کہ یہہ لوگ جو قبرین بنایا کرتے تھے ابتدائی نسل انسان
کے سلسلے کی ایک کڑی ہین۔ انسے بھی پیشتر ہند مین ایک قوم بستی
تھی جو دھات سے ناواقف تھی اور شکار کھیلنے اور لڑنے کے واسطے
تیر او ردیگر اوزار چقماق پتھر کے مثل اونکے جو شمالی یورپ مین پائے جاتے
ہین بڑی صفائی اور حکمت سے بنالی تھی اور انسے بھی پہلے زیادہ
غیر تربیت یافتہ لوگ گذرے ہین جنکی نسبت کی چھریان و چقماق پتھر
کے ناتراشیدہ ہتھیار سرپدرا کی کھائی ہین ملتے ہین۔ لیکن جاننا
چاہیے کہ جنکو ہم اصلی باشندے کہتے ہین اور جو آریا نسل کے نو واردون
سے پامال ہوئے اونکا زمانہ اون قومون کے بعد ہوا ہی جو دھات

اور سیفر کے زمانے کے نام سے تعبیر کیئے گئے ہین ٭

اصلی باشندون کا بیان جیسا کچھ آریون نے کیا ہے

ظفرمند آریا اگلے زمانے کے فرقون کو دسیو یعنی دشمن یا داس یعنی
غلام کہتے تھے آریا شمال کے سرد ملکون سے ہند مین آئے اور
اونکو اپنے صاف رنگ پر بڑا فخر تھا سنسکرت زبان مین رنگت کو
ورن کہتے ہین اور اس لفظ کے معنی رفتہ رفتہ نسل یا ذات کے
ہو گئے کم سے کم تین یا شاید چار ہزار سال کا عرصہ ہوا کہ آریا شاعرون نے
وید تصنیف کیئے اور اون مین اپنے روشن دیوتاؤن کی تعریف کی ہے
کہ اونھون نے داسون کو قتل کیا اور آریا رنگ کی حفاظت کی اور
سیاہ قومون کو آریا کا مطیع کیا وہ اپنے غضبناک دیوتاؤن کا ذکر یون
کرتے ہین کہ وہ مثل تند سانڈھون کے حملہ کرکے سیاہ قومون کو پراگندہ
کرتے ہین علاوہ اسکے آریا جنکے نقشے خوبصورت تھے اصلی باشندون کی
چپٹی شکلون کی سی صورت سے نفرت کرتے تھے ایک وید کا شاعر غیر
انریا کو نکٹا یا چپٹی ناک والے کہتا ہے دوسرا اپنے خوبصورت ناک والے دیوتاؤن
کا ذکر کرتا ہے وید کے زمانے کے کم سے کم ایک ہزار سال بعد سکندر اعظم کے
ساتھیون نے بھی جب وہ ہند کی مہم پر آئے تھے ایشیا کے ایک غیر
آریا فرقہ کی بدہیئتی کا بیان کیا ہے سچ تو یہ ہے کہ وید کے بھجنون مین قدیمی قومون

کی نسبت تحقیر کے الفاظ کثرت سے آئے ہین مثلاً یہہ کہ قربانیون مین خلل ڈالنے والے گوشت خوار کچا کھانے والے مطلق العنان قربانی نہ کرنے والے جو دیوتا اور رسوم مذہبی نہین رکھتے ۔ جیون جیون زمانہ گذرا اور ان غیر تربیت یافتہ فرقون نے جنگلون مین پناہ لی تو اونکی زشت روئی کے بیان مین زیادہ ترقی ہوئی یہانتک کہ آریا شاعرون اور پجاریون نے راکشس اور دیو کے الفاظ انھین کی نسبت استعمال کئے ہین ۔ جس طرح سے کہ قدیم جرمن زبان کا لفظ جسکے معنی دشمن کے ہین انگریزی مین شیطان کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے اسی طرح دسیو یعنی دشمن جو اونکی نسل کا نام تھا رفتہ رفتہ بھوت یا پریت کے معنی مین مستعمل ہونے لگا ۔

غیر آریا فرقے جو زیادہ تربیت یافتہ تھے

بہرحال کل غیر آریا وحشی ہرگز نہونگے کیونکہ دسیو یعنی غیر آریا کے صاحب دول ہونے کا ذکر آیا ہے اور وید کے بھجنون مین اونکی سات گڑھیون اور نوے قلعون کا بیان ہوا ہے بعد گذرنے ایک زمانہ کے آریون نے غیر آریا فرقون سے رابطہ اتحاد پیدا کیا اور بعض قومی ملکتون پر غیر آریا سلطنت بھی کرتے تھے اور مذہبی رسوم اور حیات آئندہ کی تمنا سے بھی یہہ لوگ معرا نہ تھے

کیونکہ ایک قدیم سنسکرت کتاب مین اونکی نسبت لکھا ہی کہ وے اپنے مُردون کی لاشون کو تحفہ تحائف اور عمدہ پوشاک اور زیور سے اس امید پر آراستہ کرتے تھے کہ اونکو عقبیٰ کی نعمت حاصل ہوگی اور پیتل اور تانبے اور سونے کے ٹکڑے جو آج کل اونکے پتھر کے سواے مقبرون کے کھودنے پر دبے ملتے ہین اوسی زیور سے ہین سنسکرت نظم رزمیہ یعنی رامائن جسمین آریا کا جنوبی ہند پر یورش کرنے کا بیان ہی اوس مین ایک غیر آریا سردار اپنی قوم کی تعریف اس طرح کرتا ہی کہ اونکی تیز رفتاری خوفناک ہی وہ جنگ مین زیر ہونا نہین جانتے اور رنگ مین مثل سیاہ بادلون کے ہین —

غیر آریا کی موجودہ حالت

اب ان قدیم قومون کی فی زماننا حالت پر غور کرنا چاہیئے جب سے وہ آریا حملہ آورون کی یورش سے ہند کے میدانون سے ہٹا دیے گئے ہین وہ مثل معدوم شدہ جانورون کے پنجرون کے جو گوپھاہون مین دبے پڑے ہون پہاڑون کے درمیان پوشیدہ رہے ہین — ملک ہند گویا ایک عظیم عجائب خانہ ہی جسمین بنی آدم کی نسلین ادنیٰ سے اعلیٰ حالت شائستگی تک دیکھی جاتی اور مطالعہ مین آسکتی ہین — یہہ معدنی سوکھی ہڈیونکے نمونے نہین بلکہ زندہ فرقے ہین اور ہر فرقہ علیحدہ قاعدہ و عجیب مذہبی سماں رکھتا ہی

جزائر انڈمن کے رہنے والے

نوع انسان مین انڈمن کے دور اُفتادہ جزائر کے رہنے والے یعنی
خلیج بنگالہ کے غیر آباد زبس نا تربیت یافتہ ہین عربستان اور یورپ کے
قدیم سیاحون نے اونکو مردم خوار لکھا ہی اور اونکی صورت کتّے کی سی بیان
کی ہی برٹش افسرون نے جو ۱۸۵۵ء مین آبادی قائم کرنے کی نیت سے
جزائر مذکور کو بھیجے گئے تھے اونکو آدم خور اور برہنہ پایا وہ تیوہارون کو
اپنے جسم گیروے سے پوتتے اور اگر کوئی عزیز مرجاتا تو سیاہ مٹی لیس کر ماتم
کرتے تھے اور خوشی یا دوستی کے اظہار کیواسطے رونے کی سی آواز
نکالتے تھے اور چونکہ پیدا ہونے سے پیشتر اونکے نام رکھے جاتے
تھے لہذا نامون مین تذکیر اور تانیث کی تمیز نہ تھی اور معبود کے بارے مین
اونکا تصور یہہ تھا کہ کوئی ناپاک روح ہی جو بیماری پھیلاتی ہی بس پانچ سال
تک یہہ کیفیت رہی کہ جب کبھی انگریز بطریقہ ملاقات بڑہنا چاہتے تب وہ
تیرون کی بوچھار کرتے مگر افسرون نے چند جھونپڑے آبادی کے قریب
ڈالے تاکہ وہ آکر اونمین پناہ لین اور دوا اور خوراک سے اونکی خبر گیری
کیجاوے اسطرح رفتہ رفتہ وہ سہولت پر آگئے۔

مدراس کے پہاڑی فرقے

انامليا نام پہاڑیون مین جو مدراس کے جنوب مین واقع ہین

بہت سے غیر آریا فرقون نے پناہ لی ہی - پلیار جنکے بال لمبے اور
صورتین وحشیانہ ہین اور بھوتون کو پوجتے ہین جنگل کی پیداوار اور چوہو
اور دیگر چھوٹے چھوٹے جانورون پر جو ہاتھ آجاوین زندگی بسر کرتے ہین
- ایک اور فرقہ ہی جسکو ھنڈ اور کہتے ہین اونکی بود و باش کی کوئی
جگہہ معین نہین مگر اندرونی پہاڑیون مین اپنی مویشی کو لیئے آوارہ پھرتے
ہین اور غارون مین اور پتون کے چھپرون مین رہتے ہین اور سال
سے زیادہ کسی ایک جگہہ مین کم رہتے ہین - اور فرقہ کلیری یعنی
والیان کوہ جو پستہ قد اور فربہ لب ہین کسی اعلی تر نسل کا بقیہ ہین اونکی
گذران شکار پر ہی اور جنگل کے دیگر وحشیانہ باشندون پر اونکا گونہ
رعب بھی ہی ان پہاڑیون مین پتھر کی عمارتین جنکو کستوا مین یا
دولمین کہتے ہین اور جو قدیم غیر آریا قومین اپنے مُردون کی قبرون
پر تعمیر کرتی تھین کثرت سے ہین جنوب و مغرب کے پہاڑی فرقون
مین جنکو نیر کہتے ہین ہنوز یہہ طریقہ جاری ہی کہ ایک عورت کے کئی
شوہر ہوتے ہین اور ملکیت مرد کی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کے
بچون کو پہونچتی ہی یہی قاعدہ ہمالیہ کی غیر آریا فرقون مین جو ہند کے
دوسرے سرے پر رہتے ہین جاری ہی -

ممالک متوسط کی غیر آریا قومین

ممالک متوسطہ کی آبادی کا بڑا حصہ غیر آریا نسل کے لوگ ہین اور بعض

مقاموں مین نصف باشندے یہی ہین ۔ گونڈ کے فرقے نے جو بہت
مشہور ہی تہذیب مین ترقی کی ہی مگر زیادہ وحشی فرقے ہنوز جنگلون
مین رہتے اور شکار پر جیتے ہین بعضون کی نسبت سُننے مین آیا ہی
کہ عرصہ چند سال کا گذرا کہ وہ اپنے تیرون کی نوک چقماق پتھر کی
بناتے تھے ۔ اونکی کمان کھینچنے کو بڑی طاقت چاہیئے وہ اوسکو پیر
مین لگا کے چلّے کو دونون ہاتھون سے کھینچتے ہین اور اونکا تیر صاف
ہرن کے جسم کے پار نکلجاتا ہی ۔ ایک اور قوم ماری کہلاتی ہی جو
اجنبی کی صورت دیکھتے ہی اپنے گھاس کے جھونپڑے چھوڑکر بھاگتے
ہین ۔ سال مین ایک دفعہ وہان کے راجا کا قاصد اونسے خراج لینے
آتا ہی اس خراج مین جنگل کی پیداوار خاص کر شامل ہوتی ہی مگر قاصد اونکے
جھونپڑون کے اندر نہین جاتا بلکہ باہر سے ایک ڈھول بجاکر چھپ رہتا ہی
ماری جھپے سے نکلتے ہین اور جو کچھ دینا ہوتا ہی کسی مقرر جگہہ پر
رکھکر پھر روپوش ہوجاتے ہین ۔

اڑیسہ کے پتے پوش

اڑیسہ کی باجگذار ریاست ہند کے شمال و مشرق کو واقع ہی یہان
ایک عجیب فرقہ بستا ہی جو شمار مین دس ہزار آدمی ہونگے یا پتوا
پتے پوش کہلاتا ہی چند روز ہوئے کہ اونکی عورتین سر برہنہ پھرتین اور

صرف والون کی چند کڑیان اپنی کمر مین باندھتی تھین اور آگے پیچھے
پتون کے گچھے لٹکاتی تھین وہان سے برٹش افسر نے سنہ ۱۸۷۳ء مین
کل فرقے کو طلب کیا اور بعد گفتگو کرنے کے عورتون کے استعمال
کے لیئے کپڑے کے پارچے دیئے بعد ازان سب کپڑے پہنے ہوے
ایک ایک کرکے افسر کے سامنے سے گذرے اور آداب بجا لائی
اور انجام کار اونھون نے پتون کے گچھون کو جنکے سوا سابق مین
اونکے تن پر کچھہ نہ تھا ایک بڑے انبار مین جمع کرکے آگ لگا دی —

ہمالیہ کے فرقے

ہند کی شمالی سرحد پر کوہ ہمالیہ کی نشیب اور شاخین نیز آریا کی بہت
سی مختلف ناتربیت یافتہ فرقون سے آباد ہین ملک آسام کے بعض
پہاڑی آدمی فاصلہ یا دوری کے اظہار کے لیئے کوئی لفظ مثل میل یا
کوس وغیرہ کے نہین رکھتے بلکہ بعد مسافت کا اندازہ اس طرح کرتے
ہین کہ راہ مین کتنے پان چابنے مین آئے یا کس قدر تنباکو کھائی گئی
اونکو محنت سے نفرت ہی اور اکثر ازان پست قد سیاہ فام اور تندخو ہوتے
ہین اگلے وقتون مین وہ آسام کی وادی مین قریون کی لوٹ پر اوقات
بسر کرتے تھے مگر سرکار انگلشیہ نے اونسے ایک طرح کا پولس
قائم کیا ہی تاکہ اوس سرحد مین امن رکھین اور اسکے عوض مین اونکو

سالانہ کچھہ کپڑے کستی بچھڑوے اور اناج عطا ہوتا ہی — خود اونکے
نام اونکی گذشتہ وحشیانہ زندگی پر دلالت کرتے ہین ایک فرقہ
اسام کا جو الکاس کہلاتا ہی اوسکے دو حصے ہین جنکے نامون کے
لفظی معنی یہہ ہین یعنی ہزار الاو کے کھانیوالے اور چور جو کپاس کے
کھیتون مین گھات مین بیٹھتے ہین —

غیر آریا فرقے جو زیادہ مہذب ہین

حالات مسطورۂ بالا سے واضح ہی کہ اصلی باشندون کے اکثر فرقے
تہذیب انسانی کی اوسی ابتدائی حالت مین ہین جو وید کے شعرا نے
تین ہزار سال ہوے اونسے منسوب کی تھی مگر بعض ایسے ہین جنھون نے
بہت ترقی کی ہی اور اونکی جماعتون مین اعلی درجہ کی تہذیب کی علامتین
پائی جاتی ہین یہہ مہذب فرقے مثل غیر مہذب فرقون کے ہند کے طول
وعرض مین جہان تہان پھیلے ہوئے ہین — اس مقام پر صرف دو
فرقون یعنی سنتھال اور کھاند کا نہایت مختصر بیان کیا جائیگا —

سنتھال کا بیان

سنتھال اون پہاڑیون مین رہتے ہین جو ملک بنگالہ مین گنگا کی
وادی سے جا ملی ہین وہ میدان کے رہنے والون سے علیحدہ اپنے

گانون مین رہتے ہین اور شمار مین قریب دس لاکھ کے ہین اگرچہ اونھون نے
جنگل کے شکار کرنے والے فرقون کے طریقے ہنوز ترک نہین کیئے
ہین تاہم وہ ہل کے استعمال سے واقف ہین اور اب کاشتکاری کے
پیشے مین مشتاق ہوگئے ہین ہر قریہ اپنے اپنے مقدم کے ماتحت ہے
اور مقدم گانون کے بانی کی اولاد سے ہوتا ہے اور اوسکی مدد کے
لیئے ایک نائب اور ایک چوکیدار ہوتا ہے — گانون کے لڑکون کے
افسر علیحدہ ہوتے ہین اور ہر ایک کے اپنے سردار اور اوسکے نائب کے
جبتک کہ اوسکا بیاہ ہو زیر حکومت رہتا ہے سنتھالون مین زبون طریقہ
ذات کے اختلاف کا مثل اہل ہنود کے نہین ہے اور اپنے سات فرقون
کو ایک مورث اعلی کے سات بیٹون کی اولاد سے بتاتے ہین گانون
کے کل لوگ کھانے پینے شکار کھیلنے اور پوجا مین شریک ہوتے ہین
اور رشتہ قومی اسقدر قوی ہے کہ سواے فرقے سے نکال دینے کے
سنتھالون کے درمیان کوئی اور سزا نہ تھی سخت جرم کے مرتکب کا
اگر بانی گانون مین بند کردیا جاتا تھا اور وہ جنگل مین تنہا نکال دیا جاتا لیپت حصہ
تھا خفیف جرائم قوم کے ساتھ علانیہ مصالحت ہوجانے پر معاف
کیئے جاتے تھے مگر اس صورت مین ضرور تھا کہ مجرم اپنے فرقے
کی دعوت کرے اور چاول کی شراب کثرت سے مہیا کرے —

سنتھالون کی رسمیات

سنتھالون کے درمیان بچپن مین بیاہ دینے کا رواج نہین ہی بلکہ وہ پندرہ سولہہ برس کی عمر مین جبکہ خود پسند کرنے کی تمیز حاصل ہوتی ہی بیاہ کرتے ہین شادی کی رسمین ادا ہونے کے بعد لڑکی کے عزیز جلتے انگارے گھر کی اوکھلی مین کوٹ کے پانی سے بجھاتے ہین اور یہہ لڑکی سے گے موجودہ تعلقات منقطع ہونے کی علامت ہی۔ یہہ لوگ اپنی عورتون کا بہت خیال رکھتے ہین اور سوائے بے اولاد ہونے کے کسی اور صورت مین ایک کے جیتے جی دوسری عورت نہین کرتے سنتھال اپنے مُردون کو جلاتے ہین اور کھوپری کے تین ٹکڑے دامودر ندی مین جسکو وہ متبرک جانتے ہین بہا دیتے ہین۔

سنتھالون کا مذہب

پس جبکہ ایسے حامی اور مددگار اور ظاہر شان و شوکت کے دیوتاؤن سے جنکی پرستش ویدکے رشی کرتے تھے سنتھال محض بے خبر ہین تو ایسا معبود جو قادر مطلق اور رحیم و کریم اور بنی انسان کا حافظ اور ناصر ہو انکے ذہن مین کب آسکتا ہی اہل اسلام اور قوم ہنود نے ان لوگونکو صید کی طرح تعاقب کرکے صحرا گزین کردیا پس انکے خیال مین نہین آتا

کہ کوئی ایسا بھی ہی کہ قوت اور زور مین ہمسے بڑھکر ہو اور ہمارے
ستانے کا ارادہ نہ کرے چنانچہ ایک مرتبہ کوئی خوش تقریر پادری
اپنے مسیحی خدا کا ذکر کر رہا تھا کہ ایک سنتھال بیساختہ کہنے لگا کہ ارے
تو کیا وہ زبردست مجھے نگل جائیگا۔ اونکے گمان مین تمام روے زمین پر
شیاطین و خبیث ہین جنکی ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کے لیے بکرے کی
اور مرغ اور مرغی سکے نیچے چڑھایا کرتے ہین علاوہ برین بزرگون کی
روحین ندی اور جنگل کے بھوت پلید کوون کے آسیب پہاڑون کے
دیو اور ہزارہا دیگر جنات وغیرہ جو نظر سے غائب رہتے ہین ان سب کا
راضی رکھنا ضروریات سے ہی اونکا عقیدہ ہی کہ یہہ خبیث اکثر گاؤن
کے پرانے ساکھو کے درختون مین قیام رکھتے ہین بعض قریون کے سال
باشندے ہر درخت کے چارون طرف ناچتے ہین کہ کہین ایسا نہو کہ
جس درخت مین اونکے خاص گانون کا دیوتا سکونت رکھتا ہو
فروگذاشت ہو جائے

سنتھالون کا مختصر بیان

گذشتہ صدی کے آخر تک سنتھال ارد گرد کے ملک مین رہزنی سے
قوت بسری کرتے تھے مگر برٹش عہد مین اونھون نے کاشتکاری کا
پیشہ اختیار کیا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین انگریزی افسرون نے پتھرون کے ستون
بطور حد بندی اس غرض سے نصب کیے کہ ان مین اور ترائی کے باشندے

مین دُھرے مینڈے کی نزاع نہو مگر اس عرصے مین بہو ہرے بہار آئے
داخل ہوئے اور یہہ سادہ لوح پہاڑیئے اونکے سود کے جال مین پھنس
گئے اور چونکہ رشتہ داری کی الفت قوی تھی اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کے
غریب الوطن ہونا گوارا نہ کرسکے اور رفتہ رفتہ ان ہندو سود خوارونکے بالکل
غلام ہوگئے اور انجام کار یہہ نوبت پہنچی کہ بالعوض قرضہ کے قرضخواہ
اونکی فصل کی پیداوار لیتے اور اونکے لڑکے بالون سے کام کرتے
اور بمشکل تمام پیٹ بھر روٹی دیتے تھے - اگر کوئی شخص مرجاتا تو یہہ قرضہ
جس سے عمر بھر چھٹکارا ممکن نتھا اوسکی اولاد کے سر پڑتا تھا کیونکہ اونکی
غیرت مقتضی اسکی نہین ہے کہ باپ کا قرضہ بیٹا نہ ادا کرے پس ایسا ہوا کہ
سنہ ۱۸۴۸ء مین تین گانون کے باشندے جنھون نے جنگل کاٹ کے
اراضی صاف کی تھی مایوس ہوکر جنگل کو نکل بھاگے اور سنہ ۱۸۵۵ء مین
تیس ہزار سنتھال اپنی تیر و کمان لے کلکتہ کو روانہ ہوئے کہ گورنر جنرل
صاحب کو اپنی حقیقت حال سے ماہر کرین ابتداے سفر مین تو اونکے
درمیان انتظام رہا مگر چونکہ فاصلہ بعید اور کھانے کو پاس نہ تھا لہذا بھوک
کے مارے چوریان کرنے لگے اسپر پولیس کا مقابلہ ہوا غرض ایک ہفتہ
کے اندر سب کے سب برملا باغی ہوگئے اس بغاوت کے رفع کرنے
مین افسوسناک کشت خون ہوا انجام کار اونکی تکالیف کی اچھی طرح تحقیقات
کی گئی اور ایک سادہ طریقہ انتظام کا ایک پولٹکل افسر کی نگرانی مین اونکے

واسطے تجویز ہوا اب وہ خوشحال ہین مگر اونکے مزاج مین ایسی وحشت اور وسوسہ
ہی کہ نئی بات سے اندیشہ ناک ہوتے ہین چنانچہ بعضون نے سنہ ۱۸۸۱ع
کی مردم شماری روکنے کو ہتھیار اوٹھائے تھے ۔

کھانڈون کا بیان

اڑیسہ کے کنارے پر ایک بلند سلسلہ کوہ بن سے ڈھکا ہوا ہی اوسپر ایک فرقہ جسکو کھانڈ (یعنی پہاڑ کے رہنے والے) کہتے ہین آباد ہی اونکا شمار قریب ایک لاکھ آدمیون کے ہی انتظام ملکی کے بارے مین اونکے خیال بالکل قدیم زمانے کے سے ہین ہر خاندان مین باپ سردار ہوتا ہی اوسکے جیتے جی جوان لڑکون کی جدی پونجی نہین ہوتی بلکہ ایک ہی گھر مین مع بیوی بچون کے رہتے ہین اور کھانا گھر کی بڑی بوڑھی پکاتی ہی جسکو سب ایک ساتھ ملکر کھاتے ہین فرقے کا سردار اکثر تو موروثی اور بزرگ خاندان کا بڑا بیٹا ہوتا ہی اور بصورت اوسکے صاحب لیاقت نہونے کے چچا یا چھوٹا بھائی مقرر ہوتا ہی مگر وہ فرقے کے بزرگون کی بغیر صلاح کوئی کام نہین کرتا ۔

کھانڈون کی لڑائیون اور سزاؤن کا بیان

جبتک کہ انگریزون نے ۱۸۳۵ع مین بہتر قوانین جاری نہین کیے

سے تھے کھانڈون کے درمیان خون کے جرم کی سزا اس طرح ہوتی تھی کہ مقتول کے عزیزون پر واجب ہوتا تھا کہ قاتل کو قتل کرین یا بطریق خونبہا کے اناج و مویشی لیوین اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے زخمی ہوتا تو ایذارسان پر ضرر رسیدہ کی پرورش تا حصول صحت لازم آتی تھی مال مسروقہ یا تو واپس کیا جاتا تھا ورنہ اوسکی قیمت دیجاتی تھی اور اگر کسی پر دوبارہ چوری کی علت ثابت ہو جاتی تو وہ شخص قوم سے خارج کردیا جاتا اس سے بڑھکر سزا اونکے درمیان نہ تھی اور آپس کی نزاع کا تصفیہ باہم لڑ لینے سے یا دو مسلح گروہون کی خونخوار جنگ و جدل سے یا کھولتے تیل مین ہاتھ ڈالنے اور گرم لوہے کے چھونے سے یا چیونٹیون کی بل کی مٹی پر یا شیر کے پنجہ یا گوہ کی کھال پر سچ بولنے کی تمام قسم کھانے سے تصفیہ پاتی تھی - اگر کوئی شخص لاولد مرجاتا تو گانون کے خاص لوگ اوسکی اراضی کو آپس مین تقسیم کر لیتے کیونکہ عورت زمین پر قابض ہونے کی مجاز نہ تھی اور نہ کوئی ایسا مرد مجاز تھا جو اپنی قوت بازو سے اوسکی حفاظت کرنیکے لائق نہو -

کھانڈون کی کاشتکاری

کھانڈون کے جوتنے بونے کے طریقے کی نسبت یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہ غیر آریون کے جاہل فرقون کے خانہ بدوش طریقے اور ہندو

کے معین طریقے کاشت کے بین بین ہے نہ تو وہ یہہ کرتے ہین کہ مثل جاہل غیر آریون کے ایک قطعہ جنگل کو جلا کر صاف کیا اور چند فصلین حاصل کرنے کے بعد چھوڑ کر چلے گئے اور دوسرا قطعہ جا صاف کیا اور نہ وہ مثل ہنود کے پشت در پشت ایک ہی قطعہ اراضی کو جوتا بویا کرتے ہین بلکہ اونکا قاعدہ یہہ ہے کہ جب معلوم ہوا کہ زمین کی طاقت کم ہو چلی تب اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور اونکی بعض آبادیون مین یہہ قاعدہ تھا کہ چودہ سال کے بعد جگہہ منتقل کی جاتی تھی۔

کھاندون مین بیاہ کا طریقہ

ان لوگون مین بیاہنے کا دستور یہہ ہے کہ ضیافت مین سے دولھن کو جبراً لے بھاگتے ہین بعد ازان لڑکے کا باپ لڑکی کی قیمت دیتا ہے بیشتر طاقت ور لڑکی جو لڑکے سے چند برس بڑی ہو پسند کی جاتی ہے اِس طرح پر تیرہ چودھا برس کی عمر مین لڑکی کا اور دس گیارہ برس کی عمر مین لڑکے کا بیاہ ہو جاتا ہے دولھن اپنی سسرال مین جبتک کہ اوسکا کم سن خاوند جوان نہو بطور سہیلی کے رہتی ہے اکثر اوقات بیوی کا خاوند پر بہت داب ہوتا ہے اور وہ بیوی کے جیتے جی اوسکی بلا مرضی دوسری عورت نہین کرسکتا

کھاند موضعون سے خدمتگارون کا بیان

سوائے زراعت اور سپہگری کے کل پیشے کھاندون مین معیوب

سمجھے جاتے ہین اور ہر موضع مین کچھہ گھر نیچ قوم کے ہوتے ہین جو ارضی رکھنے اور لڑائی پر جانے اور پوجا مین شریک ہونے کے مجاز نہین ہوتے یہہ بیچارے گانون مین ہر طرح کا ناپاک اور ذلیل کام کرتے ہین اور جلاہے لوہار کمھار چرواہے کلال انھین لوگون مین سے نسلاً بعد نسلاً چلے آتے ہین اگرچہ کھاندون نے مہربانی سے پیش آتے ہین اور ہر ضیافت سے اونکو بھی حصہ ملتا ہی مگر اونکا مرتبہ باعتبار ذات کے کبھی نہین بڑھتا بلکہ ذلیل کے ذلیل رہتے ہین اگر کوئی کھاند اونکا پیشہ اختیار کرلیتا ہی تو نہایت ذلیل سمجھا جاتا ہی اور کھاند اونکا پکایا ہوا کھانا نہین کھاتے۔ اونکی نسبت یہہ گمان ہی کہ وہ ایک کمتر نسل کے باقیماندہ لوگ ہین جو کھاندون کی آمد سے پیشتر پہاڑیون پر قابض تھے جبکہ کھاندون نے آریون کی یورش سے میدانون کو چھوڑکر اس نواح مین پناہ لی

کھاندون کا انسانکی قربانی کرنا

کھاندون کے بھی مثل سنتھالون کے متعدد دیوتا ہین یعنی قوم کے دیوتا اور فرقے کے دیوتا اور خاندان کے دیوتا اور علاوہ برین ہزار ہا شیاطین اور خبیث ارواحین ہین مگر پرتھوی کا دیوتا اونکا بہادیو ہی جسکو آفرینش کی ایک مجسم قوت تصور کرتے ہین سال مین دو مرتبہ یعنی تخم ریزی اور فصل کاٹنے کے زمانے مین اور خاص کر مصیبت

کے وقت پرتھوی کے دیوتا کے لیئے انسان کی قربانی چڑھائی جاتی تھی – پس میدان سے کسی کو ترغیب یا بھینٹ چڑھانے کے لیئے لاتے کی خدمت اون ذلیل فرقون سے جو کھاند کے موضعون سے متعلق تھے سپرد تھی صرف برہمنون اور کھاند کے فرقے کا آدمی بھینٹ نہین چڑھایا جاتا تھا ایک قدیم قاعدے کے موافق ضرور تھا کہ قربانی کی قیمت دیجاوے جب وہ شخص جو بھینٹ کے لیئے تجویز ہوا گاؤن مین آتا تو قربانی کے دن تک اوسکی ہر خاندان مین بڑی خاطر تواضع ہوتی اور اچھے سے اچھے کھانے کھلائے جاتے بعدہ اوسکو پرتھوی کے دیوتا پر بھینٹ چڑھاتے اور کھاند وقت جان نکلنے کے اوسکے کان مین چلا چلا کے کہتے تجھکو قیمت دیکر خریدا ہے پس ہم پر گناہ عائد نہین ہوتا اسکے بعد قربانی کا گوشت اور خون موضع کی اراضی مین جا بجا تقسیم کردیا جاتا تھا –

کھاندون کی حالت برٹش عہد مین

۱۸۳۵ء مین کھاند سرکار برٹش کے احاطہ حکومت مین آئے اور انسان کی قربانیان موقوف ہوئین انکی پہاڑیون مین ہوکر راستے بنے اور میلے مقرر ہوئے – برٹش حکام حتی المقدور اونکے دستورون مین مداخلت نہین کرتے ہین اور فی زمانا کھاند کی قوم خوشحال ہے اور امن و امان سے رہتی ہے –

غیر آریون کی تین نسلین

اب یہہ امر دریافت طلب ہی کہ یہہ قدیم اور تواریخی زمانے سے پیشتر کے باشندے جنکو آریون نے وقت یورش کے عرصہ تین ہزار سال سے زیادہ گذرا کہ زمین پر قابض پایا تھا اور جو ہنوز ہند مین جا بجا دیکھنے مین آتے ہین کون ہین - اونکے تحریری حالات موجود نہین اور اونکی زبانی روایتون سے بہت کم حال دریافت ہوتا ہی مگر اونکی بولی سے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ وہ تین مختلف نسلون سے ہین - اول تبتی برہما کے فرقے جو گوشہ شمال او مشرق سے داخل ہوے اور ہنوز ہمالیہ کے پہلوؤن پر مقیم ہین دوم کولاری اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بھی شمال و مشرق کے درون سے بنگالہ مین آئے یہہ خاص کر اوس سلسلہ کوہ پر جو جنوبی ہند کے میدان مرتفع کے شمال و مشرق کو واقع ہی بستے ہین سوم دراوڑی جو پنجاب مین شاید شمال او مغرب کے درون سے داخل ہوے اور اب سطح مرتفع کے جنوبی حصے مین جو ہند کے سرے یعنی راس کماری تک ہی بستے ہین -

غیر آریا کی خصلتین

اکثر تو یہہ لوگ اپنی بات کے سچے اور نکھلال اور با مروت ہوتے ہین

بشرطیکہ انکے ساتھہ اچھی طرح برتاو کیا جاوے پہاڑون کے رہنیوالے سپہگری کی اچھی لیاقت رکھتے ہین بلکہ میدانون کے وہ فرقے جنکا پیشہ دزدی ہی تعلیم پانے سے پولیس کا کام بخوبی انجام دیسکتے ہین اوس سپاہ مین جنکے ذریعہ سے دولت انگلشیہ نے ملک دکھن فتح کیا مدراس کی غیر آریا قومین بھرتی تھین اور بعض اون مین سے پلاسی کی جنگ مین جسکے بعد ملک بنگالہ پر انگریزون کا تسلط ہوا موجود تھے اور گورکھے کوہ ہمالیہ کی ایک غیر آریا قوم سے ہین انکی پلٹنین ہند کی فوج مین دلاوری کے لیئے مشہور ہین اور چند روز ہوئے کہ ان لوگون نے افغانستان کی لڑائی مین بڑی ناموری حاصل کی ــ

چوتھا باب

قوم آریا کا ہند مین آنا

آریا نسل کا بیان

نہایت قدیم زمانے ہی سے ایک اعلی درجہ کی قوم شمال و مغرب کی جانب سے اصلی باشندون کو زک دیکر ہند مین داخل ہونا شروع ہوئی یہہ قوم آریا کی نسل سے تھی برہمن اور راجپوت اور نیز انگریز انھین کی اولاد مین ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ اصل مین وسط ایشیا سے آئی تھی

اور اسی مرکز سے چند شاخین مشرق اور چند مغرب کو روانہ ہوئین اور مغرب
کی جانب روانہ ہونیوالون مین سے ایک شاخ نے **فارس** کی سلطنت
کی بنا ڈالی اور دوسری نے **ایتھنس** اور **اسپارٹا** کے شہر تعمیر کر
اور قوم یونانی کہلائی تیسری نے ملک **اطالیہ** مین سات پہاڑیون پر
وہ شہر بنایا جو انجام کار شاہانہ **روم** کے لقب سے مشہور ہوا۔ اسی
نسل کے ایک گروہ سے تواریخی زمانے کے قبل ولایت **اسپین** آباد ہوا
جہان اوسنے چاندی کی کانین کھودین اور جب **انگلستان** کی طرف
نظر کیجاتی ہی تو وہان پر بھی ایک آریا نسل کی آبادی درخت کی ڈالیون
کی بنی ہوئی ڈونگیون مین مچھلی پکڑتی یا **کارنوال** مین ٹین کی کانین
کھودتی ملتی ہی علاوہ ان شاخون کے جنکا ذکر ہوا آریا نسل کی شاخین وسط ایشیا کے اصلی مرکز سے
جو انکا قدیمی گھر تھا مشرق کی جانب بھی گئین اور انھین سے زبردست
گروہ ہمالیہ کے درون مین ہو کر **پنجاب** مین داخل ہوئے اور
تمام ہند مین بالتخصیص برہمن اور راجپوت کے نام سے پھیل گئے

آریون کا یورپ اور ایشیا کی قدیم قومون کو مغلوب کرنا

آریا قوم کی مشرقی اور نیز مغربی شاخ نے اصلی باشندون کو جو اوس سرزمین
پر قابض تھے ماتحت کرلیا اور ہر طرح پر اپنی فضیلت و نیز قائم کی۔ قدیمی
تاریخ اقلیم **یورپ** کی انھین آریا کی نوآبادیون کا تذکرہ ہی جو بساحل

میڈیٹرینین پر واقع تھین۔ اور عبارت ماڈرن سولیزیشن یعنی زمانۂ حال
کی شائستگی اور تہذیب سے انھین مغربی آریون کی شائستگی اور تہذیب
مراد ہے۔ اسی طرح سے ہند کی تاریخ بھی فقط آریا لوگون کی مشرقی شاخ
کی جو ہند مین آکر بسی حالات کا نام ہے۔

آریون کی اصلی وطن مین جو کیفیت تھی اسکا بیان مختصاً

ہمین ان اولوالعزم آریون کے ابتداے زمانہ کا حال جبکہ وہ وسط ا[شیا] مین
بود و باش رکھتے تھے کچھ معلوم نہین مگر ہان اس قوم کی بعید المفارقت
نسلون یعنی اہل یورپ اور اہل ہند کی زبانون مین ایسے الفاظ مشترک پائے
جاتے ہین جس سے اہل علم یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہہ قوم ایشیا کے وسیع
سبزہ زارون مین اپنے مویشی لیئے خانہ بدوش پھرتی تھین اور اناج کی
فصل جمع کرنیکے واسطے گاہے گاہے عرصۂ دراز تک قیام کرتی تھین۔ انھون
نے اکثر گھریلو جانور رام کر لیئے تھے اور لوہے کے استعمال سے واقف
تھے اور سینے اور بننے کے فنون بھی جانتے تھے کپڑے پہنتے اور
پکا ہوا کھانا کھاتے تھے اور ایسے جفاکش تھے جیسے منطقۂ معتدلہ
کے رہنے والے ہوتے ہین۔ اس نسل کی مشرقی اور مغربی شاخون
مین زمانہ دراز تک اپنے اصلی وطن کی سردی کی یادگاری قائم رہی چنانچہ
ویسے ظاہر ہے کہ جب آریا شاخ سندہ کے گرم ملکون مین دراز عمر کی

دعا مانگتے تو سمجھا ہے سو برس کے سو جاڑوں کے ملتجی ہوتے تھے

یورپ اور ہند کی زبانیں محض آریا زبان کی اقسام ہیں

یونانیوں اور رومیوں اور انگریزوں اور ہندوؤں کے آباؤ اجداد ایشیا میں ایک ہی جگہ رہتے تھے ایک ہی زبان بولتے اور ایک ہی دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے اگرچہ بادی النظر میں یورپ اور ہند کی زبانوں میں بہت بڑا فرق معلوم ہوتا ہی مگر وہ ایک ہی ماخذ یعنی آریا کی زبان سے مشتق ہوئی ہیں یہہ بات اون الفاظ کی نسبت جو روزمرہ مستعمل ہوتے ہیں خاص کر صادق آتی ہی مثلاً وہ الفاظ جو باپ بھائی بہن اور بیوہ کے واسطے استعمال ہوتے ہیں آریا کی اکثر زبانوں میں متحد ہیں خواہ وہ زبان دریاے گنگا خواہ ٹایبر خواہ ٹیمس کے کنارے بولی جاتی ہو چنانچہ لفظ ڈاٹر (بیٹی) جو قریب ان سب زبانوں میں آتا ہی ایک سنسکرت لفظ سے جسکے معنی دودھ دوہنے کے ہیں مشتق ہوا ہی گویا اس امر کی یادگار ہی کہ اگلے زمانے میں آریا خاندان میں بیٹی ہی دودھ دوہا کرتی تھی ــ

یورپ اور ہند کے مذاہب ایک ہی اصل سے ہیں

یورپ اور ہند کے قدیم مذہبوں کا ایک ہی ماخذ ہی کیونکہ وہ

کسی قدر اون قصے کہانیون پر مشتمل ہین جو ان قومون کے آبا و اجداد نے جب وہ ایک ساتھ وسط ایشیا مین رہتے تھے سیکھے ہونگے جیند وید کے دیوتا یونانیون اور رومیون کے بھی دیوتا تھے اور ہنوز کلکتہ کے برہمن اور انگلستان کے پراٹسٹنٹ اور یورپ کے کاتھلک پادری معبود حقیقی کی اون نامون سے جو قدیم آریا زبان کے لفظ سے مشتق ہوئے پرستش کرتے ہین

ہندی آریون کے سفر کی کیفیت

ہند مین آنیوالے آریون کے اپنے وطن مین رہنے اور وہان سے جنوب و مشرق کی سمت سفر کرنیکا حال وید کے بھجنون سے بخوبی منکشف ہوتا ہے اگلے بھجن کابل مین درخیبر کے شمال تک پہونچنے اور پچھلے دریا گنگا تک وارد ہونے کی خبر دیتے ہین اور مشرق کی جانب درمیانی راہ فتحمندی سے طی کرنیکی کیفیت وید کے نوشتون مین ایسی مفصل پائی جاتی ہے کہ قدم قدم کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔ خطہ پنجاب جو پانچ عمدہ دریاؤن سے سیراب پایا تو اپنا آبائی طریقہ خانہ بدوش چرواہون کا چھوڑ کر پیشہ زراعت مستقل طور پر اختیار کرلیا۔ وید کے شعرا نے اون دریاؤن کی بہت تعریف کی ہے جو باعث اس انقلاب کا ہوئے اور ایسے انقلاب کو ہر قوم کی ترقی معاشرت کا ایک جزو اعظم قرار دینا بیجا نہین بعض اشلوک

اس مضمون کے ہین کہ اي مايہ دينے والی سندھ جسکا نام سپت سندھا مین ہو رہا ہی ہماری عرض قبول کر اور ہمارے بڑے بڑے کھیتون کو اپنے پانی سے سینچ دے — کوہ ہمالیہ جسکی شاخون کی راہ سے آریا لوگ ہند مین آئے تھے اور جسکے جنوبی دامن مین عرصہ دراز تک بود و باش کی تھی اونکی یاد سے فراموش نہوا جیسا وید کے شاعرون نے خالق کی صفت مین اشارہ کیا ہی کہ تو اي معبود جسکی عظمت کی یخ بستہ پہاڑیان اور سمندر اور آسمانی دریا گواہی دیتے ہین قابل حمد و ثنا ہی — یہہ آریے ہند مین بسے تو مگر اپنا وطن انکو ہمیشہ یاد رہا اونکے دیوتاؤن اور پاک رشیون کے رہنے کی جگہہ اور آدمزادون کو خوش کلامی کی قوت آسمان سے نازل ہونیکا مقام وہی سرزمین تھی اور اونکے معبودون اور سورماؤن کا سرگ لوک یعنی بہشت ہمالیہ پربت کی بلند چوٹیان تھین جہان مہربان مزاج اور دلیر ابدالآباد راحت سے رہتے ہین —

رگ وید کا بیان

اول آریون کی جو ملک پنجاب مین شروع مین آباد ہوئے رگ وید ایک مشہور علمی یادگار ہی ان متبرک بھجنون کی تصنیف کا زمانہ معلوم نہین مگر ہندوؤن کا بلا کسی ثبوت کے یہہ عقیدہ ہی کہ اوسکا وجود ازلی ہی یا کم سے کم حضرت عیسی کے زمانے سے تین ہزار سال پہلے کا ہی

یعنی اوسکو مرقوم ہوئے قریب پانچہزار سال کا عرصہ ہوا اہل یورپ کے
فاضل علم ہیئت کے حساب کے بموجب بتاتے ہین کہ اوسکی تصنیف
سن عیسوی سے تخمیناً چودہ سو برس قبل جاری تھی لیکن اوسی علم کے
حساب سے تاریخ کا پیچھے ہٹ جانا بھی ممکن ہے

صرف اس قدر معلوم ہے کہ وید کا مذہب بودھ مذہب سے جسکا آغاز
حضرت عیسی سے پہلے چھٹی صدی مین ہوا بہت پیشتر جاری تھا رگ وید
ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہے جس مین دس ہزار
پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے ان
بھجنون سے آریون کے حالات دریافت ہوتے ہین کہ دریائے انڈس
کے کنارے متعدد فرقون مین تقسیم ہو کر کبھی آپس مین برسر جنگ ہوتے
اور کبھی باہم متفق ہو کر سیاہ فام اصلی باشندون کا مقابلہ کرتے تھے
اوس وقت ذات کا اوس معنی مین کہ من بعد سمجھی گئی نام و نشان بھی
نہ تھا ہر گھرانے مین باپ پوجاری کا کام دیتا تھا اور اسیطرح سردار
بھی اپنے فرقے کا بزرگ اور پوجاری سمجھا جاتا تھا مگر البتہ بڑے تیوہارون
مین وہ کسی فاضل کو جو مقدس چڑھاؤن کی ادائے رسوم سے خوب
واقف ہو منتخب کرتا تھا تاکہ وہ لوگون کی طرف سے قربانی گذرانے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ خود قوم کے اتفاق رائے سے تجویز ہوتا
تھا وسپتی کا شاہی لقب جسکے لغوی معنی والی نوآبادان کے ہین

وہی لفظ ہی جو قدیم فارس کی زبان مین سیتھی اور لیتھوانیا کی زبان
مین وا ئر سیٹس کرکے وسط یورپ مین ہنوز مستعمل ہی۔ عورتون
کی بڑی قدر و منزلت تھی اور بعض نہایت عمدہ بھجن شریف زادیون اور
شہزادیون کی تصنیفات سے ہین۔ نکاح متبرک سمجھا جاتا تھا۔ میان
اور بیوی کا مرتبہ گھر کے انتظام مین مساوی تھا اور دیوتاؤن کی مناجات
مین دونون شریک ہوتے تھے بیواؤن کی اپنے خاوندون کی چتا
پر بھسم ہونے کی رسم سے کوئی واقف بھی نہ تھا اور رگ وید کے وہ اشلوک
جن سے برہمنون نے بعدہ تاویل کرکے اس رسم کو جائز ٹھہرایا ہی
اوسکے خلاف معنی رکھتے ہین وید کا ایک اشلوک بیوگان سے یون
خطاب کرتا ہی کہ ای عورت اوٹھ اور دنیا کے بیوپار مین شامل ہو
ہمارے پاس آ کیونکہ تو نے زوجیت کے فرائض اپنے خاوند کی
نسبت خوب ادا کیے۔

آریون کی شایستگی معاشرت جیسی کہ وید مین پائی جاتی ہی

وید کے بیان کے موافق آریا کے فرقون مین لوہار ٹھٹھیرے
سنار اور نیز بڑھئی نائی اور دیگر کاریگر بھی تھے وہ جنگ کے رتھون
پر سوار ہو کر لڑتے اور کارزار مین گھوڑون سے کام لیتے تھے مگر ہنوز

باقی رواج مین نہین تھے۔ اونھون نے زراعت کا پیشہ اختیار کیا تھا اور ہل کے ذریعے سے کھیتون کو جوتتے اور گانون اور قصبون مین رہتے تھے مگر اونھون نے اپنا قدیم طریقہ زیست یعنی گلّہ وغیرہ کے لیئے آوارہ پھرنا ہنوز بالکل ترک نہین کیا تھا بلکہ اوس وقت تک اونکی دولت مویشی تھی اور مویشی ہی بالعوض جرمانے کے دی جاتی تھی اور واضح ہو کہ لاطینی زبان مین زر کے لیئے وہی لفظ مستعمل ہے جسکے اصل مین گلّے کے معنی تھے اور جنگ کے لیئے جو لفظ وید مین آئے ہین اون مین سے ایک کے لغوی معنی گایون کی خواہش ہے۔ ویدکے آریون کو مثل اس زمانے کے ہندؤون کے گائے کے گوشت سے پرہیز نہ تھا اور ایک طرح کی شراب جو سوم کے پودے سے بنتی تھی پیتے تھے اور یہی گوشت اور شراب اپنے دیوتاؤن پر چڑھاتے تھے اس طرح پر جون جون اونکے ہموطنون کے تازہ گروہ آتے گئے آریا کی شہزور قوم شمالی ہند مین مشرق کی طرف پھیلتی گئی اور اصلی سیاہ فام باشندون کو یا تو آگے کو ہنکا دیا ورنہ مطیع کرکے اپنا غلام بنایا۔ اونکے نقل مقام کا یہ طریقہ تھا کہ جماعت کی جماعت دریا کی ایک گھاٹی سے دوسری کو جاتی تھی اور ہر صاحبخانہ اپنی بیوی بچون اور مویشی کو ساتھ لیئے ہوئے سپاہی و کسان او ریوجاری متلاون اوا کرتا تھا

ویدکے دیوتا

ان ہیریا فرقون کو اپنے دیوتاؤن پر اور خود اپنے اوپر کمال اعتبار تھا اور مثل دیگر فتحیاب قومون کے اونکا عقیدہ یہہ تھا کہ ہم اور ہمارے دیوتا ملک مفتوحہ کے باشندون اور اونکے ذلیل دیوتاؤن سے کہین افضل ہین درحقیقت اپنی ذات خاص پر ایک اعلی درجہ کا بھروسا ہونا قوم کی ترقی کے لیے موجب تحریک اور اعانت عظیم کا ہی اونکے دیوتا یعنی دیو جسکے لغوی معنی چمکنے والون کے ہین اور سنسکرت مادہ دیو سے مشتق ہوا ہی جسکے معنی چمکنے کے ہین عالم حدوث کے قوای عظیم سے کفے وہ آسمان کی دیوش پتر کے سنسکرت نام سے تحقیقت پدر حقیقی کے پرستش کرتے تھے اور رومیون کے درمیان اوسکا نام وا ایشر پتر یا جوپٹر اور یونانیون مین زیس تھا اونہین آکاش کی کبھی جو سب پر محیط ہی پرستش ہوتی تھی جسکو سنسکرت مین ورن اور لاطینی مین یورنیس اور یونانی مین اورانوس کہتے ہین ——

سب سے زیادہ بھجن اندر یعنی ابر کے دیوتا کی شان مین ہین جو مینہ برساتا ہی جس پر پیداوار کی کثرت اور قلت موقوف ہی اور جون جون ان لوگون کو موسمی بارش کی ضرورت کا سئے پیشہ زراعت مین تجربہ ہوا اندر ویدکے دیوتاؤن مین اول شمار کیا گیا — اے اندر دیوتا تیری نگاہ

کو نہین سہو سمجھتے لو کل مخلوقات پر قوت مین غالب ہی۔ اندر کے بعد
اگ کے دیوتا اگنی (لاٹن اگنس) کا مرتبہ باعتبار پھبنون کے شمار
کے دوم تھا اس لحاظ سے کہ وہ دیوتاؤن مین سب سے صغیرسن
اور دولت کا مالک اور عطا کرنیوالا ہی ماروت یعنی طوفان کے دیوتا
جنسے جٹان تھرآتے ہین اور جوبن کو اُجاڑتے ہین اعلیٰ نسب اُرشا
یعنی صبح صادق (یونانی ایوس) مثل نوعروس کے انسان پر جلوہ
ہوتی ہی اور ہر ذی حیات کو کام پر جانے کے لیے جگاتی ہی اسو آن
یعنی صبح صادق کے تیز رو سوار جو سورج کی پہلی کرنین ہین اور وہ الیان
نور کہلاتی ہین علاوہ اسکے سورج (سوریہ) اور ہوا (وایو) اور
روشن یا حب دلخواہ دن (متر) اور پودے سوم کا ملشتی عرق
جو چڑھاوے کے کام مین آتا ہی اور اَور بہت سے دیوتاؤن کا ذکر
وید مین آیا ہی جو شمار مین تینتیس ہین جن مین سے گیارہ آسمان پر
اور گیارہ زمین پر اور گیارہ کرۂ ہوا مین باحشمت و جلال رہتے ہین

خدا کی ذات کا تصور جو وید سے پیدا ہوتا ہی

آریا لوگ اپنے منور دیوتاؤن کو اپنا ہمدم و ہمراز سمجھتے تھے
اور اپنے جان و مال کی حفاظت کے لیے ایسی قوی امید کے
ساتھ ملتجی ہوتے تھے کہ مدد ملنے مین ہرگز شک نہین کرتے تھے

کائنات کی صنعت اور پوشیدہ رازون پر اون مین وجد کی کیفیت
پیدا ہوئی تھی اور قدرت کی عظمت اور شان اونکی طبیعت مین ایسی
سمائی ہوئی تھی کہ جب وہ اپنے منور دیوتاؤن مین سے کسی واحد
کی تعریف کرتے ہین تو ایسے محو ہوجاتے ہین کہ غیر کو فراموش کرکے
اوسی کو برحق اور برتر مانکر پرستش کرتے ہین - ایسے اشلوک جنمین
ہر دیوتا واحد مطلق کیطرح بیان کیا گیا ہو بہت سے ہین - مثلاً ایک
اشلوک اسطرح پر ہے کہ اے اندر تیرے مرتبہ کو نہ انسان اور نہ دیوتا
پہونچتے ہین - ایک اور بھجن مین سوم کو آسمان اور زمین کا بادشاہ
اور سب پر غالب کہا ہے - ورن کی نسبت بھی یہہ مرقوم ہے کہ تو
کل آسمان اور زمین کا مالک ہے اور سب انسانون اور دیوتاؤن کا
بادشاہ ہے - پس اس لحاظ سے چند صاحبان رشی کی نسبت کہہ سکتے
ہین کہ وہ ایک خدا کی پرستش کرتے تھے گوکہ وہ خدائے واحد مطلق ہو

ویدکا ایک بھجن

ازل مین ایک زرین لڑکے کا ظہور ہوا وہی کل کائنات کا یکتا
مالک ہے اوسی سے آسمان اور زمین قائم ہوئے وہ خدا کون ہے
جسکے لیئے ہم اپنی قربانیان گذرانین وہی ہے جو زندگی اور طاقت
بخشتا ہے جسکے احکام کی سب منور دیوتا اطاعت کرتے ہین حیات ابدی

جسکا عکس اور فنا ے مطلق جسکا سایہ ہی وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین —

وہی ہی جو اپنی طاقت کے ذریعہ سے جیتی جاگتی دنیا کا بادشاہ ہی

وہ ہی جو انسان اور حیوان دونون پر حکومت کرتا ہی — وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین —

وہی ہی جسکے ذریعہ سے آسمان روشن اور زمین مستحکم ہی —

وہ جسکے ذریعہ سے آسمان ہی نہین بلکہ فلک الافلاک قائم ہوے

وہ جسنے روشنی اور ہوا کو پیمانے مین ناپا — وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین —

وہی ہی جسنے اپنی قوت سے پانی کے بادلون کے اوپر بھی نظر کی —

وہ جو یکتا سب دیوتاؤن کا خدا ہی — وہ خدا کون ہی جسکے لیے ہم اپنی قربانیان گذرانین —

مُردون کا جلانا

ہند کے اصلی باشندے اپنے مُردون کو سادے پتھر کے مقبرون کے تلے دفناتے تھے مگر آریا کیا ہند اور کیا یونان اور کیا اٹلی مین چتا پر جلاتے تھے —

چند نہایت عمدہ بھجن مُردون کی الوداع کے ہین — مثلاً ساڈھاڑہ

اون قدیم راہون سے وہان کو سدھار جہان ہمارے آباء سدھارے
ہین ۔ اوسکے جو قدیم الایام ہین اور نیز ملک الموت سے ملاقی ہوے اپنے
نقصون سے علیحدہ ہوا اور اپنے گھر کی راہ لے کسی جسم سے متصل ہو
اور کسی روشن قالب مین در آئے ۔ اوسکو اونکے پاس جلنے دے جنکے
لیئے امرت کی نہرین بہتی ہین ۔ اوسکو اونکے پاس جلنے دو جنھون نے
سماد کے ذریعے سے فتح حاصل کی ہی اور اوسپر دھیان لگانے سے
جو نظرون سے غائب ہی آسمان پر گئے ہین ۔ اوسکو اونکے پاس
جلنے دو جو میدان جنگ مین مشہور ہین اون سورماؤن پاس جنھون
نے اپنی جان اوروں کے لیئے فدا کی ہی اونکے پاس جنھون نے
اپنا مال غریبون کو بخشا ہی ۔ مسئلہ تناسخ سے آریا مطلق بیخبر تھے
وہ لوگ جو چتا کے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوتے تھے کمال یقین
سے کہتے تھے کہ اونکا عزیز سدھارا ایک آرام اور چین کی حالت
کو گیا ہی جہان اوسکے عزیز جو پیشتر گئے ہین اون سے ملینگے
اتھرو وید جو قریب زمانے کی تصنیف ہی اوسکے ایک بھجن کا
مضمون یہہ ہی ۔ تو آسمان کو ہمارا رہنما ہو کہ ہم اپنی بیویون اور بچون
کے ساتھ ہون آسمان مین جہان ہمارے عزیز جسم کی ناتوانیون سے
علیحدہ اور لنگ اور عضو کی کجی سے آزاد ہوکر چین مین رہتے ہین
تاکہ وہان ہم اپنے والدین اور بچون کو دیکھین ۔ خدا کرے پانی

برسانے والی روحین تجھکو عالم بالا پر لیجاوین اور ہوا مین اپنی تیز رفتاری سے تجھکو ٹھنڈا کرین اور تجھپر اوس چھڑکین ۔ اوسکا ہادی ہوا اور اوسکو لیجا اور ادراک اور حواس سے صحیح و سالم اوسکو اوستادون کے عالم مین پونہچا ۔ نارسیدہ روح کو اوس تاریک اور ناپید اکنار گھاٹی مین ہوکر جو اوسکے گرد محیط ہی آسمان پر چڑھا لیجا ۔ اوسکے قدمون کو جو گناہ سے آلودہ ہین صاف کر تاکہ وہ پاک قدمون سے عالم بالا کو جاوے تاریکی سے پار ہو کر نارسیدہ روح ادہر اودہر حیرت سے نظر کرتی ہوئی آسمان کو جاوے ۔

زمانہ قبیم کی تصنیفات متعلق وید

جس طرح زمانہ گذرتا گیا قدیم مجموعہ بھجنون کا یعنی رگ وید کافی متصور ہوا الہذا تین اور عبادت کی کتابین مستزاد کی گئین اور اسطرح چار وید جمع ہوئے ۔ لفظ وید اوسی مادہ سے مشتق ہوا ہی جس سے لاطن لفظ ویدی یعنی دیکھنا اور یونانی لفظ فیدو یا ایدا یعنی مین جانتا ہون اور انگریزی لفظ وزڈم یا وٹ نکلا ہی ۔ برہمن اس امر کی تلقین کرتے ہین کہ وید الہامی ہی اور یہہ کہ وہ حرف بحرف خدا کی دانش ہی ۔ پہلا رگ وید یعنی خالص بھجن دوسرا سام وید جو رگ وید کے بھجنون سے

سوم کی قربانی مین استعمال ہونے کے لیئے جمع کیا گیا تیسرا یجروید جسمین نہ صرف رگ وید کے بھجن ہین بلکہ چند جملہ نثر کے ہین جو بڑی قربانیون مین مستعمل ہونے کی نظر سے بنائے گیئے اور دو نسخون مین جنکو سیاہ اور سفید یجر کہتے ہین منقسم ہین۔ چوتھا اتھرو وید قرب زمانے کے بھجنون سے جو رگ وید کے آخر مین ہین اور دیگر نظمون سے تالیف کیا گیا ہے۔

برہمن کا بیان

چار ویدون مین سے ہر ایک کے ساتھ اور تصنیفات نثر جنکو برہمنہ کہتے ہین اس غرض سے متعلق کی گیئن ہین کہ قربانیون کا طریقہ اور پوجاریون کی خدمت بیان کرین۔ مثل چار ویدون کے برہمنہ بھی کلام الٰہی سمجھی جاتی ہین۔ ہندوؤن کے الہامی نوشتے وید اور برہمہ پر مشتمل ہین اور انکو سُرتی یعنی وہ جو خدا سے سُنا گیا کہتے ہین۔ پس ویدون کو اونکے الہامی زبور اور برہمنہ کو مجموعہ الہیات سمجھنا چاہیئے۔ بعد ازان سوتر یعنی اقوال مختصر جو قوانین اور رسمیات سے متعلق ہین مستزاد کیئے گیئے۔ اور اونکے بعد اُپنشد جن مین خدا اور روح کا بیان ہے تصنیف ہوئے اور ارن یعنی بن کے گوشہ نشینون کے لیئے رسالہ۔ اور ایک عرصہ دراز

کے بعد پُران یعنی قدیم روایتین تصنیف ہوئین - مگر یہہ
سب جنکا آخر مین ذکر ہوا مثل وید کے الہامی یا شُرتی
یعنی وہ جو خدا سے سُنا گیا نہین تصور ہوتی تھین بلکہ صرف متبرک
روایتین سمجھی جاتی تھین جنکو سمرتی (یعنی قابل یاد رکھنے کے)
کہتے ہین -

چار ذاتون کا قائم ہونا

اس عرصے مین چارون ذاتون کا ظہور ہوا - آریون کی قدیم
بستیون مین جو پنجاب کے پانچ دریاؤن کے درمیان واقع تھین
یہہ قاعدہ تھا کہ ہر صاحبخانہ کسان اور سپاہی اور پوجاری کا
کام دیتا تھا چونکہ رفتہ رفتہ ایسا ہوا کہ بڑی قربانیون کے ادا کرنے
رسوم کے واسطے بادشاہ چند ذہین خاندان کے لوگون کو جنھون
نے خواہ وید تصنیف کیئے تھے یا اونکو بزبان یاد کر لیا تھا ہمیشہ
منتخب کرتے تھے پس غالبًا اسطرح پر پوجاریون کا ایک علیحدہ
فرقہ ہوگیا اور جون جون زیادہ ملک پر آریون کا تسلط ہوتا گیا
اقبالمند سپاہیون کو اورونکی نسبت زیادہ حصہ اراضی کا ملا جسکی
کاشت مغلوب شدہ غیر آریا فرقون سے کرواتے تھے اس طرح پر
چار ذاتون کی بنا پڑی اول پوجاری یا برہمن - دوسرے سپاہی
یا بادشاہ کے رفیق جو اونکے ہمرکاب لڑتے اور راجپوت یا چھتری

کہلاتے تھے جسکے لغوی معنی شاہی نسل والا ہین - تیسرے کاشتکار جو
ویش کے قدیم نام سے مشہور رہتے تھے - لفظ ویش مادہ وِش سے
ہے اور وید کے زمانے مین قوم کی قوم اس نام سے کہلاتی تھی چوتھے
شودر یعنی غیر آریا مفتوح فرقے جو غلام کرلیے گئے تھے پہلے
تین ذاتین آریا کی نسل سے تھین اور دویج یعنی دو جنمون کے معزز
نام سے مشہور تھین وہ قربانیون مین شریک ہونے کی مجاز تھین
اور اونھین منور دیوتاؤن کی پرستش کرتی تھین شودر وید مین سیاہ
نسل غلامون کے گروہ کہلاتے ہین اور تاکہ وہ اپنے آریا فتحیابو
سے ممیز کیے جاوین اونکے لیے یک جنمہ کا لقب اور دیگر تحقیر کے
کلمات آتے ہین وہ قوم کی بڑی قربانیون مین یا بعد کی ضیافتون
مین شریک ہونے کے مجاز نہ تھے اور نہ وہ اپنی ذلیل حالت سے
کسی اعلی تر حالت کو پہونچ سکتے تھے بلکہ اون سے کھیتون مین سخت
محنت لیجاتی تھی اور گاؤن کے باشندون کا کل نجس کام اونھین سے
متعلق تھا -

برہمنون کی فضیلت کا قائم ہونا

برہمن یا پوجاری صدر مرتبہ کا دعوی رکھتے ہین لیکن ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اون مین اور چھتریون مین جو ایک جنگ آور قوم تھی بہت لڑ

تک جھگڑا رہا تب اونکو یہہ معزز مرتبہ اہل ہند پر نصیب ہوا اور بعدہ اس تعلیم کے ذریعے سے کہ یہہ مرتبہ اونکو خدا سے عطا ہوا ہی وہ اوسپر مستقل ہو گئے اونکا دعوی ہی کہ دنیا کی ابتدا مین برہمن خالق کے منہہ سے اور چہتری اوسکی باہون سے اور ویش اوسکے پیٹ یا جانگہون سے اور شودر اوسکے پیرون سے نکلے ہین ایک معنی کرکے تو یہہ افسانہ صحیح معلوم ہوتا ہی کیونکہ برہمن درحقیقت اہل ہند کی قوت ذہنی تھے اور چہتری اونکے قوت بازو اور ویش پر غلبہ پیدا کرنا موقوف تھا اور شودر اونکے پامال شدہ غلام تھے بہرحال جب برہمون کی طاقت مستحکم ہوئی تو اونہون نے اوسکا استعمال دانشمندی سے کیا ویدکے زمانے سے اونکو اس امر کا لحاظ تھا کہ اگر معاملہ دین مین فضیلت چاہیئے تو دنیوی شان و شوکت ترک کرنا ضرور ہی اور چونکہ وہ پوجاریون کی خدمت کے دعوی دار تھے لہذا وہ منصب شاہی سے مطلق دست بردار ہوئے اور اسنے ہیچ قناعت کی کہ وہ پرم اشور کی طرف سے قوم کے ہادی اور بادشاہون کے مشیر ہین لہذا خود بادشاہ نہین ہو سکتے۔ جیسا کہ شودر پر خدمتگاری اور ویش پر کاشتکاری اور خدمتگاری واجب تھی اسیطرح ملک کے دشمنون سے مجادلہ کرنا چہتریون کا کام تھا اور قوم کے دیوتاؤن کو راضی رکھنا برہمن کی خدمت تھی۔

برہمن کی زندگی کے مدارج

برہمنون کے لیئے روزمرہ کی خدمت اور دینی رسمیات کا ادا
کرنا اور کتابون کا مطالعہ معین تھا بلکہ یون کہا چاہیئے کہ تعلیم
اور تادیب کی نظر سے اونکی زندگی چار درجون مین جو ایک دوسرے
سے ازبس مختلف ہین اور جسکا بیان توضیح کے ساتھہ ہوا ہی تقسیم
کی گئی تھی۔ اونکی مذہبی زندگی کی ابتدا پیدایش سے نہین بلکہ اوس
وقت سے شمار کرنا چاہیئے جبکہ وہ ایام طفولیت کے آخر مین جنیو
سے جو دوجنمون کی علامت ہی ممتاز کیئے جاتے تھے۔ شباب اور شروع
جوانی مین الہامی نوشتون کو کسی بزرگ برہمن کی مدد سے حفظ کرنا
اور پاک اگنی کی حفاظت اور اپنے گرو کی خدمت اونپر واجب ہوتی تھی
عرصہ دراز مین تحصیل علم سے فارغ ہوکر برہمن اپنی زیست کے دوسرے
درجے مین داخل ہوتا اور بیاہ کرکے معاملہ خانہ داری مین مشغول ہوتا
تھا۔ جبکہ اوسکو دنیا کے نشیب و فراز کا تجربہ حاصل ہوتا اور لڑکے
بالے بھی اوسکے سن بلوغ کو پہونچ جاتے تب زندگی کے تیسرے
حصے مین جنگل مین گوشہ نشینی اختیار کرتا اور جنگلی بوٹی پر گذر کرکے اپنے
مذہبی فرائض زیادہ سختی کے ساتھہ ادا کرتا تھا۔ چوتھا درجہ زہد و
پرہیز اور فقیری مین بسر ہوتا اسوقت برہمن مطلق تارک الدنیا ہوکر وہ باطنی

مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا جس مین جسم کی خواہشون اور دنیا
کی راحت و رنج سے مستغنی ہوکر صرف فنافی اللہ ہونے پر دھیان
ہوتا ہی اس حالت مین برہمن وہی کھاتا جو اوسکو بلا مانگے ملتا اور
ایک دن سے زیادہ کسی گانون مین نہین رہتا تاکہ ایسا نہو کہ دنیا
کی لغویات اوسکے دل مین جگہہ پائین اور باقی زندگی نہ شراب پیتا اور
نہ عمدہ کھانا کھاتا بلکہ نفس کُشی اور سخت پرہیزگاری مین گذارتا تھا
جنگ وجدل سے علیحدہ ہوکر ہمیشہ مطالعہ اور مراقبہ مین مستغرق
رہتا کیونکہ اوسکا کام عبادت تھا نہ لڑائی۔ ایک برہمن رشی کا
قول ہی۔ یہہ دنیا کیا ہی؟ وہ مثل ایک درخت کی ڈال کے ہی
جسپر چڑیاں رات کو بسیرا لیتی اور صبح کو اڑجاتی ہی۔

اس زمانے کے برہمن

بیان مسطورۂ بالا سے واضح ہی کہ دنیا کی ابتدائی تواریخ مین
برہمن ایک ایسی جماعت کے لوگ تھے جنکا دستور العمل مخصوص
نفس کشی اور نفس کی تہذیب کے مقولون پر مشتمل تھا۔ پس فی زمانا
کے برہمنون کو عرصہ تین ہزار سال کی موروثی تعلیم اور پرہیزگاری
کا نتیجہ سمجھنا چاہیے جس سے ایک خاص قسم کے لوگ پیدا ہوگئے
جو گرد و نواح کے باشندون سے صاف تمیز کیے جاسکتے ہین جنکی

وہ لوگ بھی جو چند روز کے لیئے ہند کی سیر کو آتے ہین برہمنون
کو راجپوت یعنی آریا کی جنگ آور نسل سے جو قوی ہیکل اور بانکے
اور آرام طلب ہوتے ہین اور نیز سیاہ فام اور فربہ لب اور چپٹی
ناک والے شودرون سے جنکے جسم کوتاہ اور سر گول ہوتے ہین صاف
پہچان سکتے ہین برہمن کا ڈیل ڈول ان دونون سے علیحدہ ہی
اوسکا قد کشیدہ اور جسم چھریرہ ناک اور ہونٹ گویا سانچے مین ڈھلے
ہوئے رنگت صاف پیشانی بلند اور کھوپری گونہ ناریل کی شکل کی
ہوتی ہی۔ بیان مسطورہ ایسے شخص کی جسکی ذات مرکز تہذیب ہو
تصویر ہی۔ وہ ایک ایسے فرقے کی نظیر ہی جسنے ملک کی حکومت
نہ ہتھیار کے ذریعے سے بلکہ موروثی تہذیب اور پرہیزگاری کی قوت
سے حاصل کی ہو۔ ہند کی سرزمین مین ایک کے بعد دوسری
نسل آئی اور گئی اور شاہی خاندانون کا عروج اور زوال ہوا
مختلف دین کل ملک مین پھیلے اور پھر معدوم ہوئے مگر برہمنون کی
حکومت مین تواریخی زمانہ سے ابتک سر مو فرق نہین آیا اور ہنود اونکا
اثر اور داب لوگون پر بیحد ہی اور وہ اونکی اطاعت اور فرمانبرداری کیا
کرتے ہین اور غیر قومون مین بھی برہمن ہند کے باشندون
مین عمدہ سمجھا جاتا ہی۔ حق تو یہ ہی کہ منفعت جو لوگون کو برہمنون سے
حاصل ہوئی وہی بہت کچھ اونکے صاحب مرتبہ ہو جانے کا باعث ہوئی

اپنے آریا ہم وطنوں کے لیئے اونھوں نے ایک عمدہ زبان اور علم ادب وضع کیا۔ پس برہمن اپنی قوم کے نہ صرف پوجاری اور حکما بلکہ شارع اور فاضل اور شاعر بھی تھے۔ اصلی باشندوں پر جو جنگل اور پہاڑوں میں رہتے تھے برہمنوں کا اثر اور زیادہ نمایاں ہوا کیونکہ ان اگلے زمانے کے غیر مہذب قوموں کو اونھوں نے دیوتاؤں سے اور دھاتوں کے استعمال سے آگاہ کیا جنسے وہ پیشتر بیخبر تھے۔

برہمنوں کا علم الٰہیات

رفتہ رفتہ برہمنوں پر یہ بات ثابت ہوگئی کہ قدیم دیوتا جنکا ذکر وید کے بھجنوں میں آیا ہی در اصل وجود مطلق نہیں بلکہ شاعرانہ افسانے ہیں کیونکہ جب اونھوں نے امر مذکور پر تامل کیا تو معلوم ہوا کہ سورج اور بخارات آبی اور محیط اکاش اور ہوا اور صبح صادق ہر ایک بذات خود اور جدا جدا آفریدگار عالم ہو نہیں سکتا بلکہ سب کا ایک علت اولی سے برآمد ہونا ضرور ہی لیکن چونکہ اونھوں نے وید کے دیوتاؤں کو علانیہ ترک کر کے جاہل فرقوں کو بیزار کرنا مصلحت نہ سمجھا لہذا وید کے منور دیوتا خالق کی قدرت کاملہ کے پاکیزہ مظہر تصور کیئے گئے اور برہمن خوش اسلوبی سے

اونکے لیے قربانیاں گذرانتے رہے مگر سچے محقق اور قوم میں خدا
کی وحدت کی تلقین کرتے تھے — عوام الناس بیشمار معبود یا ذوات
اور چار وید اور متعدد دیوتاؤں کے معتقد رہے مگر سچے ہندو ان میں
اعلیٰ درجے کے فکر کرنے والے تسلیم کرتے تھے کہ ابتدا میں
ایک ہی ذات اور ایک ہی وید اور ایک ہی خدا تھا —

مسئلہ تثلیث اہل ہنود

قدیم ہنود دیوتاؤں کے خیال سے جو ویدوں میں بکثرت ملاحظہ
پائے جاتے ہیں خدائے واحد کا تصور پیدا ہوا اور اس تصور نے
تین پاک صورتوں میں ظہور پکڑا یعنی برہمہ خالق بشن حافظ
اور شو نیست و نابود اور پھر موجود کرنے والا ان میں سے
ہر ایک کا مصداق وید کے دیوتا پائے جاتے ہیں اور وہ ہنود
اہل ہنود کی تثلیث کے تین اقانیم موجود ہیں — برہمہ (خالق)
کی جو اس تثلیث کا پہلا اقنوم ہے کم ہی پرستش ہوتی تھی
کیونکہ اوسکی ذات کا تصور اس قدر دقیق ہے بشن جو اس تثلیث کا
اقنوم ثانی ہے زیادہ کار آمد اور حسب دلخواہ دیوتا تھا اور اوسکی نسبت
بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] دفعہ آسمان سے نازل ہوکر [illegible]
ہو دو باشش [illegible] بشن کے [illegible]

اقنوم ثالث ہی اوسکا ظہور نیست و نابود اور بحال کرنیوالے کی حیثیت
مین ہوا ہے اس لیئے ایماندار کی نظرون مین موت محض ایک تبدیل
حالت اور ایک زندگی جدید مین داخل ہونا معلوم ہوتی ہے بشن
اور شیو مرد و عورت کی صورت مین فی زمانا اہل ہنود کے معبود ہین

برہمنون کا علم حکمت

برہمنون نے جسطرح پر کہ مذکور ہوا اہل ہند کے لیئے ایک دین قائم
کیا بعد ازان اونھون نے کم سے کم حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے پانسو
برس پیشتر ایک طریقہ علم حکمت کا اختراع کیا اور اوسکے مسائل چھہ درشن
(فرقون) مین ترتیب دیئے علاوہ برین دیگر علوم بھی اونکے خاص ایجاد
کیئے ہوئے تھے - زبان سنسکرت کے قواعد جسکو پانن نے
تخمینا تین سو پچاس برس حضرت عیسیٰ کے پیشتر تالیف کیا ہنوز تحصیل
زبان کے لیئے بنا سمجھے جاتے ہین اس معاملہ مین برہمن رومیون اور
یونانیون بلکہ یورپ کے ہر قوم سے جسکا شمار آخر صدی تک کیا جا سکتا
ہے سبقت لے گئے سنسکرت یعنی زبان کامل صرف فاضلون کی زبان
تھی اور عوام لوگ اسی زبان کی بھاکھا جو آسان تھی اور جسکو پراکرت
کہتے ہین بولتے تھے اور دیگر کل طرح کی بھاکھا جو فی زمانا ہندمین
بولی جاتی ہین اس قدیم پراکرت زبان سے نکلی ہین مگر برہمن ہمیشہ

سنسکرت مین لکھتے پڑھتے تھے اور امتداد زمانہ مین وہ ایک غیر مروج زبان ہوگئی جس سے عوام ناواقف تھے بس صرف برہمن ہی مقدس کتابون کو پڑھ سکتے یا جدید کتابین تصنیف کرسکتے تھے اور اسطرح ہند کا علم صرف انھین لوگون مین رہگیا۔

ہند کا علم ادب

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے ڈھائی سو برس پیشتر ہند مین دو قسم کے حروف تہجی یا تحریری علامتین مستعمل تھین بہرحال اپنے علم دینیات کو بنسبت تحریر کے بذریعہ حافظہ کے قائم رکھنا برہمن زیادہ پسند کرتے تھے اون برہمنون پر جو وید کے پابند تھے علاوہ وید کے چند اور کتابون کا حفظ کرنا واجب تھا اور اسمین چندان دشواری نہ ہوتی تھی کیونکہ اونکے علم ادب کی کتابین اکثر نظم (اشلوک) مین ہین۔ نہایت قدیم زمانہ مین ویدکی تصنیف کے بعد ایک سلیس طرح کی نثر جو سادی اور پرمعنی تھی مروج ہوئی لیکن عرصہ دو ہزار سال سے زیادہ ہوا کہ برہمن ہمیشہ نظم مین انشاپردازی کرتے رہے ہین لہذا نثر لکھنا ہند سے جاتا رہا۔

برہمنون کا علم ہیئات

برہمنون نے اجرام فلکی کی حرکات پر سالانہ قربانیون کی صحیح تاریخ

دریافت کرنے کی غرض سے توجہ کی تھی اور تین ہزار سال سے زیادہ
جو عرصہ گذرا کہ وید کے شاعرون نے سال شمسی کا حساب کسیقدر صحیح
مقرر کیا اور اوسکو تین سو ساٹھ دن مین تقسیم کیا اور ہر پانچ سال کے عرصے کے
بعد ایک لوند کا مہینا زیادہ کیا تاکہ فی سال کے سوا پانچ [illegible] دن نکل [illegible]
صحیح نتیجہ حاصل ہوسکے برہمن چاند کی ہیئتون اور سیارون کی گردشون
اور منطقۃ البروج سے واقف تھے اور قبل یونانیون کے ہند مین آنے
کے یعنی حضرت عیسی سے تین سو ستائیس برس پیشتر علم ہیئات مین بہت
ترقی کی تھی اونکو اپنے شاگردون سے بھی علم کے سیکھنے مین عار نہ تھی اور
اونکے علم ہیئات کے پانچ طریقون مین سے ایک رومک یعنی
علم یونانی کہلاتا ہے مگر رفتہ رفتہ اہل ہنود اس معاملے مین یونانیون
سے سبقت لے گئے۔ برہمنون کے علم ہیئات دانی کی شہرت مغرب کی
سمت کو پھیلی اور آٹھوین صدی عیسوی مین اونکی کتابین عربی مین ترجمہ کی گئین اور
اس طرح یورپ مین پہونچین جب مسلمانون نے [illegible] مین
ہندوستان پر یورش کرنا شروع کیا اوس وقت سے برہمنون کا علم ہنر
زوال مین آگیا تاہم مسلمین وقتاً فوقتاً نامور ہیئات دان ہوتے رہے
اور اونکے [illegible] اجین یعنی رصد ہنود بنارس اور دیگر مقامون
مین دیکھنے مین آتے ہین۔ چنانچہ راجہ جے سنگھ نے جو ایک ہندی
ہیئات دان تھا ستارون کی ایک فہرست مین جو فرانسیسی علم ہیئات دان

وہی لایا تھا جس نے سنہ ۱۸۱۲ عیسوی میں شائع کی تھی اصلاح کی۔

برہمنون کا علم طب

برہمنون نے ایک قاعدہ علم طب کا بھی اپنے واسطے ایجاد کیا جیسا کہ اونکو سالانہ تہوارون کی تاریخ قائم کرنے کے لیے اجرام فلکی کی حرکات پر غور کرنے کی ضرورت ہوئی اسی طرح پر قربانیون کے لیے جانورون کے کاٹنے میں علم تشریح کی بنا پڑی کیونکہ مختلف دیوتاؤن کو مختلف حصے چڑھائے جاتے تھے وہ علم طب کو اپ وید یعنی وحی سماوی جسکا انکشاف آخر زمانے میں ہوا کہتے تھے۔ قدیم زمانے سے برہمنون کو جانورون کی لاشون کے چیرنے پھاڑنے میں پرہیز نتھا اگرچہ وہ طالب علمون کو بجائے جانورون کے موم کی پتلے بہت سکھاتے اور بودھون کے عہدون میں بھی فن جراحی کا کمال سکھایا کرتے تھے۔ بودھ مذہب کے بادشاہون نے شفاخانے جو سراسر ہندوستان میں انسان اور حیوان کے لیے قائم کیے اون سے بیماریون کی تشخیص اور علاج معلوم کرنے کا بہت موقع ملا برہمنون نے علم طب میں یونانیون سے کچھ حاصل نہیں کیا بلکہ اونکو بہت کچھ سکھا دیا اور سنسکرت سے جو کتابین قریب سنہ ۸۰۰ عیسوی کے ترجمہ ہوئین اونھین پر عربستان کے علم طب کی بنا پڑی اور سترھوین صدی تک یورپ کے اطبا نے

والون کے اصول پر چلتے تھے اور اہل یورپ کی طب کی کتابین جو مڈل ایجز مین تصنیف ہوئین اون مین ہندی طبیب چرک نامی کے اقوال کا جسکا زمانہ حضرت عیسی سے پیشتر ہوا جابجا حوالہ دیا ہے

اہل ہنود مین علم طب کا زوال

چونکہ سن عیسوی ۶۰۰ سے لیکر سن ایکہزار عیسوی تک بتدریج یہہ واقعہ ظہور مین آیا بودھون کے مذہب کے بجاے برہمنی مذہب جیساکہ فی زمانہ رائج ہے قائم ہوا اور ذات کی پابندی زیادہ سختی سے عمل مین آئی پس برہمن خون اور سڑی گلی چیزون سے زیادہ اجتناب کرنے لگے اور پیشہ طبابت ویدون پر جو ایک کمتر ذات کے لوگ تھے اور برہمن باپ اور ویش فرقہ (کاشتکاران) ماں سے پیدا ہوئے تھے چھوڑ دیا گیا اور رفتہ رفتہ یہہ لوگ بھی مردار شی کے چھونے اور اون عملون سے جو علم تشریح سیکھنے کے لیے بیل وغیرہ کی لاش پر ہوا کرتے تھے اور نیز فن جراحی کا نا موقوف بہی پرہیز کرنے لگے۔ بودھ مذہب کے زوال پر دارالشفاؤن کا موقوف ہونا بھی ہند کے علم طب کے نقصان عظیم کا باعث ہوا ہوگا۔ سنہ ۱۰۰۰ع مین جبکہ مسلمانون کا تسلط ہند پر شروع ہوا ایک نئے قاعدے پر چلنے والے طبیبون کا ظہور ہوا جنھون نے سنسکرت

کے عمدہ زمانے کی کتابون کے عربی ترجمون سے علم حاصل کیا تھا اور اہل اسلام کے بادشاہون اور امیرون مین سواے ان مسلمان طبیبون یا حکیمون کے کسی اور معالج کی قدر و منزلت نہی رفتہ رفتہ ہندو کے علم طب کا زوال یہانتک پونہچا کہ اسکا تمام کار و عمل گانؤن کے کبیراج مین رہ گیا جسکی واقفیت سنسکرت کے چند بے ربط مقولون اور دوایات کی کارآمد فہرست پر محدود ہی اور وہ علاج مین گنڈے تعویذ اور لنگھان کا بہی استعمال کرتا ہی مگر فی زمانا ہندو طالب علم سرکاری مڈیکل کالجون مین کثرت سے داخل ہوتے ہین اور اس ذریعے سے علم طب کو بہت ترقی ہوتی جاتی ہی—

ہند کا علم موسیقی

برہمن خاص اپنا ایجاد کیا ہوا فن موسیقی بہی رکھتے تھے سات سُر جو اونھون نے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے کم سے کم چار صدی قبل ایجاد کیے تھے فارس سے عربستان مین اور وہان سے یورپ کے علم موسیقی مین گیارہوین صدی مین داخل ہوئے مگر یہہ فن اسلام کے عہد سلطنت مین زوال مین آگیا۔ اوسکی پیچیدہ راگنیان اور بہت سے اونکی تال و سُر اہل یورپ کے کانؤن کو جو طرز دیگر کے عادی ہین ثقیل معلوم

مین بہوت تھے مگر اوسکا ڈھنگ نرالا ہی اور اوسکی تحقیقات اہل علم کے لیے لطف سے خالی ہونگی زمانۂ موجودہ مین چند شریف ہندوستانیون کی کوشش سے فن موسیقی مین کمال ترقی ہوتی ہی اور اوسکے سرون سے لکھو کہا ہند کی رعایا محظوظ ہوتی ہی

برہمنون کی شریعت

برہمنون کی شریعت اونکے دین کا ایک جزو تھی اور اونکے قدیم قوانین کی کتابین اقوال خانہ داری (گرہیہ سوتر) کہلاتی تھین اور حضرت عیسی سے قریب سات سو برس پیشتر تصنیف ہوئی تھین اور شمالی ہند کے برہمنون کی رسمیات اور قواعد ہندو کے مجموعہ اور مین تخمیناً پانسو برس حضرت عیسی سے پیشتر جمع کیے گئے تھے ایک اور مجموعۂ قانون جو یاگیان بلکیہ کے نام سے مشہور ہی شاید حضرت عیسی کے دو سو برس بعد تالیف ہوا — کل مجموعہ قوانین مذکور اور تفسیرین جو اونپر لکھی گئی ہین آج کے دن تک اہل ہنود کے خاندانون مین دستور العمل سمجھی جاتی ہین ان مجموعون مین شریعت کو تین شاخون مین تقسیم کیا ہی — اوّل خانگی اور ملکی حقوق اور واجبات — دوم عدل و انصاف سوم دینی طہارت اور پراشچت علاوہ اسکے اونمین بہت سے قواعد بیاہ اور وراثت اور کھانے پینے کے بھی مندرج

ہین۔ ان قوانین مین ذاتون کے علیحدہ رکھنے کی غرض سے
آئین مین شادی بیاہ کرنے اور ساتھ کھانے پینے کی امتناع
آئی ہی۔ اہل ہنود مجموعون قوانین مذکور کو بمنزلہ وحی کے جانتے
تھے اور چونکہ برہمن قدیم ہند کے تہذیب سکھانے والے تھے
لہذا اونکی اشاعت اونسے متعلق تھی لیکن ان مجموعون مین دراصل
برہمنون کی صرف شمالی ملکون کے قواعد مندرج ہین اور ہند کی
کل قومون سے متعلق نہین۔ ہندؤن کے نامی دھرم شاستری
اس بات پر متفق ہین کہ ہند کے مختلف ملکون کے مراسم کا لحاظ رکھنا
بہت ضرور ہی اور اس طرح پر وہ غیر آریا قومونکے آئین اور دستور کی
بھی رعایت کرتے ہین مثلاً برہمنون کے درمیان ایک عورت
کا دو خاوند کرنا سخت بیحیائی کی بات سمجھی جاتی ہی مگر جنوبی ہند کے
نائرون اور دیگر غیر آریا قومون مین اوسکا رواج ہی اور لہذا قانوناً
جائز ہی۔ اور وراثت کے قواعد بھی اسی اصول پر مبنی ہین۔

برہمنون کا نظم

برہمن نہ صرف مقدس کتابون کے محافظ اور اہل ہنود کے
حکما اور فاضل اور شارح بلکہ اونکے شاعر بھی تھے۔ اونھون نے
کوئی تاریخ نہین لکھی مگر قدیم لڑائیون کے بیان اور کارنامہ خصوصاً [illegible]

کے حالات نظم مین قلمبند کیے ہین۔ ان رزم نامون مین
مہابھارت اور رامائن نہایت مشہور ہین پہلے مین
دہلی کے راجاؤن کے حالات تاریخی اور دوسرے مین جنوبی
ہند پر آریون کی یورش بیان کی گئی ہے۔

مہابھارت کا بیان

مہابھارت ہند کے افسانون کا ایک ضخیم مجموعہ نظم ہے ان
مین سے بعض قدامت مین وید کے بھجون کی برابر ہین۔ اصل واقع اسکے
حالات حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بارہ سو برس پہلے ہی
ہیل کے ہین مگر اس صورت مین جس مین ہم اونھین فی زمانہ پاتے
ہین شاید ہزار سال بعد تک مرتب ہوئے ہونگے مہابھارت
کی ضخامت اس بات سے معلوم ہونے سے ذہن مین آسکتی ہے
کہ اوس مین ۲۰۰۰۰۰ مصرعے ہین حالانکہ ہومر کی الیڈ مین ۱۶
مصرعون سے زیادہ نہین اور ورجل کی اینیڈ مین دس ہزار
سے بھی کم ہین۔

اصل قصہ

مہابھارت کا اصل قصہ اسکے چوتھائی حصے سے
کم یعنی پچاس ہزار مصرعون مین بیان ہوا ہے اوس مین دو چند نرمی

خاندانون کی آپس کی لڑائی کا ذکر ہی جو ایک قطعہ ملک کیو اسطے جو دہلی سے کے قریب واقع تھا ہوئی تھی ۔ یہہ دونون خاندان شاہ بھرت کی نسل اور دو بھائیون کی اولاد سے تھے اور دونون نے ایک ہی گھر مین پرورش پائی تھی ۔ پانچ پانڈوے شاہ پانڈو کے بیٹے تھے جسنے کسی سراپ کیوجہہ سے سلطنت اپنے بھائی دھرت راسٹر اکو سپرد کردی اور خود کوہ ہمالیہ مین گوشہ گزین ہوا اور وہان مرگیا اوسکی تختگاہ ہستناپور یا اوسکے کھنڈر آج کے دن تک ستاون میل دہلی کے شمال اور مشرق کو گنگا کے چھوڑے ہوئے آبدان کے قریب بتائے جاتے ہین اوسکا بھائی اوسکی جگہہ جا نشین ہوا اور اوسکے سو بیٹے پیدا ہوئے جنھون نے کورو کا لقب اپنے جد بزرگ کرو کے نام پر لیا ۔ دھرت راسٹرا نے اپنے پانچ بھتیجون یعنی پانڈون کی سرپرستی دیانت اور ایمانداری کے ساتھہ کی اور سب مین بڑے کو خاندانی تخت و تاج کا وارث قرار دیا ۔ پیر اوسکے اپنے بیٹے ناراض ہوئے اور اس طرح پر سنتاکورو اور پانچ پانڈو کے درمیان جنگ شروع ہوئی جو مہابھارت کے قصہ کا خلاصہ ہے ۔

مہابھارت کا مختصر بیان

سنتاکورو نے اپنے باپ کو مجبور کیا کہ اوسکے چچیرے بھائیون

پانچون پانڈو جس جھونپڑے مین تھے وہان پر جنگل مین نکال دیے اور
رہتے تھے دشمنون نے آگ لگا دی مگر وہ بچ گئے اور برہمنون کے
بھیس مین پھرتے پھرتے شاہ دروپد کے دربار مین کہ جو
اس بادشاہ نے سوئمبر یعنی اس امر کا کہ کنیا اپنے لیئے شوہر
پسند کرے منعقد کیا تھا اس مین بموجب دستور کے سردار جمع
ہوکر تیر اور دیگر ہتھیارون کے استعمال مین اپنی چستی اور چالاکی
دکھلاتے تھے اور اوسکو جو سبھون پر سبقت لیجاتا تھا بادشاہ کی
بیٹی اپنا شوہر بنانے کے لیئے پسند کرتی تھی - پانچ پانڈو مین سے
ایک نے جسکا نام ارجن تھا اوس سخت کمان کو جو دیگر رقیب
سردارون سے نہین جھکی جھکا دیا اور اسطرح پر حسین شہزادی دروپدی
اوسکے ہاتھ لگی اور پانچون بھائیون کی بیوی ہوئی - انکا اقرار
اونکے نابینا چچا دھرت راشٹر نے اونکو اپنی دربار بخلافت
مین بلایا اور خاندانی ریاست مین سے نصف اونکے حوالے کی اور نصف
اپنے بیٹون کے لیئے رکھی - پانچون بھائی اندر پرستھ
کی نئی بستی کو جو آخرکار دہلی کہلائی چلے گئے جنگل صاف کیئے
اور ناگون کو جو جنگل کے باشندے تھے نکال دیا - چند عرصہ
تک تو صلح رہی لیکن کورون نے پانڈون کے بڑے بھائی
یدھشٹر کو جسکے معنی مستقل جنگ کے ہین جوا کھیلنے پر آمادہ

کیا اور وہ اپنی سلطنت اور اپنے بھائی اور خود اپنے تئین اور انجام کار
اپنی جورو ہار گیا لیکن اونکے باپ نے یہہ ناجائز بافت اپنے بیٹون
سے جبرًا واپس دلوائی مگر کوروون نے پہر دہشٹر کو پھر پاسا
کھیلنے اور سلطنت کی بازی لگانے پر اغوا کیا وہ کھیلا اور بار دیگر
سلطنت ہار بیٹھا اس لیئے اوسکو مع بیوی اور بھائیون کے بارہ
برس کے لیئے جلاوطن ہونا پڑا مگر جبکہ جلاوطنی کا زمانہ گذر گیا تو
پانچون پانڈون نے فوج کشی کی اور سلطنت واپس لینے کو آئے
اور بہت سی لڑائیان ہوئین جس مین دیوتا اور بڑے بڑے سورما
شریک ہوئے یہانتک کہ سو کے سو کورو قتل ہوئے اور پانڈوون
کے بھی سوائے پانچ بھائیون کے سب عزیز و رفیق مارے گئے
بعدہ اونکے چچا دہرت راشٹر نے کل سلطنت اونکو سپرد
کردی - عرصہ دراز تک پانڈوون نے باحشمت و جلال سلطنت
کی اور اشومیدہ یعنی گھوڑے کی قربانی جو کل ہند پر فرمانروا ہونے
کی علامت تھی عمل مین لائے - مگر اونکا چچا جو بوڑھا اور نابینا تھا
اور نیز ہمیشہ اپنے سو بیٹون کے قتل کے بارے مین طعنہ زنی کرتا تھا
اور آخر کار اپنے باقیماندہ رشتہ دارون اور حسین بیوی اور بھاوج کو ہمراہ
کی ساتھ لیکر جنگل کو نکل گیا اور گوشہ گیری اختیار کی انجام کار
یہہ مصیبت زدہ لوگ جنگل مین آگ لگنے سے ہلاک ہوئے - پانچون بھائیون نے

کو اسبات کا یہانتک قلق ہوا کہ سلطنت چھوڑ اور اپنی بیوی
دروپدی اور ایک وفادار کتّے کو لے اندر کی بہشت کی
تلاش مین جو کوہ میرو پر ہی ہمالیہ کی جانب روانہ ہوئے اور یہہ
عمر دہ مسافر ایک ایک کرکے اثنائے راہ مین ہلاک ہوئے صرف
بڑے بھائی یدھشٹر مع کتّے کے بہشت کے دروازے پر پہونچا
اندر نے اوسکو بھیتر طلب کیا لیکن اوسنے اندر جانے سے
انکار کیا جبتک کہ اوسکی مرحوم بیوی اور بھائی بھی داخل نکیے
جاوین۔ اوسکی عرض قبول ہوئی مگر تاہم اوسنے اندر جانے
سے انکار کیا جبتک کہ اوسکے وفادار کتّے کو بھی داخل ہونے
کی اجازت نہ ملے۔ چونکہ یہہ امر محال تھا پس بہشت کی ایک جھلک
دیکھنے کے بعد یدھشٹر نرگ مین ڈھکیل دیا گیا جہان اوسنے
اپنے پرانے ساتھیون کو کمال تکلیف مین پایا اور اونکے دکھہ
مین شریک ہونا اس سے زیادہ پسند کیا کہ تنہا بہشت کا لطف
اوٹھاوے جب کہ وہ اس اعلیٰ درجے کی آزمایش مین ثابت قدم
نکلا تو اوسپر منکشف ہوگیا کہ جو کچھہ کہ گذرا محض مایہ یعنی دھوکھا تھا
اور کل جماعت مجتمع ہو کر سُرگ لوک یعنی بہشت مین داخل ہوئی
جہان وہ اندر کے ساتھہ ہمیشہ کے لیئے آسایش مین رہتی ہے۔

مہابھارت کا باقیماندہ بیان

ہستناپور کی سلطنت کے لیے جو لڑائی ہوئی اوسکا بیان مہابھارت کے صرف چوتھائی حصے مین آیا ہی باقی مین قدیم زمانہ کے افسانے اور دیوتاؤن کے قصص اور جنگ آور قومون کے لیئے دینی نصیحتین ہین کہ اونپر کیا واجب ہی اور خاص کر کہ برہمنون کی کیسی عزت کرنی چاہیے - اگر کلیتہً نظر کیجائے تو مہابھارت کو شمالی ہند کی شجاعت کے زمانے کا مخزن التواریخ کہنا چاہیے

رامائن

دوسرا نہایت مشہور و معروف ہند کا رزم نامہ رامائن ہی جسمین دکھن پر آریون کی یورش کا بیان ہوا ہی کہتے ہین کہ اوسکو بالمیک شاعر نے تصنیف کیا تھا اور سرسری حساب کی رو سے اوسکا اصل قصہ حضرت عیسی کے زمانے سے ایکہزار سال قبل کا معلوم ہوتا ہی مگر رامائن اپنی موجودہ صورت مین حضرت عیسی سے بہت صدی پیشتر مرتب نہوا ہوگا - ممکن ہی کہ اوسکے بعض حصے مہابھارت سے بھی قدیم ہون مگر بنظر کل کے وہ زمانہ قریب تر کی تصنیف معلوم ہوتی ہی - رامائن مین تخمیناً اڑتالیس ہزار مصرعے ہین -

رامائن کا مختصر بیان

جس طرح مہابھارت میں دہلی کے چندر بنسی خاندان کے حالات منظوم ہیں اسیطرح رامائن اجودھیا یا اودھ کے سورج بنسی نسل کی تواریخ رزمیہ ہے - مدھیہ دیس یعنی ملک بنگالہ کی وسطی زمین کے مشرقی اور مغربی حدود پر آریا کی دو مشہور سلطنتیں واقع تھیں اونکی افسانہ آمیز روایتیں ہر دو نظم مذکور کے ذریعے سے آج کے دن تک قائم چلی آئی ہیں - رامائن کے آغاز میں دسرتھ شاہ اجودھیا کے بڑے بیٹے رام کی عجیب و غریب پیدائش اور حالت طفولیت کا بیان ہے اور اس بات کا کہ کس طرح سوئمبر میں سیتا نے اوسکو اپنی شوہری کے لیئے خود پسند کیا جبکہ اوسنے شیو کی سخت کمان کو جھکایا جسکے جھکانے میں دیگر سردار جو شاہزادی کے خواستگار تھے ناکام رہے اور کس طرح وہ اپنے باپ کی سلطنت کا ولیعہد یعنی یوراج منتخب ہوا مگر تو اس میں سازشیں ہونا شروع ہوئیں اور دسرتھ کی بیویوں میں جو سب سے چھوٹی تھی اوسنے ولیعہد کا مرتبہ اپنے بیٹے بھرت کے لیئے حاصل کیا اور رام اور اوسکی بیوی سیتا چودہ برس کے لیئے جنگل کو جلاوطن کیئے گئے اور جنوب کی طرف آوارہ پھرتے پھرتے الہ آباد کو جو اوس زمانے میں بھی متبرک گنا جاتا تھا پہنچے

اور وہان سے دریا پار ہو کر سند بلکھنڈ کے جنگل مین جہان بالمیک
گوشہ گزین تھا آئے اس مقام پر ہنوز ایک پہاڑی بتائی جاتی ہے جہان
اونھون نے سکونت اختیار کی تھی۔ اس عرصے مین رام کے
باپ نے وفات پائی اور چھوٹے بھائی بھرت نے کمال نفس کشی
سے باوجود حقدار ہونے کے وراثت کے لینے سے انکار کیا اور رام
کی تلاش مین نکلا تاکہ اوسکو واپس لاکر تخت و تاج سپرد کر دے
وقت ملاقات کے طرفین سے برادرانہ محبت جوش مین آئی اور ہر ایک
دوسرے کو اپنے اوپر سبقت دیتا تھا انجام کار بھرت سلطنت
کا انصرام کرنے کو راضی ہوا تاوقتیکہ تارک الوطنی کے چودہ سال
منقضی ہون اور رام واپس آکر دعوی ریاست کا کرے۔ یہان
تک تو رامائن مین اون معاملات کا جو اجودھیا کے دربار
مین پیش آئے ذکر ہوا آگے چلکر تیسرے حصے مین اصل قصے کا آغاز
ہوا ہے۔ راون جو ملک دکھن کے اصلی باشندون کا افسر
بادشاہ تھا سیتا کے حسن وجمال کی شہرت سنکر عاشق
ہوا اور جس وقت رام جنگل کو گیا تھا موقع پاکر سیتا کو جبرا
پکڑا اور ایک طلسم کی گاڑی پر سوار کر کے لنکا کو لے اوڑا۔ چوتھے
پانچوین اور چھٹے حصون مین اوس مہم کا بیان ہے جو سیتا
کی خلاصی کے لیے اوسکے غمزدہ خاوند نے اختیار کی اور اس غرض

سے دکھن کے قدیمی باشندون سے جنکا ذکر بندر اور ریچھ کر کے ہوا ہے
عہد و پیمان کیا اور اسطرح پر ایک جرار فوج فراہم کی - ہنومان کی
لشکر سپہ سالار اوس تنگ آبنائے کے جو لنکا اور ہند کے مابین واقع
ہے پار کود گیا اور وہ جگہ جہان شہزادی مقید تھی دریافت کر کے پھر چھلانگ
پھر اسطرف کو آگیا اور رام کو اطلاع دی تب بندرون کی سپاہ نے
اوس تنگ سمندر پر جو کہ زمانہ جغرافیہ مین حضرت آدم کے پل سے نامے مشہور
ہے ایک راستہ بنایا جسپر ہو کر رام اوس پار گیا اور بعد قتل کرنے سرکش
راون کے سیتا کو رہا کیا اور خطا مشتبہ بیوی نے راون کے
محل مین بعصمت رہنے اور اپنے خاوند سے وفادار ہونیکا ثبوت قدیم طریقہ
یعنی آگ مین چلکر دیا اور اوس عنصر کا دیوتا یعنی اگنی جلتے انبار سے خود
اوسکا ہاتھ پکڑ کے اوسکے خاوند پاس لیکر آیا اور جب جلاوطنی کے چودہ برس
تمام ہوئے تو رام اور سیتا بڑی حشمت اور خرمی سے اجودھیا کو واپس
گئے وہان وہ ایک عرصہ تک شان و شوکت سے سلطنت کی اور
راجہ نے گھوڑے کی قربانی (اشومیدھ) کل ہندوستان پر اپنے فرمانروائی
کی شوکت مین کی - مگر چونکہ زمین بہشت قطعہ رام کے دل مین اپنی بیوی
کی نسبت شک گذر آیا اسیری مین لنکا مین پاکدامن رہی یا نہین
اور آخرکار اوسنے اپنی وفادار بیوی کو جلاوطن کردیا اور وہ حیران و سرگردان
پھرتی ہوئی بالمیک کے گوشہ مین پہنچی جہان اوسکے بیٹے پیدا ہوئے

قریب تر زمانے کی نظم رزمیہ کا بیان

گوکہ مہابھارت اور راماین افسانوں سے معمور ہیں تاہم ان میں
یعنی وسط بنگالہ کے والیان ملک کے خاندانی جھگڑوں اور قومی مہموں
کی تواریخ ہیں اور برخلاف اسکے جو قریب تر زمانے کی تصنیف ہیں ان میں بہ نسبت انسانوں
کے افسانوں کے بجائے دیوتاؤں کے قصے کہانی زیادہ تر مرقوم ہیں
ان میں سے رگھو بنس اور کمار سمبھو بہت مشہور و معروف ہیں اور
کالیداس کی تصنیفات سمجھے جاتے ہیں۔ رگھو بنس میں اجودھیا
کے سورج بنسی راجہ رگ اور خاص کر رام کا جو انکی اولاد میں تھا حال لکھا
ہے اور کمار سمبھو میں جنگ کے دیوتا کی پیدائش کا بیان ہے یہ
نظم کی کتابیں جس صورت میں کہ وہ فی الحال پائی جاتی ہیں سنہ عیسوی سے
پیشتر تصنیف ہوئی ہونگی۔

سنسکرت ناٹک کا بیان

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہایت قدیم بلکہ شاید اس قدر قدیم زمانہ
میں جبکہ ویدی رسمیں وید کے موافق ادا ہوا کرتی تھیں سادھی نقلیں جنمیں
اشاروں سے باتیں کرتے ہیں مروج تھیں اور انھیں پر یونان
اور روم اور نیز ہند کے سوانگ اور نقالی کی جو تماشگاہوں میں

دکھائے جاتے ہین بناٹی ہی اور واضح ہو کہ سنسکرت لفظ ناٹک
جو نقالی کے لیئے آیا ہی نٹ سے جسکے معنی ناچنے والے کے ہین نکلا
ہی مگر علمی زمانے کے ناٹک سنسکرت زبان مین جو ہم تک پہنچے ہین
غالباً سن عیسوی سے سو برس پیشتر اور آٹھوین صدی عیسوی کے درمیان
مین تصنیف ہوئے ہونگے سنسکرت ناٹک کا موجد کالیداس
کو سمجھنا چاہیئے جو قریب تر زمانے کی اون دو نظم رزمیہ کا مصنف تھا
جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اہل ہنود کی روایت کے بموجب وہ حضرت عیسی سے
ستاون سال پیشتر اُجین کے راجہ بکرماجیت کے نورتنون یعنی ممتاز مشیرون مین سے تھا

شکنتلا

کالیداس شاعر کا سب سے مشہور ناٹک شکنتلا یعنی گمشدہ انگشتری ہی
اور اگلے زمانے کے نظم رزمیہ کی طرح اس ناٹک مین بھی جو حالات بیان ہوئے
ہین اونمین سے کچھ تو راجہ کے دربار مین اور کچھ بن کے گوشۂ فقیری مین
گذرے — خلاصہ مطلب اس نظم کا یہہ ہی کہ ایک راجہ دشنت نامی نے
جسے نامور خاندان چندربنسی کے بزرگون مین بتلاتے ہین ایک برہمن کی لڑکی
شکنتلا نامی سے جنگل مین اوسکے باپ کے گوشۂ تنہائی مین شادی کی جب وہان سے
اپنی راجدھانی کو سدھارنے لگا تو اس لڑکی کو ایک انگوٹھی اوتار کر دی
کہ جس سے واقع کی پہچان رہے مگر ایسا ہوا کہ یہہ انگوٹھی کسی برہمن
کے سراپ سے اوسکے پاس سے جاتی رہی اور بغیر اوسکے ملے اوسکو

زوجیت کا حق تسلیم نہین ہو سکتا تھا جب اس جدائی اور تنہائی مین اوسکے
بیٹا پیدا ہوا تو یہہ اپنے خاوند کے پاس اپنے بچے کو لیکر روانہ ہوئی کہ اپنے
حق کو پہونچے مگر اوسکے خاوند نے اوسکو نہ پہچانا جبتک کہ گمشدہ انگشتری
بہت تکلیف اوٹھانے کے بعد پھر دستیاب نہوئی اوسوقت اوسکا خاوند
سے وصل ہوا اور اوسکا بیٹا وہی بھرت ہے جو چندربنسی خاندان کا
خاص بانی تھا جسکے کارنمایان مہابھارت مین بیان ہوئے ہین
شکنتلا کو سیتا کی مثل پاکدامن اور وفادار بیوی کی نظیر سمجھنا چاہیئے
جسکے عشق اور رنج والم کی سرگذشت شاید اٹھارہ سو برس سے اہل ہندکو
ہردلعزیز کہانی چلی آتی ہے اور یورپ کے مشہور شاعر گیٹی نے اسی
مضمون کو ہمارے زمانے مین باندھا ہے۔

دیگر ناٹکون کا بیان

منجملہ اہل ہنود کے اور ناٹکون کے مرچھ کٹک یعنی کھلونہ گاڑی
کو شمار کرنا چاہیئے جو دس حصون مین منقسم ہے اسمین بھی وہی قدیم مضمون
یعنی بقصور کا بری ہونا اور مجرم کا سزا کو پہونچنا قلمبند کیا ہے اور ایک اور نظم
ہے جو نل اور دمینتی یعنی شاہی جوڑی اور وفادار بیوی کے نام سے
مشہور ہے۔ بہت سے ناٹک جو مہابھارت اور راماین کے
قصون پر مبنی ہین سال بسال ہند مین تصنیف ہوتے ہین۔

جانورون کی حکایتین

ایک مدت مدید سے جانورونکی حکایتین ہند مین مرغوب الطبع ہین پنچ تنتر یعنی جانورون کے قصے کی کتاب زبان سنسکرت سے فارسی مین سن عیسوی کی چھٹی صدی مین ترجمہ کی گئی اور بعدازان یورپ کے ملکون مین پہونچی اور جانورونکی کہانیان جو اگلے زمانے مین ہند مین لکھی گئی تھین انگلستان اور امریکا مین آج کے دن تک ہر دل عزیز ہین اور دائی و دایہ بچون کو کہکر سناتی ہین —

گانے کے نظم

علاوہ دیوتاؤن اور سورماؤن کی تواریخ رزمیہ کے برہمنون نے دینی نظم بھی بہت سی تصنیف کی ہین انمین سے ایک نہایت عمدہ گیت گوبند یعنی الہی چوپان کے نغمے کے نام سے موسوم ہی جسکو جیدیو نے تخمیناً سنہ ۱۲۰۰ع مین لکھا اور پران بھی ایک عظیم الشان مجموعہ اشعار کا ہے جنمین دینی معاملات کی بحث کی گئی ہی اونکا بیان آگے صفحہ مین دیگا —

برہمنون کا رعب و داب

واضح ہو کہ قصہ ہے ہمین جو جو حصہ وارنگ صاحب حکایت ہی اور تاریخ کا اوسکا رعب و دبدبہ چلا آتا ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ اہل ہنود مین یہ قدیم سے تخصیص

ہاتھ سے علم والا آیا اور گو کہ اس فرقے کو منصب دینی سے محروم کرنیکی دشمنون نے
بار ہا فکرین کین اور ایک مرتبہ قریب ہزار سال تک اوسکی بات بگڑ گئی ہی مگر
بائیس سو برس سے علم و فضل اور فن سخن ہند مین انھین برہمنون مین چلا
آتا ہی اور ہندو راجاؤن سے سکے شعر اور لغات سکے تعلیم دیتے وہی لوگ رہے

پانچوان باب

بودھ مذہب سن ابتدائی ۵۴۳ برس قبل سن عیسوی سے لغایت سنہ ۱۰۰۰ع

بودھ مذہب کا آغاز سن عیسوی سے ۵۴۳ برس پیشتر ہوا

برہمنون نے سن عیسوی سے چھ سو برس پیشتر اپنی طاقت خوب مستحکم
کرلی تھی مگر بعد ازان ہند مین ایک اور مذہب کا ظہور ہوا جو اپنے بانی
گوتم بدھ کے نام سے بودھ مذہب کہلاتا ہی یہ مذہب ایکہزار سال سے
زیادہ تک برہمنون کے مذہب کا رقیب رہا اور سن عیسوی کی آٹھوین صدی مین
اوسکے معتقد ہند سے جبراً نکال دیے گئے مگر ایشیا مین ہنوز اوسکے معتقدون کا
شمار پچاس کرور ہے اور دنیا بھر مین کسی اور مذہب کے اسقدر پیرو نہین ہین

گوتم بدھ کی ابتدائی عمر کا حال

گوتم جو اپنا لقب بدھ یعنی عارف رکھتا تھا سنہ ۶۲۲ قبل مسیح مین پیدا ہوا
اوسکا باپ ملک اودھ کا راجا تھا اور ہندوستان کی شمالی طرف کپل وستو ... ن

بنارس سے شمال کی جانب سو میل فاصلے پر بستی تھی اور جہان سے کوہ
ہمالیہ کا برف پوش سلسلہ نظر آتا ہی اوسکی یہہ آرزو تھی کہ میرا بیٹا بھی مثل
میرے سپاہی آدمی ہو مگر شہزادہ کو اپنے ساتھہ کے لڑکون کے کھیل کود
سے نفرت تھی اور محل کے پائین باغ کے گوشون مین اپنا وقت کاٹا کرتا
تھا بہر حال جب وہ جوان ہوا تو اپنی دلاوری اور فن سپہگری کی مشاقی کا
بخوبی ثبوت دیا اور اوس زمانے کے قاعدے کے موافق بہت سے
رقیب سرداروں سے زور آزمائی مین گوی سبقت لیگیا اور اسطرح پر شہزادی
بیاہ کیا ایک عرصہ تک دنیا کی عیش و عشرت مین لڑکپن کے دینی خیالات
فراموش رہے مگر شہر مین سیر کرتے ہوئے ضعیفی اور بیماری اور موت
کے واقعات جو نظر سے گذرے اونسے اوسکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ ایک
عابد پر جو اس عالم کے رنج و حوادث سے آزاد معلوم ہوتا تھا اوسے
رشک آیا۔ اس واقعہ کے دس برس بعد اوسکے بیٹا پیدا ہوا اور اس
اندیشہ سے کہ ایسا نہو کہ یہہ جدید رشتہ محبت اوسکو دنیا کا گرویدہ کر دے
گوتم نے تیس برس کی عمر مین جنگل مین گوشہ گیری اختیار کی۔ ذیل کی باتین
سوز کے ساتھہ بیان کی گئی ہین کہ کیونکر وہ اپنی بیوی کے روشن کمرے
کے دروازہ سے پھر گیا اور اپنے بچے کو اس اندیشے سے پیار بھی
نہ کیا کہ ایسا نہو کہ اوسکی ماں جاگ اوٹھے اور گھوڑا مار کر تاریکی مین غائب
ہو گیا رات بھر کے سفر کے بعد صبح کو اپنے وفادار رتھبان کے ہاتھہ

گھوڑا اور زیور اپنے باپ کو بھیج دیا اور اپنے لمبے گیسو کاٹ اور اپنی شاہانہ پوشاک کسی راہگیر کے موٹے جھوٹے کپڑون سے بدل بے برگ و بینوا فقیرانہ صورت بنا کسی طرف کی راہ لی۔ اسطرح شاہانہ شان اور عزیز بیوی بچے کو چھوڑ دنیا کی عیش و عشرت تج دیا بدھون کے مقدس نوشتون کا ہر دل عزیز مضمون ہے۔

بدھ کی جنگل مین زندگی گذارنے کا بیان

۳۰ سے ۳۶ برس کی عمر تک

گوتم نے ایک عرصہ تک دو صحرا نشین برہمنون سے بیٹھ کے فلسفہ مین تعلیم پائی جسکا خلاصہ یہہ تھا کہ بجز جسم کے ایذا دینے کوئی اور صورت روح کے تسکین حاصل کرنے کی نہین ہے پس اس لیے اوسنے گیا کے تنگ و تاریک جنگل مین گوشہ گیری اختیار کی اور چھ سال تک مع پانچ چیلون کے ریاضت کی سختیون سے اپنے جسم کو نزار کیا اوس مقام پر جہان اوسنے عرصہ دراز تک ریاضت کی تھی بدھ گیا کا مندر بنا ہے مگر بجائے جمعیت خاطر کے روزہ اور ریاضت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ذہنی امور مین اوسپر ایک ناامیدی چھا گئی گو بموجب بدھون کے نوشتون کے اوس وقت انسان کے دشمن مارا نے اوس سے ایک مجسم صورت مین کشتی کی اون شکوک سے جو اوسکے دل مین پیدا ہوئے کہ آیا اوسکی تپسیا کار آمد ہوگی یا نہین

اوسکو نہایت تکلیف پہنچی یہانتک کہ نحیف اور خستہ خاطر ہو کر زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا مگر جبکہ ہوش آیا تو جانکنی کی کیفیت گذر چکی تھی اور اوسپر منکشف ہوگیا کہ پہاڑ کے غار مین بیٹھکر تپشیا کرنے سے نجات حاصل ہونا محال ہے بلکہ سیدھا راستہ اس مقصد کے حاصل کرنیکا یہہ ہے کہ بندگان خدا کو افضل زندگی کی طرف ہدایت کرے پس اوسنے تپشیا ترک کی اسپر اوسکے پانچ چیلے سخت ناخوش ہوکر اوس سے کنارہ کش ہوگئے اور اوسکو جنگل مین تنہا چھوڑکر چلے گئے بدھون کے نوشتون مین مفصل بیان ہوا ہے کہ وہ ایک مرتبہ انجیر کے درخت کے تلے بیٹھا تھا اور اوسکے گرد چمکتی تلوارین لیئے شیاطین پھرتے تھے جنگل کی اس آزمایش کے بعد اوسکے شکوک بالکل رفع ہوگئے اور راہ راست صاف نظر آئی لہذا اوسوقت سے وہ بدھ یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا

بدھ کا آشکارا تعلیم کرنا

۳۶ سے ۸۰ برس کی عمر تک

اوس مرگ ساے مین جو بنارس کے بڑے شہر کے قریب ہے بدھ نے علانیہ تعلیم دینا شروع کیا مگر اوسکی تعلیم عموماً سبکے لیئے تھی اور مثل برہمنون کے ایک یا دو شاگردون پر محدود نہ تھی شروع مین جن لوگون نے اوسکا دستور قبول کیا اور سب سے پہلے جنھون نے ایمان لایا گیا

تین مہینے کے عرصے میں ساٹھ آدمی معتقد ہوئے اور اوسنے اونکو گرد نواح کے ملکوں میں یہہ چند کلمہ کہکر روانہ کیا کہ جاؤ اور اس عمدہ شریعت کی منادی کرو۔ سال کے آٹھ مہینے تو وہ تعلیم دیتا پھرتا اور باقی چار مہینے برسات میں کسی معین جگہہ میں رہتا اور سب لوگوں کو جو اوسکے تقریر سننے میں شوق رکھتے اور اوسکے پاس آتے تعلیم کرتا۔ وہ پانچ چیلے بھی جو اوسکو سخت آزمائش کرنے میں چھوڑ گئے تھے اپنے آقا پاس پھر آگئے اور معتقدوں کی جماعت میں گنا گیا شہزادے اور تاجر اور کاریگر اور برہمن اور فقیر اور کسان اور غلام اور شریف بیبیاں اور کسبی عورتیں جنھوں نے گناہ سے توبہ کی تھی سب آکر شامل ہوئے۔ بدھ نے بہار اور اودھ اور ممالک مغربی و شمالی کے قرب جوار کے اضلاع میں منادی کی۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ عالم جوانی میں لباس فاخرہ زیب تن کئے ہوئے اپنے باپ کے محل سے روانہ ہوا اور اب ایک خانہ بدوش فقیر کی صورت گیروے کپڑے پہنے سر منڈا کر گدائی کا ہاتھ میں لئے واپس آیا۔ اوسنے خوب شہر میں تھا اوسکی تعلیم اوس کے ساتھ تھی۔ اور اوسکا لڑکا جسکو وہ ایک چھوٹا سا بالک چھوڑ گیا تھا زمرہ معتقدوں میں داخل ہوا اور اوسکی پیاری بیوی جسکے کمرے کی چوکھٹ سے وہ تاریک رات میں روانہ ہوا تھا پہلی عورت تھی جسنے بودھ مذہب کا جوگ اختیار کیا۔

بدھ کی موت اور اوسکے کلمات

تیس برس کی عمر میں بدھ تارک الدنیا ہوا اور چھیالیس برس بعد

بیس برس کے سن مین اوسنے عموماً تعلیم کرنا شروع کیا اور چوالیس سال تک
سب لوگون کو وعظ کرتا رہا۔ اپنی موت کی پیشین گوئی کرتے وقت اوسنے
اپنے ساتھیون سے کہا کہ سرگرم ہو اور پاک طینتی اور سنجیدہ خیالی اختیار
کرو اور مستعدی کے ساتھ اپنے دلونکی نگہبانی کرو۔ وہ جو شریعت اور تقریر
کا پابند ہی اور ہمت نہین ہارتا وہی بحر زندگی کو عبور کرکے رنج والم سے نجات
پاویگا۔ پھر یہہ بھی کہا کہ یہہ دنیا زنجیرون سے سخت جکڑی ہوئی ہے مین مثل
ایک طبیب کے جو آسمانی ادویات لایا ہو اوسے رہائی دیتا ہون میری
تعلیم پر اپنا دھیان رکھو۔ کل چیزین تبدل کی حالت مین ہین مگر میری تعلیم
کو ہرگز تغیر نہین۔ اب مین تمسے زیادہ گفتگو نہ کرونگا کیونکہ مین اب سدھارتا
ہون اور نروان یعنی راحت جاودانی کا طالب ہون۔ وہ رات اوسنے
وعظ کرنے اور ایک غمزدہ شاگرد کو تسلی دینے مین گذرانی بموجب ایک روایت کے
اوسکے آخر کلمات یہہ تھے۔ اپنی نجات تنہا ہی سے حاصل کرو۔ پانسو تینتالیس
سال قبل سن عیسوی کے اسّی برس کی عمر مین اوسنے ایک انجیر کے درخت
کے تلے وفات پائی۔

شریعت اعمال

چونکہ بدھ نے لوگون کو روحانی آزادی بخشی تہی اوسکی تمثیل
کی پوشیدہ وجہہ معلوم ہوتی ہے وہ اس امر کی تعلیم کرتا تھا کہ ہر شخص نجات پا سکتا ہے
مگر نجات خیالی معبودونکی رضامندی سے نہین بلکہ اپنے اعمال سے

سے حاصل ہو سکتی ہے اور اسی طرح پرائیسے قربانیان اور برہمنون کا
یہہ دعوی کہ وہ خدا اور انسان کے درمیان شفیع ہین متروک کیا
اوسنے یہہ تعلیم کی کہ انسان کے موجودہ اور گذشتہ اور آیندہ جنمون کی کیفیت
محض اون ہی کے اعمال (کرم) کا نتیجہ ہے انسان جو بوتا ہے وہی کاٹیگا
اور چونکہ ہر بدی کی سزا اور ہر عمل نیک کی جزا لابدی ہے لہذا ہر فعل کے لیئے
جو نتیجہ لازم ہے وہ نہ تو پوجا ہی اور نہ دیوتا کے رو کے رک سکتا ہے راحت اور
رنج جو اس دنیا مین لاحق حال ہوتے ہین اونکو ہمارے گذشتہ جنم کے
اعمال کا نتیجہ لازمی تصور کرنا چاہیئے اور اس جنم کے اعمال پر ہمارے
آیندہ کے جنم کی راحت و رنج منحصر ہوگی جب کوئی ذی حیات فوت ہوتا ہے
تو اپنے اعمال کے موافق ادنی یا اعلی حالت حیات آیندہ مین پھر جنم لیتا ہے
اور اوسکا واجب الجزا اور واجب التعزیر ہونا اون افعال کی میزان کل پر جو
اوس سے پہلے جنمون مین سرزد ہوئے موقوف ہے پس ایک ایسا انتظام
جسمین ہمارے زمانہ حال ماضی اور مستقبل کی بہبودی ہمارے ہی اوپر کلیتہً
منحصر ہو ایک شخصی معبود کا ہرگز محتاج نہین ہو سکتا۔

روح کی مخلصی

بدھ کی یہہ رائے ہے کہ زندگی کو کم یا زیادہ تکلیف لازم ہے لہذا ہر
نیک آدمی کو یہہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ کسی طرح حیات کی تکالیف سے

فنا فی اللہ ہو کر بادی پاوے یہی نرواں ہی جسکے لغوی معنی سکوت کے ہین
بعض فضلا اوسکے معنی روح کا مثل شمع کے شعلے کے گل ہو جانا کہتے
ہین اور اورون کے نزدیک اوس سے ہر متنفس کی خود غرضی اور عصیان اور
رنج والم کا کالعدم ہو جانا مقصود ہی اور روح کی اخیر استراحت بھی یہی ہی پس
بودھ کے مذہب کا دیندار آدمی اس دنیا مین استغراق کا مرتبہ حاصل کرنیکی
کوشش کرتا ہی اور عالم آیندہ مین ابدی سکوت کی امید رکھتا ہی بدھ کی تعلیم
کے موافق یہہ مقصد بغیر نیکی مین زندگی بسر کیے حاصل نہین ہو سکتا اور قربانیون
کے بجاے بدھ نے تین بڑے فرائض معین کیے ہین یعنی اپنے نفس پر
قادر ہونا غیرون کے ساتھہ شفقت سے پیش آنا اور ہر ذی حیات کی
جان کا لحاظ رکھنا۔

بودھ کے مذہب مین دین کے پھیلانے کی تاکید

بدھ نے اپنے پیرون کو تاکیداً یہہ تعلیم کی کہ راہ راست پر چلنا ہی
کافی نہین ہی بلکہ اوسکا وعظ کل بنی آدم کو سنانا بھی ضرور ہی۔ یہہ مذہب ابتداے بنا
سے دین کے پھیلانے کی تاکید کرتا ہی چنانچہ بدھ نے جسوقت عموماً تعلیم دینا
اختیار کیا تو منجملہ اور باتون کے پہلا کام یہہ کیا کہ ساٹھہ شاگردون کو وعظ
کرنیکو بھیجا اور علاوہ اسکے ایک دینی فرقہ قائم کیا جسکی مخصوص خدمت یہہ
تھی کہ بلا اجرت سب قومون کو جا کر دین سکھاوین پس جبکہ برہمنون نے اپنی
شاستر بید یا دوسرون یعنی آریا قوم پر محدود رکھی بودھ مذہب نے [illegible]

بلکہ ذیل فرقون اور نیز غیر آریون کو بھی تمام ہند مین تعلیم کرنا شروع کیا اور
انجام کار اونکی صدا کل ایشیا کے مہادیپ مین پہنچی —

بدھ کے پیرؤن کا پہلا اور دوسرا جلسہ

حضرت عیسیٰ سے ۵۴۳ سال قبل بدھ کی وفات پر اوسکے شاگردون مین سے پانسو آدمی پٹنے کے پاس ایک بڑے غار مین اکٹھا ہوئے تاکہ اوسکے اقوال جمع کرین — یہہ پہلا جلسہ تھا جو منعقد ہوا اوسمین اونھون نے اپنے آقا کی تعلیمات کو تین بڑے حصون مین تقسیم کیا اول وہ کلمات جو بدھ نے اپنے شاگردون سے کہے دوم ضابطۂ تعلیم و تادیب سوم مسائل مذہبی یہی بدھ کی تعلیم کے تین مجموعے کہلاتے ہین اور وہ لفظ جو بودھ مذہب کے جلسے کے لیے مستعمل ہوا ہے اوسکے لغوی معنی باہم گانیکے ہین —
ایک صدی کے بعد دوسرا جلسہ سات سو ذمیون کا ۴۴۳ برس قبل سن عیسوی کے منعقد ہوا تاکہ اون مباحث مذہبی کا جو دو فریق کے مابین درپیش تھے جنمین سے ایک کے مزاج مین معاملات مذہبی مین از حد سختی اور دوسرے کے نرمی تھی تصفیہ کرین —

اشوک

آیندہ کی دو صدیون مین بودھ کا مذہب شمالی ہندوستان مین منتشر ہوگیا سن عیسوی کے تقریب ۲۵۰ سال پیشتر ملک مگدھ یا بہار کا راجہ اشوک تخت

اس مذہب کا ایک سرگرم معتقد ہوا۔ اشوک چندرگپت کا پوتا تھا
یہہ وہی چندرگپت ہی جسکا ذکر آگے سکندر کے بیان مین آویگا۔
کہتے ہین کہ اشوک نے ۲۴۳... بودھ مذہب کے پجاریون کی پرورش کرتا
تھا اور اوسنے بہت سی خانقاہین قائم کین اور اسی لیئے اوسکا ملک آج
کے دن تک وہار یا بہار کہلاتا ہی جسکے معنی خانقاہونکی سرزمین کے
ہین مذہب بودھ کے لیئے اشوک نے ایسا کچھہ کیا جو شہنشاہ
قسطنطین نے بعد ازان دین مسیحی کے حق مین کیا یعنی اوسکو راج دھرم
بنادیا۔ یہہ بات پانچ صورتون سے حاصل ہوئی اول ایک جلسے کے ذریعے
جسمین مسائل دینی قائم ہوئے دوم بذریعے فرمانون کے جنمین اوسکے اصول
بیان کیئے گئے سوم ایک سرکاری سررشتہ کے ذریعے سے جو اوسکی پاکیزگی کا
نگران حال رہتا تھا۔ چہارم دین کے واعظون کے ذریعے سے پنجم بودھ مذہب
کے مقدس نوشتونکی تصحیح کے ذریعے سے جو سرکار کے حکم سے کی گئی۔

اشوک کی دینی کارروائی

سن عیسوی کے ۲۴۴ برس پیشتر اشوک نے بودھ مذہب کا تیسرا جلسہ
جسمین ہزار بزرگ موجود تھے پٹنے مین منعقد کیا کیونکہ بعض مفسدون نے
سچے ماننے والون کا زرد لباس اختیار کرکے اپنی بنائی ہوئی باتین اسطرح
بیان کی تھین کہ گویا بدھ کی تعلیم ہی جلسۂ مذکورہ مین ان بدعتونکی اصلاح ہوئی اور جنوبی

ایشیا مین بودھ مذہب کی بنا اشوک کے جلسہ کی تاریخ سے
شمار کرنا چاہیے چند فرمانون کے ذریعے سے جو اس جلسے کے پہلے
اور بعد جاری ہوئے اشوک نے مذہب کے اعلی اصول
اپنی سلطنت مین شائع کیے اور ان شاہی دستخطون مین سے
چالیس آج کے دن تک جابجا ہندمین ستونون اور غارون اور
چٹانون پر کندہ پائے جاتے ہین اشوک نے ایک سرکاری
سر رشتہ بھی قائم کیا اور اسمین ایک عدالتی اور دینی حاکم اس غرض
سے تعین کیا کہ مذہب کی پاکیزگی کا نگران حال رہے اوسکی اشاعت
مین کوشش کرے شاہراہون پر کنوئے تعمیر ہوئے اور درخت
درخت لگائے گئے اور دارالشفا انسان اور حیوان کے واسطے
قائم ہوئے خاندانون کی طرز معاشرت اور چال چلن دریافت
کرنے کے لیے اور جوان مرد اور عورتون کی تعلیم کی نگرانی
کے واسطے محتسب مقرر ہوئے غرض کہ اشوک تمام دنیا
کو بدھ مذہب پر لانا اپنے اوپر فرض سمجھتا تھا چٹانون پر جو کتبے
پائے جاتے ہین اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح اشوک نے
وحشی ملکون کی حدون تک دین سکھانے والے بھیجے کہ دین
پھیلانے کے لیے نیز وعظون سے میل جول کرین اور
عمدہ باتین سکھانے کے لیے اونپر واجب تھا کہ کیا سپاہی

اور برہمن اور کیا بھکاری اور ذلیل وخوار اور کیا وہ لوگ جو مہذب
ہین اونسے کیا اپنے ملک مین اور کیا غیر ملکون مین جا کر میل
کرین - اوسکے ساتھہ ہی یہہ بھی ضرور تھا کہ جبر نہ کیا جاوے بلکہ
تعلیم اور ترغیب سے دین مین لائے جائین اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ بودھ مذہب مین بہ نسبت اور مذہبون کے نہ صرف
دین پھیلانے کی زیادہ تاکید آئی ہی بلکہ تحمل اور بردباری بھی زیادہ ہی
اور اشوک نے نہ صرف دین کی اشاعت مین کوشش کی بلکہ
اسمین بھی کہ اوسکے مسائل لغزش سے پاک رہین اس نظر
سے اوسنے حکم دیا کہ مذہب کے مقدس نوشتے سلطنت بہار
کی مگدھی زبان مین ترجمہ ہوکر جمع کئے جاوین اور یہی ترجمہ دو ہزار
برس سے بودھ مذہب کے نوشتون کا جنوبی مجموعہ گنا جاتا ہی -

کنشک

بودھ مذہب کا چوتھا اور آخر بڑا جلسہ کنشک کے زیر حکومت جو
ممالک مغربی اور شمالی ہند کا بادشاہ تھا تخمیناً سنہ ۴۰ء مین منعقد
ہوا اوسنے دوسری دفعہ مقدس کتابون کی ترمیم کی اور اوسکے وقت
کا ترجمہ شمالی مجموعہ کے نام سے تبت اور تاتار اور چین کے
بودھون کے لیئے دینی کتاب ہوا اور مذہب کے واعظ اس

زمانے مین کل ایشیا کے ملکون مین درس دیتے تھے
سن عیسوی سے دو سو چوالیس برس پیشتر اشوک کا بیٹا مقدس
کتابون کا جنوبی مجموعہ جو اوسکے باپ نے مرتب کروایا تھا لنکا
کو لیگیا جہان سے وہ برہما اور مشرقی مجمع الجزائر مین پہنچا - اور بودہ
مذہب کا شمالی مجموعہ جیسا کہ کنشک کے جلسہ مین مقرر ہوا تھا
سنہ ۶۵ع مین ملک چین کا راج دہرم ہوگیا اور ہندو شمال کے بودہ لوگ
تبت سے لیکر جاپان تک اوسکے پیرو ہین - بودہ مذہب کے
رسم دینی اور مسائل مغرب کی جانب بھی پھیلے اور دین عیسوی کی
ابتدا کے زمانے مین اوسکا اثر پڑا -

بودہ مذہب کا قومی دین ہوجانا

اسطرح پر جیسا کہ بیان ہوا بودہ مذہب اشوک اور کنشک
کے جلسون کے ذریعہ سے راج دہرم ہوگیا مگر ذات کا طریقہ موقوف
نہین کیا گیا بلکہ برعکس اسکے برہمنون اور گروکی عزت اور تعظیم تین بڑے
فرائض مین شمار کیگئی جسمین والدین کی فرمانبرداری اور انسان اور
حیوان سے شفقت سے پیش آنا شامل ہے - بلکہ بودہ نے انسان
کا مرتبہ ذات کے اعتبار سے نہین بلکہ اونکی دینی لیاقت کے
موافق مقرر کیا اور اپنے سامعین کو قربانیان چڑھانے سے کہ بالعموم

راستبازی مین زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی لہذا بودھون کے ملکون مین عام پرستش کا یہہ طریقہ ہے کہ بجاے قربانیان گذراننے کے مقدس لوگون کی جو فوت ہوگئے نشانیون کی تعظیم کیجاتی ہے اسی وجہ سے اصل مین دیوتاؤن کے مندر نہین بنے بلکہ بیراگیون اور بیراگنون کے لیئے خانقاہ تیار ہوئے اور دیگر لوازم مثل گھنٹی اور مالا کے مہیا کیئے گئے اور بادین کے بانی کے دانت یا ہڈی پر چھتر یا مقبرہ تعمیر ہوئے۔

بُدھ کی شخصیت کا انکار

اگرچہ بعض لوگ بُدھ کی زندگی اور موت کے متعلق بہت سی معجزہ آمیز باتین بیان کرتے ہین تاہم اور دون کو ایسے شخص کے وجود ہی سے قطعی انکار ہے۔ اسمین شک نہین کہ اوسکی پیدایش کی تاریخ صحیح صحیح دریافت نہین ہوسکتی۔ بعض فاضلون کی رائے ہے کہ بودھ مذہب کی بنا کپل کے سانکھیہ فلسفہ پر ہے اور اس امر کی تائید مین وے کہتے ہین کہ بُدھ کی پیدایش ایک مجازی شہر کپل وست یعنی کپل کی جاے سکونت سے منسوب کی ہے اور اوسکی ماں کو مایا دیوی کپل کے مسئلہ مایا یعنی وہم کے لحاظ سے کہا ہے اور بُدھ کا نام بھی کسی واقعی شخص کا نام نہین بلکہ اوسکے معنی صرف عارف کے ہین۔ امر مذکور اسقدر صحیح ہے کہ بودھ مذہب کسی شخص واحد کا ایجاد کیا ہوا معلوم

نہین ہوتا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ برہمنون کے علم حکمت اور دین سے جو اوسکے قبل تھے بتدریج وضع کیا گیا ہی۔ بہرحال اگر اسی سے اسطرح نظر کیجاے تو دو بڑی صفتین جو روایت اوس سے منسوب کرتی ہی خارج ہوئی جاتی ہین یعنی بدھ کا بطور واعظ کے لوگون سے خطاب کرنا اور وہ لازوال تاثیر جو اوسکی عمدہ زندگی لوگون کے دلونمین پیدا کرتی ہی۔

برہمنون کا دین کبھی بالکل ہند سے جاتا نہین رہا

بودھون نے برہمنون کے دین کو ہند سے نیست و نابود نہین کیا صحیح تو یہ ہی کہ دونون دین ہزار سال سے زیادہ یعنی سن عیسوی کے ۵۰۰ برس قبل سے سنہ ۵۰۰ء تک ساتھ ساتھ جاری رہے اور فی زمانا کا ہندو مذہب دونون سے ملکر بنا ہی اگرچہ ہند کی بعض سلطنتون مین گاہے بودھ کے مذہب کو غلبہ ہوا مگر تاہم برہمنون کا دین مطلق جاتا نہین رہا ملک چین کے سیاح جو ہند کی سیر کو سنہ ۴۰۰ء سے سنہ ۶۳۰ء تک آئے بیان کرتے ہین کہ اونہون نے بودھون کے خانقاہ اور برہمنون کے مندر برابر برابر دیکھے۔

سلاوت کا جلسہ جو سنہ ۶۳۴ء مین ہوا

شمالی ہند مین بودھ مذہب کا ایک مشہور بادشاہ سلاوت نام

سنہ ۶۳۳ء مین سلطنت کرتا تھا اوسکو سن عیسوی کی ساتوین صدی کا اشوک سمجھنا چاہیئے کیونکہ بودھ مذہب کے دو فرائض یعنی خیرات اور اشاعت دین کے بجالانے مین وہ ہمہ تن مصروف تھا سنہ ۶۴۳ء مین اوسنے قصد کیا کہ ایک عام جلسہ کے ذریعہ سے بودھ مذہب کو پھیلاوے - اکیس باجگذار سردار اپنی اپنی ریاستون کے فاضل اور زاہدون اور برہمنون کے ساتھ جلسہ مین شریک ہوئے بہرحال اس جلسہ کا منشا صرف یہی نہ تھا کہ بودھ مذہب کا علانیہ اقرار کیا جاوے بلکہ دو مذہبون کے بارے مین جو اوسوقت ہند مین رائج تھے اس جلسہ کو کچھ فیصلہ کرنا تھا - اول بودھون و برہمنون کے درمیان مباحثہ ہوا بعد ازان بودھ مذہب کے دو فرقون مین جو فرقہ کنشک کے شمالی مجموعہ اور اشوک کے جنوبی مجموعہ کے پیرو تھے بحث ہوئی - جسقدر تعلیم دینے والون کے مسائل مشکل تھے اوسی قدر عوام الناس کی رسمیات مخلوط تھین - لہذا جلسہ کے اول دن بدھ کی سنگین شبیہ بھی دھوم دھام سے نصب کیگئی اور دوسرے دن برہمنون کے سورج دیوتا کی مورت اور تیسرے دن شیو دیوتا کی شبیہ بٹھائی گئی -

سیلادت کی خیرات

سیلادت کا قاعدہ تھا کہ ہر پانچوین سال خزانہ شاہی کو خیرات مین تقسیم

کروا دینا ملک چین کا سیاح ہاین تسانگ بیان کرتا ہے کہ اوس
میدان مین جہان جمنا اور گنگا الہ آباد کے قریب ملتی ہین کل سلطنت
ہند کے راجاؤن اور عوام لوگون کی ایک کثیر جماعت کی بھیڑون کی
دعوت ہوتی تھی اور سلادت اپنے محل کا مال و اسباب باہر لاتا
اور برہمنون اور بودھون اور سادھون اور بدعقیدون کو بلا امتیاز
کے دیتا اور جب ضیافت ہو چکتی تو اپنا شاہانہ لباس اور
زیور اوتارتا اور اونکو جو پاس کھڑے ہوتے بخش دیتا اور مثل بودھ
کے فقیرون کے گودڑی پہن لیتا۔ اس رسم کے ادا کرنے سے
دو مطلب تھے اول تو بدھ کے دنیا کی عیش و عشرت ترک کرنے
کی یادگاری۔ دوم خیرات کے فرض کا ادا کرنا جسکو برہمنون نے
فرض اعظم قرار دیا تھا۔

نالند کی خانقاہ

نالند کی عالی شان خانقاہ ایک بڑا دار العلم تھی جو ہمین اون
صومعوں اور مدرسون کی یاد دلاتی ہے جنہین عیسائیون نے یورپ
مین مڈل ایجز مین قائم کیا تھا یہان پر بودھون کے اٹھارہ فرقون
کے دس ہزار راہب اور چیلے علم الہی اور فلسفہ اور شریعت اور دیگر
علوم مخصوص علم طب سیکھتے اور عبادت کرتے تھے اونکی پرورش

سرکار سے ہوتی تھی اور بڑی آسایش مین رہتے تھے اس بات کا ثبوت کہ بودھ مذہب کے مقابلہ مین ایک دوسرا رقیب مذہب ہندمین موجود تھا خود اس عالیشان خانقاہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ ایسا لکھا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر بودھ مذہب کے دشمنون نے اوسے تین بار مسمار کیا۔

برہمنون کے دین کا فتحیاب ہونا من ابتداء ۸۰۰ع لغایت ۱۰۰۰ع

سن عیسوی کی آٹھوین صدی کے بعد برہمنون کے دین کو فروغ ہونے لگا اور رفتہ رفتہ راج دھرم ہوگیا۔ غیر معتبر روایتون سے ایسا کچھ دریافت ہوتا ہے کہ اصلاح کرنے والے برہمنون نے بودھون کو ایذا دینی شروع کی تھی مگر اجمال اوس مذہب کا تنزل تلوار کے ذریعہ سے عمل مین نہین آیا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے زوال کے اسباب خاص اوسکی ذات مین موجود تھے اور علاوہ اسکے معاملات دینی مین نئے خیالات بھی اوسکے زوال کے مدد معاون ہوئے یہان تک کہ دسوین صدی مین صرف سرحد کی ریاستین مثل کشمیر اور اڑیسہ کے دین کی فرمانبردار رہ گئین اور اہل اسلام کے آتے آتے ہند مین بودھ کا مذہب صرف چند لوگون مین رہ گیا۔

بودھ مذہب حالت جلاوطنی مین

سنہ ۹۰ء

بدھ مذہب کو اپنے دیس سے نکلے ہزار برس ہوگئے مگر پردیس مین اوسکو اسقدر بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ جنم بھوم مین حاصل ہونا ہرگز ممکن نتھا کیونکہ قریب آدھی دنیا کے باشندونکے لیے اوسنے ایک نیا دین اور علم ادب وضع کیا اور باقی نصف کے عقائد کی گونہ صورت بدل دی ہے۔ دنیا کے باشندون مین پچاس کروڑ آدمی یعنی فیصدی چالیس بدھ کی تعلیم کے مقلد ہین اور کسی نکسی زمانہ مین اوسکی ظفرمندی کا جھنڈا افغانستان اور نیپال اور مشرقی ترکستان اور تبت اور منگولیا اور منچوریا اور چین اور جاپان ومجمع الجزائر اور سیام اور برہما اور سنگلدیپ اور ہند مین نصب ہوا۔ اوسکی خانقاہین اور درگاہین روس کی سلطنت حال کی حد سے لیکر سمندر پیسفک کے جزائر تک لگاتار پائی جاتی تھین۔ دو ہزار چار سو برس کے عرصہ مین بودھ مت کا بہت سے اور متون سے مقابلہ ہوا اور وہ ہنوز قائم ہے اس زمانے مین وہ دین مسیحی اور اسلام کے ساتھہ دنیا کے تین بڑے مذہبون مین شمار ہوتا ہے اور تینون سے اوسکے پیرو زیادہ ہین۔

جینون کا بیان

بودھ کا مت ہند سے بالکل جاتا رہا بلکہ اوسکے اکثر عمدہ مسائل
ہندوؤن کے مذہب مین موجود ہین علاوہ اسکے ایک خاص فرقہ
جین نام جو اس مت سے نکلا اور جسکا شمار قریب پانچ لاکھ کے ہی
ہنوز موجود ہی مثل بودھون کے یہہ لوگ بھی ویدون کو صرف اسقدر
مانتے ہین جہانتک اوسمین اور اونکے مسائل مین موافقت ہی
وہ قربانی نہین کرتے اور اخلاق حسنہ کے ازبس پابند ہین اونکا
عقیدہ ہی کہ اونکی گذشتہ اور آنیوالی حالت کسی خارجی دیوتا کی مرضی
پر نہین بلکہ اونھین کے افعال پر منحصر ہی اور یہ انسان اور حیوان کے
قتل سے قطعی پرہیز کرتے ہین - یہہ لوگ وقت کو تین زمانون مین تقسیم
کرتے ہین اور چوبیس جن یعنی کامل راستباز شخصون کی پرستش
کرتے ہین جنمین سے چوبیس زمانہ ماضی مین گذرے اور چوبیس زمانہ حال مین
اور چوبیس ہی زمانہ آیندہ مین ہونگے - ان سب سنتون کی بہت
بڑی بڑی مورتین اونکے مندرون مین استادہ پائی جاتی ہین اپنی
تیرت گاہون کے واسطے وہ درختون سے ڈھکے ہوئے پہاڑ اور
قدرتی دلکشا مقامات پسند کرتے ہین اور اونکو نفیس درگاہون سے
جنمین سنگ مرمر یا چکنی استرکاری پر عمدہ نقش و نگار تراشے ہون

آراستہ کرتے ہین۔ جین لوگ اکثر تاجر یا بیوہرن کا پیشہ کرتے ہین اور بڑے مخیر ہوتے ہین۔ جانورون کی دار الشفا جو بودھون نے قائم کی تھین انھین کی فیاضی سے ہند کے چند شہرون مین ہنوز جاری ہین۔

بودھ مذہب کا اثر فی زماننا ہند مین باقی ہے

بودھ مذہب کی چند افضل تاثیرین جو ہند مین ہنوز باقی ہین وہ کسی خاص جماعت مین نہین بلکہ عموماً اہل ہند کے دین مین پائی جاتی ہین چنانچہ ہندوؤن مین جو سیاست نکلتا ہے اوسکی بنا اس عمدہ اصول پر کہ سب بنی آدم بھائی ہین ہوتی ہے۔ اور جو پناہ کہ فرقہ وشنو بیوا اور ذات سے خارج کی ہوئی عورتون کو دیتا ہے اوسیکا ثمرہ ہے حتی کہ خداترسی اور مخیری جو ہند مین انگریزی قانون محتاجون کا کام دیتی ہے نیز مذہب بودھ کی تعلیم کے نتائج سے ہے۔

چھٹا باب

یونانیون کا ہند مین آنا من ابتدا ۳۲۷ لغایت ۱۶۱ قبل مسیح عیسوی

ہند کی تاریخ کے ماخذ بیرونی

ہند کی خارجی تاریخ یونانیون کی یورش سے جو سنہ ۳۲۷ قبل مسیح مین

قبل سن عیسوی کے واقع ہوئی شروع ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ سلف میں ہند اور بحر مڈٹیرینین کے بندرگاہوں میں کسی وساطت سے تجارت ہوتی تھی چنانچہ ٹین اور ہند کے دیگر تجارتی اشیا کے سنسکرت نام سے ہومر واقف تھا اور ہند کے پیداوار کی جسکا ذکر توراۃ میں آیا ہے ایک بڑی فہرست بنائی گئی ہے پہلا یونانی مورخ جسنے ہند کا صاف صاف بیان کیا ہے جسکا طیوٹ ملطوث کا باشندہ تھا اور اوسکا زمانہ قبل سن عیسوی ۵۴۹ سے ۴۸۶ تک ہوا ہے اور مورخ ہیرادوطوش کی واقفیت قبل سن عیسوی ۴۵۰ میں صرف دریاے سندھ تک تھی اور حکیم طیسیاس جسکا زمانہ حضرت عیسی سے ۴۰۱ برس قبل ہوا اور جو ملک فارس میں رہا تھا ہند کی صرف پیداوار اور رنگوں اور کپڑوں اور بندروں اور طوطوں کی خبر دیتا ہے مگر مورخ اور اہل علم جو سکندر اعظم شاہ مقدونیہ کے ساتھ سن عیسوی سے ۳۲۷ برس قبل آئے اونھوں نے البتہ ملک ہند کے اوس حصہ کی کیفیت سے جو دریاے سندھ کے مشرق کو ہے اہل یورپ کو اول آگاہ کیا۔

سکندر اعظم کی مہم

سکندر اعظم ۳۲۷ برس قبل سن عیسوی کے شروع سال میں ہند میں داخل ہوا اور شہر اٹک سے اوپر دریاے سندھ کو عبور کر کے بلا مزاحمت جہلم

کی جانب پاک پٹن کی عملداری مین ہوکر آگے بڑھا اوس وقت ملک پنجاب
چھوٹی چھوٹی ریاستون مین جو ایک دوسرے سے بدظن ہورہی تھین منقسم تھا
اور بہت سی ریاستین پنجاب پر حملہ آور کے روکنے کے اوس سے متفق ہوجانے
پر مائل تھین ان راجاؤن مین سے ایک نے جسکا نام پورس تھا دریاے
جھلم پر سکندر کا مقابلہ کیا۔ پورس کے پاس اتنی ہی فوج ہوگی جتنی
اس صدی مین رنجیت سنگھ والی پنجاب پاس تھی مگر پورس نے بجاے
توپون کے لڑائی کے رتھہ میدان جنگ مین لایا قلوطارک مورخ نے
خود سکندر کے خطوط سے اس لڑائی کا بیان توضیح کے ساتھہ کیا ہے۔
سکندر نے جھلم کے ایک موڑ پر جلیان والا کے میدان جنگ
سے چودہ میل مغرب کو اپنی فوج آراستہ کی اور ایک رات کو جب اندھیاؤ
چل رہا تھا موقع پاکر دریا پار ہوا پورس کے لڑائی کے رتھہ ہڑبڑی مین
دریا کے کنارے پر دلدل مین پھنس گئے اور جب لڑائی شروع ہوئی
ہندو راجہ کے ہاتھیون نے یونانیون کا مقابلہ کرنے سے روگردانی کی
اور پھرکر اپنی ہی فوج کو پامال کیا۔ ابتداے جنگ مین پورس کا بیٹا مارا گیا
اور وہ خود زخمی ہوکر بھاگا مگر اطاعت قبول کرنے پر سکندر نے اوسکی
سلطنت واپس دی اور اوسکو اپنے دوستون مین شامل کیا فتح پانے کے
مقام پر اوسنے دو شہرون کی بنا ڈالی ایک جھلم کے مغربی کنارہ پر قریب
اوس جگہہ کے جہان اب جلال پور کا شہر واقع ہے آباد کیا اور اوسکا نام

اپنے عزیز گھوڑے کے نام پر جو جنگ مین مارا گیا تھا بکیفلا رکھا اور دوسرا شہر نیکیا مشرقی کنارہ پر جسکو آج کل مونگ کہتے ہین بسایا۔

سکندر ملک پنجاب مین

پورس چھوٹے کی عملداری مین ہوکر سکندر امرتسر کی طرف جنوب بمشرق کو بڑھا اور پھر مغرب کی طرف پیچھے کو ہٹا اور کتائی کی قوم کو سنگالہ پر زک دیکر دریاے بیاس پر پہنچا اس مقام پر جو سوبراؤن کے میدان جنگ سے دور نہین ہی اوسکی کل فوج خیمہ زن ہوئی سکندر کا مصمم ارادہ تھا کہ گنگا کی طرف آگے بڑھے مگر اوسکی فوج پنجاب کی گرمی اور طوفانون سے جو موسم بدلنے پر شروع ہوئے خستہ خاطر اور ہمت ہاری ہوئی تھی علاوہ اسکے عقب مین دیسی قومون نے سرکشی کرنا شروع کی لہذا فتحیاب عالم قبل اسکے کہ ہند کا سرحدی صوبہ بھی طے کرے لوٹنے پر مجبور ہوا۔ دریاے ستلج اور مشرقی اضلاع پنجاب اور جمنا کی عظیم الشان دھار ہنوز اوسکے اور دریاے گنگ کے درمیان حائل تھین ایسے وقت مین ایک شکست بھی اوسکی فوج کی ہلاکت کا باعث ہوتی گر

جھلم کی لڑائی مین اوسکو زک ملتی تو غالباً ایک یونانی بھی جلگہ
افغانستان سکے درون تک نہ پہنچتا سآخر شش اپنی
فوج کی واویلا سے مجبور ہوکر وہ جھلم کو واپس گیا وہان
اوسنے آٹھ ہزار فوج تری کی آکشتیون پر روانہ کی اور باقی
ماندہ سنے دو دستون مین خشکی کی راہ کنارے کنارے کوچ کیا

سکندر سندھ مین

اس ملک کے باشندے برسر مخالفت تھے
اور یونانیون کے قبضہ مین صرف اوسیقدر زمین تھی جسپر وہ
خیمہ زن تھے ملتان پر جو اوس زمانے مین بھی جنوبی حصہ
پنجاب کا دار الخلافت تھا سکندر کو مالی کی قوم سے سخت جنگ
کرنا پڑی اور شہر کے لینے مین وہ خود شدید زخمی ہوا اور
اوسکی سپاہ نے برہم ہوکر شہر کے کل باشندون کو
تہ تیغ کیا۔ جب وہ اوس مقام پر پہنچا جہان پنجاب کے
پانچون دریا ملتے ہین وہان اوسنے عرصہ تک قیام کیا اور شہر
اسکندریہ کی جو فی زمانا اوچہ کہلاتا ہے بنا ڈالی اور گرد نواح
کی ریاستون نے اوسکی اطاعت قبول کی یہان سکندر
نے ایک فوج کسی قلعہ مین ایک صوبے دار کے زیر دست

معین کی اور اوسنے ایسا تسلط بٹھایا کہ اوسکا اثر زمانہ دراز تک قائم رہا۔ سکندر نے ایک بیڑا جو بڑے دریاؤن کے سفر کے مناسب تھا تیار کروایا اور ملک سندھ مین ہوکر تری کی راہ جنوب کی سمت دریاے انڈس کے دہانے تک جہان وہ بحر عرب مین ملتا ہی گیا۔ ڈلٹا کی چوٹی پر اوسنے شہر پٹالا کو از سر نو تعمیر کیا جو آج کے دن تک حیدر آباد کے نام سے سندھ کا دار الخلافت ہو کر موجود ہے دریا کے دہانے پر سکندر نے اول مرتبہ جوار بھاٹے کی کیفیت ملاحظہ کی۔ ایک حصہ فوج کا اوسنے نیارکس کے ماتحت جہازون پر خلیج فارس کے کنارے کنارے روانہ کیا اور باقی فوج کو بلوچستان اور فارس ہو کر وہ خود سوسا کو لیگیا مگر اثناے راہ مین پانی اور خوراک کی قلت سے سخت نقصان اور تکلیف اوٹھائی اور سن عیسوی سے ۳۲۵ سال پیشتر اپنی منزل مقصود کو پہونچا۔

سکندر کی مہم کے نتائج

اگرچہ سکندر نے ممالک پنجاب و سندھ مین دو سال تک اپنے لشکر کے ساتھ قیام کیا تاہم اس زمانے مین اوسنے کوئی صوبہ فتح نہین کیا بلکہ اوس ملک کی ریاستون سے عہد و پیمان کیے اور شہرون کی بنا ڈالی اور قلعون مین فوج قائم کی اون سردارونکو جو اوسکے مددگار اور جان نثار رہے تھے اوسنے بہت کچھ ملک بخش دیا یہانتک کہ ہر چھوٹے رئیس کے دربار مین یونانیون کے خیر خواہونکا ایک فریق موجود تھا

مغرب مین افغانستان کی حد سے لیکر مشرق مین دریاے بیاس
تک اور جنوب مین سندھ کی ڈلٹا تک سیاہ کا جا بجا سعین کرنا اسبات
کی شہادت دیتا ہے کہ سکندر کی نیت ہند کو واپس آنے کی تھی۔
اوسکی فوج کا بڑا حصہ بلخ مین رہا اور جبکہ سکندر کی وفات کے بعد
۳۲۳ سال سن عیسوی سے پہلے سلطنت تقسیم ہوئی تو بلخ اور سندکا
ملک سلوکس نکٹار کے حصہ مین آیا جسنے شام کی بادشاہت قائم کی

چندر گپت

اس عرصہ مین ہند مین ایک جدید حکومت کا ظہور ہوا جسوقت سکندر
پنجاب مین تھا بہت سے ہندی سردار اوسکے دربار مین
مختلف اغراض سے حاضر رہتے تھے کوئی ریاست کا خواہان تھا
اور کسیکو اپنے رقیب کی سرکوبی مدنظر تھی انمین سے ایک سردار
چندر گپت نام نے جو گنگا کی وادی سے خستہ خوار آیا تھا
سفلہ پن کیا اوسنے تھکے ماندے یونانیون کو جو بیاس کے کنارے
خیمہ زن تھے جنوب و مشرق کے زرخیز صوبون کی تسخیر کے لیے
آمادہ کرنا چاہا مگر چونکہ سکندر خود کسی وجہ سے اوس سے ناخوش ہوا
لہذا چندر گپت لشکر سے جان لیکر بھاگا اور یہ واقعہ سن
عیسوی سے ۳۲۶ سال پیشتر کا ہے اسکے بعد جو چند سال تک

اتری رہی اوسمین چندرگپت نے رہزنون اور لٹیرون کے
گروہون کی مدد سے مگدہ یا بہار کے شاہی خاندان نند کو برباد
کرکے ایک سلطنت حضرت عیسی سے ۳۲۱ برس پیشتر قائم کی۔
اوسنے اونکے پائے تخت پاٹلی پتر جسکو اب پٹنہ کہتے ہین قبضہ کیا اور
اپنی حکومت کل گنگا کی وادی مین قائم کی اور شمال اور مغرب کی خواہ
یونانی خواہ دیسی ریاستون کو اپنی فرمانروائی قبول کرنے پر مجبور
کیا سکندر کی وفات کے بعد جبکہ اوسکا سپہ سالار سلوکس
گیارہ سال تک شام کی سلطنت حاصل کرنے مین مشغول رہا
چندرگپت اوسی زمانہ مین شمالی ہند مین ایک بادشاہت قائم
کرنے مین مصروف تھا سلوکس نے ملک شام مین قبل سن
عیسوی ۳۱۲ سال سے ۲۸۰ تک اور چندرگپت نے گنگا
کی وادی مین قبل سن عیسوی ۳۱۶ سے ۲۹۲ تک سلطنت کی اور
سن عیسوی سے ۳۱۲ سال پیشتر ان دونون فرمانرواون کی قلمرو بڑھتے
بڑھتے متصل ہوگئین لہذا اس امر کا تصفیہ کرنا لازم ہوا کہ آپس مین صلح ہوگی
یا جنگ ہوگی۔ انجام کار سلوکس نے جسقدر ملک مفروضہ کہ یونانیون
پاس کابل کی وادی اور ملک پنجاب مین تھا چندرگپت کے ہاتھ
فروخت کیا اور اپنی بیٹی بھی اوس سے بیاہ دی اور ایک یونانی سفیر
چندرگپت کے دربار مین قبل سن عیسوی ۳۰۶ سال سے ۲۹۸ تک تعین رہا۔

بیان ہند کا جیسا کچھ کہ مگاس تھنیز نے کیا ہی

وہ سفیر جسکا ذکر ہوا مشہور و معروف مگاس تھنیز تھا جسنے ہند کے حالات ایسی شرح و بسط کے ساتھہ لکھے ہین کہ دو ہزار سال کے عرصہ تک یعنی تین سو برس حضرت عیسی کے قبل سے سنہ ۱۷۰۰ع تک اوس سے بہتر بیان ہند کا اہل یورپ کو دستیاب نہوا اوسکا بیان ہی کہ اہل ہنود چار فرقون مین نہین بلکہ سات مین منقسم تھے یعنی حکما اور کسان اور چوپان اور اہل حرفہ اور سپاہی اور ناظر اور بادشاہی مشیر حکما سے غرض برہمنون سے معلوم ہوتی ہی کیونکہ اونکی زندگی کے مدارج کا ذکر آیا ہی مگر مگاس تھنیز برہمن اور سرامن مین تمیز کرتا ہی جسپر بعض فاضلون کی یہہ رائے ہی کہ بودھون کے سرامن یا عابدون کا اشوک کے جلسہ سے پچاس برس پیشتر الگ فرقہ متعارف تھا اور ملحوظ رہے کہ سرامن مین طالب العلمی اور گوشہ نشینی یعنی پہلے اور تیسرے مدارج کے برہمن بھی شامل تھے مگاس تھنیز نے جو چھٹا فرقہ ناظرون کا بیان کیا ہی وہ غالبا بودھون کے محتسب ہین جو عوام کے چال چلن کے نگران حال رہتے تھے اوسکے واسطے مورخ آرین نے وہی یونانی لفظ استعمال کیا ہی جسکا ترجمہ فی زمانا بشپ کیا جاتا ہی۔

اہل ہند کی طرز معاشرت حضرت عیسی سے ۳۰۰ سال پیشتر

یونانی سفیر بیان کرتا ہی کہ ہند مین غلامی کا نام تک نہ تھا اور مردون کی شجاعت اور عورتون کی عصمت کی تعریف کرتا اور کہتا ہی کہ ہندی دلیری مین ایشیا کی جملہ قومون سے گوے سبقت لیگئے تھے اور ایسے دیانت دار تھے کہ اونکو دروازون مین قفل لگانے کی ضرورت نہین پڑتی تھی۔ علاوہ برین راست گفتاری اونکی ضرب المثل تھی اور چونکہ وہ پرہیزگار اور محنتی اور کاشتکاری اور دستکاری مین مشاق تھے لہذا عدالت مین رجوع کرنے کی ضرورت کم پڑتی تھی اور اپنے سردارون کے زیر حکومت امن و امان کے ساتھ خوش گذران کرتے تھے۔ شاہی انتظام قریب ویسا ہی بیان کیا گیا ہی جیسا منو کے مجموعہ قانون مین آیا ہی۔ مگاس تھنیز کہتا ہی کہ ہند کا ملک ایک سو اٹھارہ ریاستون مین منقسم تھا بعض انمین سے مثل ریاست بہار کے چندر گپت کی عہد حکومت مین اوسکے راج شمار کیجاتی تھین۔ یونانی مورخ نے گاؤن کا انتظام تفصیل وار بیان کیا ہی جس سے دریافت ہوتا ہی کہ ہر فرد موضع مثل ایک خود مختار جمہوری ریاست کے تھا مگاس تھنیز کا بیان ہی کہ کسان یعنی پیش جنگ اور دیگر سرکاری خدمت سے آزاد تھے اور اوسنے ہند کے حیوانات اور نباتات اور جمادات اور تلکتھون اور دیگر پیداوار کی تفصیل کی ہی کاشتکاری مطلق فصلی بارش پر

موقوف تھی اور آنے والے موسم کی کیفیت بطور پیشین گوئی کے بیان کرنا برہمنون کی خاص خدمت مین داخل تھا تاکہ خشک سالی کا وقت پر انتظام کیا جاوے میہہ ورنج کہتا ہی کہ اگر کوئی برہمن نجومی غلط پیشین گوئی کرتا تو پھر عمر بھر اس معاملہ مین زبان نہ کھولتا۔

یونانی یورپین جو بعد کو ہوئین

سکندر اعظم کے بعد یونانیون کو ہند مین بڑی فتح نصیب ہوئی اور انٹیوکس نے جو سلوکس کا پوتا تھا بودھون کے مشہور بادشاہ اشوک سے جو چندر گپت کا پوتا تھا سن عیسوی کے دوسو چھپن ۲۵۶ برس قبل عہد و پیمان کیا۔ ہمالیہ کے شمال و مغرب کو یونانیون نے ایک قوی سلطنت باختر یعنی بلخ مین قائم کی تھی اور سو برس تک باختر کے یونانی بادشاہ پنجاب پر فوج کشی کیا کیے اور سن عیسوی کے قبل ۱۸۱ برس سے ۱۶۱ تک بعض انمین سے مشرق کو متھرا اور نیز اودھ تک اور جنوب کو سندھ اور کچھ تک پہنچے مگر اونہون نے کوئی بادشاہت قائم نہین کی اور سوائے علم ہیئت اور عمدہ فن سنگ تراشی کے یونانی ہند مین کوئی اور نشان اپنی آمد کا نہین چھوڑ گئے بعض مورتین جو بودھون نے حضرت عیسی سے ڈھائی سو برس قبل تراشین ان مین یونانیون کے عمدہ نقشہ کی شباہت پائی جاتی ہی اور وہی ڈھنگ ہندوون کے قدیم مندرون

کی مورتون مین موجود ہی مگر رفتہ رفتہ یونانیون کا یہہ بھی اثر جاتا رہا بہرحال جو مورتین یونانی طرز پر بنائی گئین اونکے نمونے اس ملک کے عجائب خانون مین ہنوز پائے جاتے ہین۔

ساتوان باب

ستهیاوالونکے حملے سن ابتدا ایکسو بیس قبل سن عیسوی لغایت سنہ ۵۰۰ع

ستهیاوالون کی موجودگی وسط ایشیا مین

یونانی یا باختر کے رہنے والون نے سن عیسوی سے ایک صدی پیشتر ہند پر حملے کرنے موقوف کئے مگر شمال کی طرف سے نئے حملہ آور ہند مین آنا شروع ہوئے یہہ لوگ وسط ایشیا سے آئے اور چونکہ اونکا کوئی خاص نام نہین ہی لہذا اونکو ستهین کہتے ہین امنکے مختلف فرقے تھے اور اونکی وجہ سے ہند اور چین کی تاریخ مین ایک طرح کا تعلق ہی جسطرح کہ آریا کی نسل نے جو وسط ایشیا کے مغرب کو رہتی تھی سن عیسوی سے شاید تین ہزار برس قبل اپنی شاخین یورپ اور ہند کی جانب پھیلائین اسیطرح ستهیاوالون نے جو قدیم آریا کی مقام سکونت کے مشرق کو رہتے تھے ہند اور چین مین گروہ کے گروہ آنا شروع کیا اور یہہ حملے عرصہ دراز تک جاری رہے۔ بعض کا قول ہی کہ بدھ ستهین تھا۔

مگر یہ حملے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے ایک صدی پیشتر زیادہ زور شور
سے ہوئے بہرحال ان حملون کو اون یورشون کی ابتدا سمجھنا چاہیے جو
ایسے سردارون کی سرکردگی مین جیسے چنگیز خان اور تیمور تھے وقوع مین
آئے اور جسکے باعث شمالی ہند ایک ہزار سال کے عرصے تک ویران ہو گیا اور
انجام کار سلطنت مغلیہ قائم ہوئی —

ستھین بادشاہتین جو ہند کے شمال مین قائم ہوئین

کہتے ہین کہ سو نام ایک تاتاری ستھین کے فرقے نے سن عیسوی کے
۱۲۶ برس پہلے یونانی خاندان کو باختر کی سلطنت سے جو ہمالیہ کے
شمال و مغرب کو واقع تھی بیدخل کر کے نکال دیا اوسکے چند روز بعد ستھین
پہاڑون کے درون مین ہو کر بکثرت آنا شروع ہوئے اور ان آبادیون
کو جو باختر کے یونانیون نے قائم کی تھین فتح کر لیا سن عیسوی کی ابتدا
مین اونھون نے شمالی ہند اور اوسکے آگے کے ملکون مین ایک بڑی
سلطنت قائم کی ستھین کا نہایت مشہور بادشاہ کنشک تھا جسنے
سنہ ۴۰ع مین بودھون کا چوتھا جلسہ منعقد کیا تھا اگرچہ اوسکا پایۂ تخت
کشمیر تھا مگر اوسکی قلمرو جنوب مین آگرہ اور سندھ سے لیکر ہمالیہ
کے شمال کو یارقند اور کوہ قند تک تھی اور ایسا بھی دریافت ہوتا ہے کہ اوسنے
بکامیابی تمام چین تک حملے کئے — چھ سو برس بعد سنہ ۵۴۴ع مین پنجاب

مین چنپاپتی نام ایک مقام کی نسبت کہا گیا تھا کہ شاہ کنشک نے
وہان ملک چین کے یرغمالون کو رکھا تھا۔ ملک بنگالہ مین شاہ اشوک کے
جانشینون کی عہد حکومت مین سیتھین کی شمالی بادشاہتون اور بودھون کی سلطنت
مین ربط و ضبط شروع ہوا اور انجام کار سیتھیا والون نے بدھ کا مذہب تھوڑے
تغیر تبدل کے ساتھ اختیار کیا۔ اسکا نتیجہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین یہہ ہوا
کہ جنوبی ہند کے ملکون نے بودھ مذہب کو اوس صورت مین جیسا کہ اشوک
کے جلسے نے حضرت عیسی کے ۲۴۴ برس قبل تجویز کیا تھا قبول کیا اور
برعکس اسکے سیتھین کی قومون نے ہند کے شمال مین وسط ایشیا
سے جاپان تک دین کو اوس حیثیت مین قبول کیا جیسا کہ سنہ ۴۰ع
مین کنشک کے جلسہ سے قرار پایا تھا۔

سیتھین کی نسلین ہنوز ہند مین موجود ہین

اگرچہ ہند مین سیتھین کی بہت سی آبادیان تھین مگر کنشک اس قوم کا
نہایت مشہور و معروف بادشاہ تھا صحیح تو یہہ ہے کہ سیتھین اس کثرت سے
ہند مین آئے تھے کہ آج کے دن تک سرحدی صوبون کی آبادی مین
اس نسل کے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہین مثلاً دو سیتھین فرقے
جنکو گیتی اور داہی کہتے ہین وسط ایشیا مین ایک دوسرے کے قریب
آباد تھے اور غالباً ساتھ ہی ساتھ ہند کو آئے ہونگے بعض فاضلون کی

رائے ہے کہ جاٹ کی قوم جو پنجاب کی آبادی کے قریب نصف کے ہے
قدیم قوم گیتی کی اولاد سے ہے اور اسیطرح دہی کی بڑی قوم وہائی کی
نسل سے ہے دیگر فاضل اسباب کو بایہ ثبوت کو پہنچایا چاہتے ہین کہ
بعض راجپوت کے فرقے بھی سیتھین کی نسل سے ہین۔ ایسا ہو یا نہو مگر
یہہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے ایک صدی قبل
سے سن عیسوی کی پانچوین صدی تک سیتھین ہند پر حملے کرتے رہے۔

راجہ بکرماجیت سن عیسوی سے ۵۷ برس قبل

اس عرصہ دراز مین جسکا ذکر مسطور ہوا چند ہندی راجون نے سیتھین کو
ملک سے نکال دینے کے قصد مین بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی انمین
بکرماجیت اُجین کا راجہ جو ملک مالوہ مین واقع ہے بہت مشہور
و معروف ہے اور اسی کی فتوحات کی یادگار مین ہند مین تاریخ شمار
کرنے کا طریقہ قائم ہوا جسکو سمت کہتے ہین اور سن عیسوی
سے ۵۷ سال قبل شروع ہوتا ہے اوسکا بانی بکرماجیت
سکاری یعنی بکرماجیت سیتھین کا دشمن کہلاتا ہے یہہ راجہ علم
وفضل اور نیز بہادری مین یکتا تھا اور اپنے زمانے کے
حکما و شعرا کو اپنے دربار مین جمع کیا تھا انمین جو چند ممتاز
تھے وہ بکرماجیت کی سبھا کے نورتن کہلاتے تھے یہہ لوگ

ایسے مشہور و معروف ہوگئے کہ بعد کے زمانے مین بہت سی سنسکرت نظم اور ناٹک اور حکمت اور دیگر علوم کی تصنیفات انسے منسوب کی گئین مگر ان کتابون کے مضمون اور طرز سے ثابت ہے کہ وہ مختلف زمانون مین تصنیف ہوئی ہونگی چنانچہ شکنتلا کے عمدہ ناٹک کی تصنیف جو شاید سن عیسوی کے شروع مین ہوئی بکرماجیت کی سبھا کے نورتنون مین سے ایک کیطرف منسوب کیجاتی ہے علاوہ اسکے ایک بڑی سنسکرت لغت کی کتاب جو غالباً نو یا دس صدی بعد تالیف ہوئی ہوگی دوسرے کے نام سے مشہور ہے سچ تو یہ ہے کہ بکرماجیت لقب ہے اور اوسکے معنی شہزور مثل آفتاب کے ہین اور تاریخ مین بہت سے راجون کا اکثر یہ لقب پایا جاتا ہے وہ بکرماجیت جسکا ذکر ہے حضرت عیسیٰ سے ایک صدی پیشتر ہوا سبھون سے زیادہ نامور تھا کیونکہ اوسنے نہ صرف ستھین کے حملون سے اپنے ملک کی حفاظت کی بلکہ علم کا حامی اور عادل اور نیک بھی تھا۔

شاہ شالباہن سنہ ۷۸ء

سو برس کے بعد ایک اور شجاع بادشاہ شالباہن نام ہند مین ستھین کی مخالفت پر آمادہ ہوا اور سنہ ۷۸ء مین ایک نیا سمت اوسکے نام سے جاری ہوا اوسکو شاکا یا ستھین سمت کہتے ہین

یعنی سمبت جو سن عیسوی سے ستاون سال قبل شروع ہوتا ہے اور شاکہ جو سنہ ۷۸ء سے شروع ہوتا ہے ہنود و متعارف طریقے ہین جنکے بموجب ہند مین واقعات کی تاریخ شمار کیجاتی ہے—

ستھین کے پچھلے زمانے کے مخالف

ہند کے تین بڑے شاہی خاندان جنکا ذکر ذیل مین ہوا ہے یا بعد کی پانچ صدیون تک ستھین سے لڑتے رہے۔ ساہ خاندان کے بادشاہون نے بمبئی کے شمال و مغرب مین سن ۷۰ سے سن ۲۳۵ عیسوی تک سلطنت کی اور گپت خاندان کے بادشاہون نے اودھ اور شمالی ہند مین ابتدا سے سن ۳۱۹ نہایت سن ۴۷۰ء سلطنت کی اور اور بعد ازان ستھین کے نووارد گروہون سے مغلوب ہوگئے اور ولبھی خاندان کے بادشاہ کچھ اور مالوہ اور بمبئی کے شمال و مغربی اضلاع مین عیسوی ۴۸۰ سے ۷۷۰ کے بعد تک سلطنت کرتے رہے اور یہ بھی پایا ہوتا ہے کہ یونانی تاجرون کو بحر قلزم مین ۵۳۵ء مین خبر ملی تھی کہ شمالی ہند مین ستھین کی ایک زرد رو قوم موجود ہے اور چینی سیاح ہاین شانک نے ولبھی خاندان کے دربار اور قوم کا مفصل حال بیان کیا ہے (سن عیسوی ۶۳۰–۶۴۰ تک) اونکے عہد مین بودھ کا مذہب راج دھرم تھا لیکن بدعتیون یعنی برہمنون کی کثرت تھی اور بودھ مت کے لوگ

خود بھی تین خاندانون سے شمالی فرقے اور اشوک کے جنوبی یا ہندی فرقے مین منقسم تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سن عیسوی کی آٹھوین صدی مین اول اول جو عربستان کے لوگون نے سندھ پر حملہ کیا اونھین نے ولبیون کی سلطنت بھی پائمال کی۔

آٹھوان باب

ہندو مذہب کی ترقی کا بیان ابتدا سن عیسوی سے لغایت سن ١٥٠٠

اہل ہند کے تین ماخذ کا بیان

بیان گذشتہ سے اون تین نسلون کا حال جنکی اولاد مین اہل ہند شامل ہین مجملاً دریافت ہوا اور اونکی تفصیل اسطرح پر ہے اوّل غیر آریا یعنی ملک کے قدیمی یا اصلی باشندے دوم قوم آریا جو وسط ایشیا سے تاریخی زمانہ کے قبل ہند مین داخل ہوئی سوم سیتھین یا تاتاری قومین جو نہ ہند مین ایسے وقت مین جبکہ تاریخی واقعات قلمبند ہوتے تھے آنا شروع ہوئین اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے ایک صدی قبل سے پانچ صدیون بعد تک اونکے گروہ جوق جوق ہند مین آتے رہے اور ان تینون قومون کی زبان اور مذہب و رسوم ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

آریا اور غیر آریا

غیر آریا شکار پر بسر کرنے والی قومین تھین بعض انمین سے بیاہ کے
معاملہ مین قدیم دستور برتتے تھے جسکے بموجب ایک عورت کئی بھائیون
کی زوجہ ہوتی تھی اور مرد کی ملکیت اوسکی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کی
اولاد کو پہنچتی تھی اونکے مذہب کا طریقہ یہہ تھا کہ وہ بھوت پلید کی پرستش
کرتے تھے اور خونی چڑھاون اور انسان کی قربانی کے ذریعہ سے
اون بدروحون کے غضب کو جنکو وہ دیوتا کہتے تھے دفع کرنے کی
کوشش کرتے تھے ۔ برعکس اسکے آریا نے شکاریون کا وحشیانہ
طریقہ چھوڑ کر کاشتکاری اختیار کی تھی اور ان لوگون مین عورت ایک ہی
شوہر کرتی تھی اور اونکے خانگی دستور اور آئین وراثت قریب قریب
ویسے ہی تھے جیسے آج کے دن تک ہند مین مروج ہین ۔ اور وہ
مہربان اور مسرور دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے ۔

سیتھین

تیسری نسل یعنی سیتھین کو آریون اور غیر آریون کے مابین تصور کرنا چاہیے
ممکن ہے کہ وہ سیتھین جو ابتداءً تاریخی زمانہ کے قبل آئے مثل غیر
آریون کے وحشی ہون اور جن لوگون کو ہم اصلی باشندے کہتے ہین
غالباً اونھین مین سے ہون مگر سیتھین جو سن عیسوی کے ۱۲۶ برس

پیشتر سے سنہ ۲۰۰ ع تک بکثرت ہند میں داخل ہو گئے تھے مثل ہندی
غیر آریوں کے شکار پر بسر کرتے تھے اور نہ مثل آریوں کے کاشتکار
تھے بلکہ وہ چوپان تھے جو وسط ایشیا کے میدانوں میں اپنی مویشی
لیے پھرتے تھے اور سوائے جنگ جدل کے کسی دوسرے فن سے ماہر نہ تھے

آریوں کا شائستگی پھیلانا

آریوں کو ہند میں شائستگی پھیلانے کا ایک قوی ذریعہ تصور
کرنا چاہیے اونکے ایک فرقے نے جسکو ویش کہتے ہیں زمین
کی کاشت اختیار کی دوسرے فرقے یعنی چھتری نے وحشی غیر
آریوں کو زیر کیا اور تیسرے فرقے یعنی برہمنوں نے ایک دین اور
علم ادب وضع کیا۔ برہمنوں کے مذہب میں تو ذلیل فرقے کسی شمار
میں نہ تھے مگر سن عیسوی کے ۵۰۰ برس قبل دین بدھی کی بنا پڑی جو
مذہب جنکے خیالات زیادہ وسیع تھے قائم ہوا اس نئے مذہب کے
ذریعہ سے غیر آریا فرقوں پر آریا فرقوں کا بہت کچھ اثر پڑا اور سیتھین کے
گروہوں نے جو آخر زمانے میں سن عیسوی کے ۱۲۶ برس قبل سے
سنہ ۶۰۰ ع تک ہند میں آ گئے اوس مذہب کو قبول کیا۔ پس بودھ مذہب
کو ہند کی قوموں کے متفق کرنے کا پہلا اور قوی ذریعہ تصور کرنا چاہیے
اوسکے وسیلے سے غیر آریا اور آریا اور سیتھین فرقے متفق ہو کر ایک ایسی قوم

بن گئی جو باعتبار عقیدے کے بدھ اور باعتبار رسوم کے مشابہ تھے مگر بدھ مذہب
پیشتر اسکے کہ اپنا کام پورا کرے ہندوستان سے خارج کر دیا گیا ۔

برہمن

مختلف فرقون کے متفق کرنے کا کام بہرحال برہمنون نے جاری رکھا ہے قدیم قوم بودھون کے فروغ کے زمانے مین بھی مصروف تھی مگر اوسکے زوال پر تو اوسکی طاقت حد سے تجاوز کر گئی چینی سیاح جو ہندوستان مین سنہ ۶۴۴ع مین آیا بیان کرتا ہے کہ برہمن جنکو وہ بدعتی کہتا ہے کسطرح پر اپنی طاقت پھر قائم کرتے جاتے تھے ۔ اوسوقت مین بھی بودھون کے خانقاہون کا بمقابلہ برہمنون کے مندرون کے قائم رہنا دشوار ہو گیا تھا چنانچہ ویدون کے [illegible] بہت سے برہمن ہادی پیدا ہوئے انمین سے بعض کی زندگی کے حالات عمدگی مین قریب قریب بدھ کے برابر ہین اول انمین سے ایک مقدس برہمن بہار کا رہنے والا کمارلا نام تھا جسنے سن عیسوی کی آٹھوین صدی مین ویدون کے قدیم مسئلہ کا وعظ کہنا شروع کیا کہ ایک شخصی خدا ہے جسنے سب کو پیدا کیا اور بودھ لوگ شخصی خدا کے قائل نہ تھے ایک غیر معتبر روایت ہے کہ کمارلا نے فقط مذہب بودھ کے خلاف وعظ ہی نہین کیا بلکہ ایک دکھن کے راجہ کو ان لوگون کی ایذارسانی پر آمادہ کیا اور کہتے ہین کہ اس راجہ نے اپنے ملازمون کو ہند کے جنوبی سرے سے لیکر سلسلۂ پہاڑون تک

بودھون کے بوڑھے اور بچون کے قتل عام کا حکم دیا اور نیز یہہ کہ جو
قتل کرنے مین دریغ کرے خود مارا جاوے مگر اِس زمانے مین کوئی
ایسا زبردست فرمانروا نہ تھا جو راس کماری سے کوہ ہمالیہ تک
ظلم اور تعدی کی قدرت رکھتا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی خاص مقام
کے جور و ستم کو جو کسی جنوبی ہند کے راجہ سے ہوا مبالغہ کے ساتھ
بیان کیا ہی۔ بہرحال برہمن دو وجہ سے غالب پڑے ایک تو بودھ مذہب
خود ہی معرض زوال مین تھا دوسرے اونھون نے ایک نیا ذریعہ ہند
کی قومون کو متفق کرنے کا تجویز کیا اور یہہ ذریعہ ہنود کا مذہب تھا۔

ہندو ونکے مذہب کی بنا دو باتون پر ہی

ہندو مذہب پر دو باتون کے لحاظ سے نظر کرنا چاہیئے اول اتحاد
معاشرت کے اعتبار سے اور دوم دینی برادری کے لحاظ سے۔ باعتبار اتحاد
معاشرت کے اوسکی بنا ذات پر ہی اور اس اتحاد کی اصلیت اہل ہند کے
مختلف نسلون مین جنسے وہ پیدا ہوئے ہین موجود تھی اور دینی برادری
اعتبار سے اوسمین برہمنون کے وید کا مذہب اور بودھون کا مستاد یہ
عہد آریا فرقون کی جاہلانہ رسوم بالاشتراک پائی جاتی ہین پس مذہب
ہنود کو اوسکی دونون حیثیتون مین یعنی اتحاد معاشرت اور دینی برادری
کے اعتبار سے بخوبی سمجھنا ضرور ہی

ذات کی بنا

اتحاد معاشرت کی نظر سے ہندو مذہب مین اہل ہند قدیم طرز پر دو تین یعنی دو جنمی آریون کی تین ذاتون مین از سر نو ترتیب دیئے گئے ہین یعنی برہمن چھتری اور ویش اور ایک جنمون مین غیر آریا شودر اور مخلوط النسل قومین شامل ہین اور یہی انتظام ہنوز قائم ہی۔ دو جنمے ابتک جنیو پہنتے ہین اور اگرچہ برہمنون کے برابر نہین تاہم کسیقدر ویدون کے مقدس نوشتون کے پڑھنے کا استحقاق رکھتے ہین مگر ایک جنمے جنیو پہننے کے ابتک مجاز نہین اور نہ مقدس کتابین پڑھنے پاتے تھے جبتک کہ سرکار انگلشیہ نے بلا امتیاز سب قومون کے واسطے مدرسے نہین قائم کیئے۔ اگرچہ ذات کی بنا قومی امتیاز پر ہی تاہم اوسکی بنیاد دو اور طرح پر بھی ہوتی ہی یعنی پیشہ اور مقام سکونت کے لحاظ سے کیونکہ زمانہ سلف مین بھی ہر ذات کے لیئے کوئی خاص پیشہ معین تھا اور اونکی تقسیم خواہ برہمن چھتری ویش اور شودر کر کے خواہ پوجاری سپاہی کاشتکار اور غلام کر کے دونون طرح ہو سکتی تھی۔ علاوہ اسکے ہند کے مختلف حصون مین سکونت کے لحاظ سے بھی اونکی تقسیم ہوئی ہی حتی کہ برہمنون مین بھی دس علیحدہ فرقے ہین بلکہ فرقے کہنا چاہیئے انمین سے پانچ گروہ بندھیاچل کے شمال کو اور پانچ جنوب کو بستے ہین اور دسون مین سے ہر ایک

اپنے تئین اورون سے علیحدہ جانتا ہی اور انکی بھی آپس مین ۱۸۸۶
بہت سی فرقون سے کم نہین ہین اسیطرح پر چھتری اور راجپوتون کے
بھی ہند کے مختلف حصون مین ۵۹۰ جدے جدے فرقے پائے جاتے ہین

ذات کی پیچیدگیان

بظاہر تو اہل ہند کا ذاتون مین تقسیم ہونا ایک سیدھا سا وا انتظام
معلوم ہوتا ہی مگر در اصل وہ نہایت پیچیدہ ہی کیونکہ یہہ انقسام تین
مختلف طریقون پر منحصر ہی یعنی قومیت پیشہ اور مقام سکونت پر
ہند کے ذاتون کی تعداد اندازہ سے بھی بتلانا دشوار ہی بہرحال
اونکا شمار تین ہزار سے کم نہین ہی جنکے نام جداگانہ ہین اور جو اپنے تئین
اورون سے علیحدہ سمجھتے ہین یہہ مختلف ذاتین آپسمین شادی بیاہ
نہین کر سکتین اور اکثر انمین سے کھانے پینے مین بھی شریک نہین
ہوسکتین ہین - عام قاعدہ یہہ ہی کہ بڑی ذات کا ہندو چھوٹی ذات
والے کا پکایا ہوا کھانا نہین کھا سکتا اور قاعدہ کے بموجب چاہیے
تو یہہ کہ ہر ذات اپنا خاص پیشہ نہ چھوڑے - فی الحقیقت ہر حصے
مین مختلف اہل حرفہ اور پیشہ کو جدی جدی ذاتون مین قائم کرنے
کا میلان پایا جاتا ہی بہرحال ایک پیشہ چھوڑکر دوسرا اختیار کرنا اور
اور گاہے چھوٹی ذات والون کا اسطرح صاحب عزت ہوجانا ہمیشہ عمل مین

آتا رہتا ہے مثلاً ویش اگلے وقتون مین کاشتکار تھے مگر فی زمانا اکثر
صوبون مین اونھون نے اس مشقت کے پیشے کو ترک کیا اور اب
ہند کے تاجرون اور مہاجنون مین شمار کیئے جاتے ہین ایک
زمانہ تھا کہ اونکے آبا و اجداد آفتاب کی تپش مین جوتتے بوتے اور کاٹتے
تھے اور اس عرصہ دراز مین اونکے صاف رنگ اور ذہین صورتون
اور خوش اخلاقی مین ضرور فرق آگیا ہوگا۔ اسطرح پر پیشہ کا تبدیل کرنا
اب بھی کل ہند مین کسیقدر جاری ہے۔

پیشہ اور ذات مشابہ ہمدگر ہین

ذات برادری کے طریقہ کا اہل ہند کی پیشہ وری پر بہت بڑا اثر پڑا ہے
ہر ذات ایک جماعت اہل حرفہ کی ہے ہر پیشہ کے لوگ اپنا کسب اپنے ہی
بچون کو سکھاتے ہین اور اپنے پیشہ کی کارروائی کے لیئے قاعدے
مقرر کرتے ہین اور پنچایت کے کھانون اور ضیافتون سے اپمین
خوب محبت اور میل جول رہتا ہے۔ اوس زمانہ مین جسکو مڈل ایجز
کہتے ہین ہند مین اہل حرفہ کی توجہ سے اشیائے دستکاری
مثل پارچہ ململ و ریشم و زربفت و مرصع اسلحہ وغیرہ و اسباب کے
کمال خوبی اور نفاست کو پہنچی تھین۔ اہل حرفہ کی ایسی جماعتین زمانہ
حال مین بھی ہند مین اکثر جگہہ پائی جاتی ہین چنانچہ

احاطہ بمبئی کے شمال و مغرب کے ضلعون مین ہر پیشہ کی برادری
اور ہر برادری کا ایک پنچ ہوتا ہے اس ارتباط سے یہہ نفع پہنچتا ہے کہ
اوس پیشہ کے لوگ آپسمین ہماہمی اور رقابت نہین کرنے
پاتے اور اگر کوئی معاملہ دوسرے پیشہ والون سے آپڑتا ہے تو
اپنے ہم پیشون کا پاس کرتے ہین چنانچہ احمد آباد کا ذکر ہے کہ
۱۸۶۰ء مین اتفاق سے کچھہ لوگ راج قوم کے بیکار ہوگئے
اور چونکہ جو لوگ کام سے لگے تھے وقت معمولی سے زائد کام
کرکے کچھہ اوپر سے کما لیتے تھے لہذا جب چند گھرانون نے
شکایت پیش کی تو سب نے پنچایت کرکے یہہ تجویز کی کہ کوئی
شخص معمول سے زیادہ مزدوری نکرنے پاوے کیونکہ اتنا کام نہین
ہے کہ سب کا پورا پڑے اور اوسی شہر کا یہہ بھی واقعہ ہے کہ ۱۸۷۲ء
مین اون لوگون نے جو دیسی کپڑے کا بیوپار کرتے ہین گندی گرون
کی اجرت کم کردی اسپر گندی گرون نے ایکا کرکے کام
کرنے سے انکار کیا اور ڈیڑھ مہینے تک دستکش رہے انجام کار
اونکے تنازع کا اسطور پر تصفیہ ہوا کہ دونون فریقون نے ایک
اقرارنامہ پکے کاغذ پر مزدوری کی شرح مقرر کرکے لکھہ دیا احمد آباد
مین یہہ بات بھی جاری ہے کہ جب کسی اونچے پیشہ مین کوئی لڑکا
اول ہی اول کام چھوتا ہے تو اوس سے کچھہ نذرانہ لیا جاتا ہے اور جب

کسی سے برادری کے خلاف دستور کوئی حرکت ہوجاتی ہے تو
اوسپر جرمانہ پڑتا ہے اور یہہ سرمایہ بھائیون کی ضیافت اور
بیکس ہم پیشون اور برادری کے یتیمون کی دستگیری مین صرف
ہوتا ہے شہر سورت مین ایسے سرمایہ جمع کرنے کا عجب پسندیدہ
رواج ہے کہ پیشہ ور کے دوکاندار ہفتہ مین ایک دن اپنی دوکانین
نہین کھولتے فقط ایک شخص کو اجازت اوس دن دوکان کھولنے
کی ملتی ہے اور یہہ اجازت بقیمت فروخت کیجاتی ہے جو خریدار
سب سے بڑھکر بولی بولتا ہے اوسے ملتی ہے اور یہہ نقدی اہل برادری
کے کھلانے پلانے مین خرچ کیجاتی ہے۔ یہہ لوگ اپنی برادری
والے کی فاقہ کشی گوارہ نہین کرتے پس یہہ آئین گویا برادری
کے حق مین بیمہ اوٹھانے والی کمپنی کا فائدہ دیتا ہے اور ہند
مین قانون محتاجان کا قائم مقام ہے۔ اور واضح رہے کہ سخت سے
سخت سزا جو ہندو مجرم کو اوسکی اہل برادری دیسکتی ہے یہہ ہے کہ
مجرم ذات باہر کردیا جاوے۔

اہل ہنود کے عقائد کی مذہبی بنیاد

بہرحال ہندو مذہب آپس کے اتفاق کا محض ایک ذریعہ ہی
نہین جسکی بنا ذات پر پڑی ہو بلکہ وہ موجب مذہبی یگانگت کا بھی ہے

جو عبادت کی مطابقت پر موقوف ہی جسطرح پر کہ مختلف نسلون نے جنسے اہل ہند پیدا ہوئے ہین ملکر ذات کی صورت پکڑی ہی اسیطرح ویدکے سیدھے سادے عقیدے اور بدھ کی رحم دلی کی تعلیم اور غیر آریا فرقون کی سفلے رحم رسمون نے خلط ملط ہوکر ہندؤون کے دیوتاؤن کی صورت مین ظہور کیا ہی جنکی ذات مین رذائل اور فضائل دونون آمیز پائے جاتے ہین —

بودھ مذہب کی تاثیرات

بودھ مذہب کے اثر سے نہ صرف اہل ہنود مین ہمدردی او محبت کا جوش پیدا ہوا بلکہ بہت سی عام فائدے کی باتین ہندوؤن مین رہ گئین ہندوؤن کی خانقاہین جو فی زماننا اڑیسہ مین موجود ہین بودھون کی گیارہ سو برس گذشتہ کی خانقاہون سے جو سلاوت نے قائم کی تھین ہرگز رتبہ مین کم نہین ان دنون مین بھی سورت کے مہاجنون کی جماعت ہندیاون کا ایک حصہ بیمار جانورون کی دارالشفا پر صرف کرتی ہی اور اسباب کو اوس تجویز کا بقیہ تصور کرنا چاہیے جو اشوک نے سن عیسوی سے ۲۴۴ برس قبل انسان اور حیوان کے معالجہ کے لیئے کی تھی اور وشنو کے فرقے کے ہندو معاملہ دینی مین بدھ کے قواعد کو اپنا دستور العمل جانتے ہین۔ ملک بنگالہ کے بڑے

پنڈت راجندر لال متر کی جو وشنو کے فرقے سے ہیں یہ راے ہے کہ جگناتھ کی رتھ جاترا ابھی بودھوں کے کسی دینی رسم کی یادگار ہے—

غیر آریا کے مذہب کی تاثیرات

ہند کے غیر آریا قوموں کی بھی بہت سی رسمیں ہندوؤں کے مذہب میں داخل ہوئی ہیں چنانچہ لکڑی کے دو پڑا اور ناتراشیدہ پتھر اور درختوں کی پرستش جیسے بنگالہ کے دیہاتیوں کا دین موقوف ہے غیر آریاؤں ہی سے لی گئی ہے ہر قریہ کا دیوتا علیحدہ ہے جسکی پرستش خواہ دو پڑ خواہ ناتراشیدہ پتھر خواہ سیندور سے لگے ہوئے درخت کی صورت میں کیجاتی ہے کبھی چکنی ہنٹی ڈھیلا کسی درخت کے نیچے رکھا ہوا دیوتا کا کام دیتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سانپ کی پرستش اہل ہنود کے بعض فرقوں میں اور لنگ کی تعظیم جو قوت توالد کی علامت ہے سیتھیا کے فرقوں سے جو وسط ایشیا سے تاریخی زمانہ سے پہلے ہند میں آئے حاصل ہوئی—

ہندوؤں کے سنتوں کی کتاب

سن عیسوی ۱۰۰ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوؤں کے مذہب [illegible] کے جس قدر [illegible] سے آج تک بڑے بڑے [illegible] پیدا ہوئے ہیں یا اولیا اور سنتوں کے

تذکرے اور کرامات جو ٹڈل ایجز مین گذرے کتاب بھگت مال مین جسکے لغوی معنی ایمان لانیوالون کے ہار کے ہین مندرج ہین اور اسکو عرصہ تین سو سال کا گذرا کہ نابھاجی نے تالیف کیا تھا اس کتاب مین ہندؤون کے سنتون اور عمدہ روایتون کا بیان ہے اگرچہ سنتون کے تذکرون مین کرامات کا کثرت سے بیان آیا ہے تاہم ایک ہی قسم کی کرامتین سب سنتون سے منسوب نہین کی گئی ہین سنتون مین جو اعلی مرتبہ کے ہین اوتار سمجھے جاتے ہین جنکی پرستش بھی بہت دنون پیشتر کی گئی تھی اور اہل ہنود کے بیان کے موافق بعض انمین سے کواریون سے پیدا ہوئے اوتارون نے شیرون کو مغلوب کیا مُردون کو جلایا جب اونکے ہاتھہ پاؤن کاٹ لیے گئے تو از سر نو پھر نکل آئے قید خانے خود بخود اونکے لیے کھل گئے سمندر نے اونکو آغوش مین لیا اور صحیح و سالم پھر خشکی پر پہنچا دیا اور برعکس اسکے اونکی توہین کرنے والون کے نیچے زمین پھٹ گئی اور اونکو نگل گئی الغرض اونکی زندگی کے حالات عجیب غریب تھے اور بعضون کی موت بھی بھید سے خالی نہ تھی۔

شنکراچاریہ سنہ ۹ع

اس زمانہ مین جو آدمی پیدا ہوئے اونمین اول نمبر کا تھا

کا ایک برہمن تھا جسکا ذکر بدھون کی ایذا رسانی کی اوس غیر معتبر روایت کے متعلق ہوچکا ہی جسکی نسبت کہتے ہین کہ کل ہند مین آٹھوین صدی مین اوسکے ایماسے ہوئی تھی - لیکن اوسکا زیادہ مشہور چیلا شنکر اچارج تھا جسکے زمانہ سے معتبر تاریخ شروع ہوتی ہے شنکر مالابار مین پیدا ہوا اور کل ہند مین وعظ کرتا پھرا اور کشمیر تک گیا اور کوہ ہمالیہ پر ایک مقام کدارناتھ نام مین ۳۲ برس کی عمر مین وفات پائی ویدانتیون کے فلسفہ کو حال کی صورت مین لانا اور قومی دین مین داخل کرنا اوسی کا کام تھا - اور یہہ کہنا راستی سے بعید نہوگا کہ اوس کے زمانے کے بعد جو آٹھوین یا نوین صدی مین گذرا ہی کوئی فرقہ جو ہندوون مین پیدا ہوا اوسکی بنا ایک شخصی خدا کے عقیدے پر پڑی ہے شنکر عموماً سب کو تعلیم دیتا تھا خواہ وہ بڑی ذات کے حکما یا رذیل عوام الناس سے ہون - پس ایک قومی دین کا ایک بہتی فرقہ اوسکی عمر بھر کی محنت کا نتیجہ ہے

شیو اور اوسکی استری کی سروپ

شنکر اور اوسکے سجادہ نشین اور پیروون کی کوشش سے شیو کی پرستش کو اسقدر ترقی ہوئی کہ یہہ ست ہنود کے دو بڑے دیوتون مین شمار ہوا - شیو کو جو نیست و نابود اور پھر موجود

سوجود کرنے والا ہی باریک حکیمانہ خیالات کی ایک صورت ظاہری
سمجھنا چاہیئے اور وہ شروع ہی سے برہمنون کا خاص دیوتا گنا
جاتا ہی اور وہ اوسکے معدوم کرنے کی صفت کو نیا جنم لینے سے تعبیر کرتے
تھے اور ساتھ ہی اسکے شو کے متعدد نام اوسکی ہولناک صفتون پر
دلالت کرتے ہین کیونکہ ویدین اوسکو ردر یعنی گرجنے والا کہا ہی اور
اور ہندوون کے زمانہ حال کے دیوتاؤن مین وہ بھیم یعنی مہیب کے
نام سے مشہور ہی اور صفات مذکور وحشی غیر آریون کے دین کے لیے
جسکی بنا خوف پر ہی نہایت مناسب حال تھین - پس اس صورت سے
اپنے جداگانہ حیثیتون مین شیو اعلیٰ اور ادنیٰ سب کا معبود گردانا گیا ہی
اس زمانے کے ہندو اوسکو مہادیو جی کہتے ہین اور اوسکی زوجہ
بالتخصیص دیوی کہلاتی ہی اور لنگ یعنی تناسل کی علامت اوسکی
عام شبیہ ہی اور یہی خیال بیل سے جو اوسکا مقدس جانور ہی متعلق
ہی اوسکے مندرون پر ترسول بجاے کلس کے ہوتا ہی اور چونکہ اوسکی
ذات مین تذکیر اور تانیث دونون شامل ہین لہذا اوسکی مورت مین بھی
وہی علامتین پائی جاتی ہین - برہمنون نے شو کی شبیہ اسطرح بنائی
ہی کہ ایک گورا چٹا آدمی بڑے دھیان گیان مین مستغرق بیٹھا ہوا اور
سیراب کرنیوالی گنگا کی علامت سر پر موجود اور بیل بھی جو پیدایش اور
زراعت دونون کی نشانی ہی پاس کھڑا ہوا - اور کھوپریون کے ہار

اور سانپون کی ہیکل اور شیر کی کہال اور عصا جسکے سر سے پر آدمی کا سر لگا ہوا ہے اون ہیبتناک صفتون کی جو غیر آریا اوس سے منسوب کرتے ہین علامتین ہین شو کے پانچ منہہ اور چار ہاتھہ ہین مثل شو کے اوسکی زوجہ کے بھی کئی روپ ہین۔ آریا برہمن اوسکو اوما یا پاربتی کے نام سے ایک حلیم اور اعلی درجہ کی حسین دیوی مانتے ہین شو درگا کی شبیہ مین دو صفتین مشترک ہین یعنی ایک سنہرے رنگ کی عورت مگر چہرہ پر خشمناکی نمایان اور شیر پر سوار۔ اور غیر آریون کی کالی کے روپ مین خون آلودہ سر پر سانپ سے لپٹے ہوئے اور گرد کہوپڑیان لٹکی ہوئین اور اوسکی شکل مہیب اور سیاہ اور ڈراونی ہوتی ہے۔

شو کی پرستش دو طرح پر ہوتی ہے

شو کی پرستش کی رسمین اور بھی صاف صاف اوسکی پرستش کی دورنگی پر اشارہ کرتی ہین ذہین اور اعلی منش لوگ اب بھی شنکر کی ہدایت کے بموجب معبود کی پرستش دھیان لگا کر خاموشی مین کرتے ہین اور کوئی ظاہری رسم نہین برتتے مگر عموما برہمن لوگ لنگ یعنی تذکیر کی علامت پر پھولون کے ہار یا چاول چڑھاتے ہین مگر نیچ قومین ہزارہا جانین ہولناک کالی پر چڑھا دیتی ہین اور تھوڑے دن ہوئے کہ قحط اور وبا کے دنون مین لوگ مایوس ہو کر اس بے رحم

دیوی کا غصہ فرو کرنے کے لیے انسان کو بھینٹ چڑھاتے تھے۔ سنہ ۱۸۶۶ع کے قحط کا ذکر ہے کہ کالی کے مندر میں جو کلکتہ سے سو میل کے فاصلہ سے زیادہ نہیں ہے ایک لڑکا گلا کٹا ہوا ملا جسکی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور زبان اینٹھی ہوئی خون آلودہ باہر نکلی ہوئی تھی۔ کالی کے ایک دوسرے مندر میں کلکتہ کے ریلوے اسٹیشن سے پچیس ۲۵ میل کے فاصلہ پر جنگل میں ایک سر دیوی کی مورت کے سامنے پھولوں سے آراستہ رکھا ملا۔ یہہ نظیرین انسانی قربانی کی رسم کا جو غیر آریا قوموں میں ہوا کرتی تھیں پتا دیتی ہیں۔ ان قربانیوں سے اور زمانہ سلف کے پرسس میدھ یعنی انسان کی قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے خواہ وہ قربانی در اصل ہوتی ہو یا قدیم آریوں کے دیس کے کسی اندہانی کی علامت ہو لیکن بھینٹ جسکا ذکر ہوا غیر آریوں کے بھوتک مذہب کا جزو ہے جسکے بموجب بھینٹ بھی اوسیقدر بڑی ہونی چاہیئے جسقدر کہ مصیبت سخت ہو۔

شو کے پرستاروں کے تیرہ فرقے

شو کے پرستاروں کے تیرہ فرقے اس دیوتا کی مرکب صفات کو اچھی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ سمارت برہمن جو شنکر کے چیلوں کی خاص اولاد سے ہیں ہنوز دکھن میں دنیا کے جھگڑوں سے علیحدہ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ڈنڈی یعنی سادھوں کی نسبت گرا گری اور مراقبہ

مین بسر ہوتی ہے۔ بعض انہین سے شو کو آریون کی تثلیث کا تیسرا اقنوم
مانکر بلا کسی رسم کے پوجتے ہین۔ ایک فرقہ ہے جو اپنے زمرہ مین داخل
کرنے کی ابتدائی رسم اسطرح ادا کرتا ہے کہ مرید کے گھٹنے کے اندر سے خون نکالتے
ہین اور دیوتا بہیرو کی ہولناک صورت مین چڑھاتے ہین یہہ رسم ظاہرا غیر
آریون سے لی گئی ہے۔ جتنے ڈنڈی ہین وہ غیر آریون کی رسم کے بموجب
اپنے مردون کو دفناتے ہین یا کسی پوتر ندی مین بہا دیتے ہین۔ لوگیون
مین ہر قسم کے تپشی داخل ہین کیا بے زبان مجذوب جنکو حبس نفس کرتے
کرتے اپنے وجود کی بھی خبر نہین رہی اور بموجب انکے اعتقاد کے شو سے
وصل ہو گیا ہے اور کیا وہ مکار جو ہوا پے سہارے بیٹھنے کا دعوی کرتا ہے اور
کیا شعبدہ باز جو بکرا ہے تماشا دکھاتا پھرتا ہے۔ غرض کہ شو کے پرستارون مین
امن فرقون سے لیکر جو ریاضت کرتے اور دھیان مین مستغرق رہتے ہین
اگھوریون تک جو مردار کھاتے اور اپنے تئین چھریون سے گھائل کرتے
ہین داخل ہین۔ اکثر رذیل فرقے نسبت آریا کے غیر آریا طریق پر زیادہ چلتے ہین
خواہ یہہ بات گوشت کھانے مین اور خواہ پرستش کے خونخوار طریقون مین
پائی جاتی ہو۔

وشن کی پرستش

جب سے وشن کا ذکر وید مین سورج کی کہانی کے متعلق آیا ہے کہ اوس
حامی اور حافظ نے جسکا زیر کرنا ممکن نہین کسطرح تین ڈگون مین کل عالم کو

طے کیا اوس وقت سے اس دیوتا کو مجسم بشکل انسان سمجھتے ہین اور سبب کے
اوتارون کی وجہ سے اوسمین اور انسانون مین دوستانہ برتاو ہوگیا ہی۔ ان
اوتارون مین سے جنکا شمار دس یا بائیس ہی وشن کے پرستارون
نے مقتضاے طبیعت انسانی کے موافق اون دو کو جو نہایت خوبصورت
اور زیادہ تر انسان مین ملتے ہین پرستش کے لیئے پسند کیا ہی۔ رام
اور کرشن کی صورت مین وشن سے صدہا محبت آمیز کہانیان
متعلق ہین۔ رام کا جو اوسکا ساتوان اوتار ہی سنسکرت کی نظم رزمیہ
راماین کہتے ہین بیان ہی۔ اپنے آٹھوین اوتار مین وشن نے کرشن کی
صورت مین بطور ایک اولوالعزم شاہزادہ کے ظہور کیا ہی جسکا بیان مہابھارت
کی نظم رزمیہ مین ہوا ہی مگر جون جون زمانہ گذرتا گیا ہند کی دہقانی نظم کنہیا
(کرشن) ہی کے اوصاف مین لکھی گئی اور وشنو پران مین اوسکو
روحانی صفات سے مزین کر کے معبود برتر مانا ہی اور اس زمانے کے
ہندوون کا نہایت عزیز دیوتا وہی ہی۔ پوری مین جگناتھ کے نام
سے جسکے معنی دنیا کے حاکم کے ہین اوسکی خاصکر پرستش ہوتی ہی
اور دنیا کے شائستہ حصون مین اوسکا نام مشہور ہی۔ وہ روایتین جو
جگناتھ کی رتھ جاترا سے عموماً منسوب کیجاتی ہین کہ پرستار اپنے
تئین خود ہلاک کرتے ہین محض بے بنیاد ہین۔ فی الحقیقت وشن
ایک خوشحال و مہربان دیوتا ہی جو پھولون کے سوا کوئی اور نذر نیاز

نہین چاہتا اور جسکو جھوٹ سے نفرت ہی اور جو کچھہ وقت تحقیقات کے عین مقام پر دیکھنے مین آیا اور جو کچھہ سرکاری کاغذات سے دریافت ہوا اوس سے بعض انگریزی مصنفون کا بیان اس بارہ مین محض بے بنیاد ثابت ہوتا ہی۔

وشن پران ۱۰۴۵ عیسوی

گیارہوین صدی مین وشنومت کے مسائل ایک دینی رسالہ مین جمع کئے گئے۔ وشن پران کی تاریخ قریب ۱۰۴۵ء سے شمار کرنی چاہئیے اس پران مین جیسا کہ اوسکے نام سے مترشح ہی قدیم روایتین قلمبند ہین جو شیو اور بدھہ کے متون کے ساتھہ چند صدیون سے چلی آتی ہی تھین اس پران کے مسائل براہ راست وید سے نہین لئے گئے بلکہ دو مشہور نظم رزمیہ کی وساطت سے حاصل ہوئے ہین یہہ اٹھارہ پرانون یعنی علم الہی کی سنسکرت کتابون مین سے ایک ہی جسمین برہمنون نے وشن اور شیو کے مخالف متون کو یکجا جمع کیا ہی۔ ان کتابون مین ہندوون کی تثلیث کے اقانیم ثانی اور ثالث کی مخصوص حمد و ثنا کیگئی ہی اور کبھی وشن اور کبھی شیو کے حق مین دعوی معبود مطلق ہونیکا کیا ہی مگر جہان کہین طبیعت نے زور دکھایا اور صریح ذہن نے بلند پروازی کی ہی تو اس امر کے معترف ہوئے ہین کہ یہہ دونون ایک ہی معبود ازلی کے روپ ہین کہتے ہین کہ پرانون مین پندرہ لاکھہ مصرعے ہین

مگر وہ وشن اور شو کی پرستش کا صرف وہ رخ دکھاتے ہین جو
برہمنون کے عقیدے کے موافق ہے اور اونمین نیچ فرقون سے
کسی طرح کی ہمدردی پائی نہین جاتی۔

ویشنون کے مجدد رامانج ۱۱۵۰ء

ویشنون کے دینی اصلاح کرنے والون مین رامانج کو جو دکھن کا
برہمن تھا اول شمار کرنا چاہیے بارہوین صدی کے درمیان مین اوسنے
شو کے پرستارون کی مخالفت پر کمر باندہی اور وشن کے نام
سے جو کل کائنات کا خالق اور علت اولی ہے وحدت الہی کا درس دیا
اور جبکہ کول خاندان کے راجہ نے اوسے دکھن مین ستایا کیونکہ اوسکا
منشا تھا کہ اپنی قلمرو مین سراسر شو کی پرستش جبرا قائم کرے تو
رامانج نے بھاگ کر ملک میسور کے جین مت کے راجہ کے ہان
پناہ لی۔ اس راجہ کے ایک بیٹی تھی جسپر سے اوسنے ایک
آسیب کو اوتارا اسپر راجہ نے ویشنو کا دین قبول کیا۔
کہتے ہین کہ رامانج کے مرنے سے پیشتر سات سو
خانقاہین اوسکے مت کی موجود تھین اور یہہ امر
اوسکے مذہب کی ترقی کا شاہد ہے ان خانقاہون
مین چار ہنوز موجود ہین۔

رامانند سنہ ۱۳۰۰–۱۴۰۰ء

رامانج کے سجادہ نشینون مین رامانند پانچوان تھا اور اوسنے اوسکی تعلیم کو شمالی ہند مین شائع کیا اوسکی مستقل جاے سکونت شہر بنارس کی خانقاہ تھی مگر وہ جابجا پھرتا اور وشن کے نام سے خداے واحد مطلق کا وعظ کرتا تھا۔ اوسنے بارہ چیلے نہ برہمنون اور شریفون مین سے بلکہ ذلیل وخوار فرقون مین سے منتخب کیئے ایک انمین سے چمار اور دوسرا نائی تھا اور وہ جو سب سے زیادہ مشہور تھا اوسکو کسی جلاہے کا لڑکا بتاتے ہین رامانج نے تو خاص کر خالص آریا فرقون کی تعلیم اور تلقین کی طرف توجہ کی اور اپنی کتابین برہمنون ہی کی زبان مین تصنیف کین مگر رامانند عوام لوگون سے مخاطب ہوا اور اوسکے فرقہ کا علم ادب عوام الناس کی بھاکھا مین لکھا گیا۔ روز مرہ کی ہندی کا ایک شیرین زبان ہو جانا کسیقدر تو دہقانیون کے گیت اور راجپوت بھاٹون کی کبت کی وجہ سے مگر خاص کر وشن کے نئے دین والون کی علمی ضروریات کی باعث وقوع مین آیا۔

کبیر سنہ ۱۳۸۰–۱۴۲۰ء

رامانند کے بارہ چیلون مین سے ایک کا نام کبیر تھا جسنے اوسکی تعلیم کو تمام ملک بنگالہ مین شائع کیا۔ اوسکے گروہ نے اس امر کی کوشش کی تھی کہ ہندوون کی متعدد ذاتون کو ایک دھرم مین مجتمع کرے اور

کبیر نے جب دیکھا کہ علاوہ اہل ہنود کے ہند مین اور لوگ بھی بستے
ہین تو پندرھوین صدی کے شروع مین اوسنے قصد کیا کہ ایک ایسا
دین قائم کرنا چاہیئے جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل ہوسکین پس
اس فرقے کی کتابون مین اسبات کا اقرار ہے کہ ہندو اور مسلمان کا خدا
ایک ہی ہے اور اوسکا نام شبد روپ ہے گو مسلمان اوسکو علی اور
ہنود رام کر کے خطاب کرتے ہون کبیر کے فرقے کے نوشتون مین
یون لکھا ہے کہ ہماری زیست علی اور رام پر موقوف ہے اور ہمکو چاہیئے
کہ کل ذی حیات سے شفقت سے پیش آوین ہندو ہر گیارھوین دن
برت رہتے ہین اور مسلمان ماہ رمضان مین روزہ رکھتے ہین پس باقی
مہینہ اور دن کسنے بنائے ہین کہ تم ایکہی کی عزت کرتے ہو ہندوؤن
کے خدا کا شہر پورب مین بنارس ہے اور مسلمانون کے خدا کا شہر
پچھم مین مکہ ہے مگر اپنے دلون کو جانچو کیونکہ اوسمین ہندو اور مسلمان دونون
کا خدا موجود ہے پس ایک واحد مطلق کو سب مین دیکھو۔ وہ جو دنیا کا مالک
ہے وہ علی اور رام دونون کے پرستارون کا پدر حقیقی ہے اور وہی میرا
رہبر اور پیر و مرشد ہے۔

چیتن ۱۴۸۵–۱۵۲۷ء

چیتن ۱۴۸۵ء مین پیدا ہوا اور وشن کے مذہب کی تعلیم معہ
جگناتھ کی پرستش کے کل بنگالہ اور اڑیسہ مین پھیلائی کہتے ہین

کہ معجزہ اور کرامات عمر بھر چیتن سے ظہور مین آئے اور چار صدیون سے اوسکو وشن کا اوتار مانکر پرستش کرتے ہین۔ اگر غیر معتبر روایتین جو اس دین کے ہادی کی نسبت بیان کی جاتی ہین باور نکیجا دین تو ہماری واقفیت اوسکی زیست کے حالات کی نہایت محدود رہ جاتی ہے اور سواے ان چند باتون کے ہم اوسکی نسبت اور کچھہ نہین جانتے کہ وہ ایک برہمن کا بیٹا تھا جو ملک بنگالہ کے شہر ندیہ مین رہتا تھا اور اوسنے عالم شباب مین ایک مشہور سنت کی بیٹی سے بیاہ کیا اور چوبیس برس کی عمر مین خانہ داری کا طریقہ چھوڑ تارک الدنیا ہوکر اوڑیسہ کو چلا گیا اور باقی عمر دین کی اشاعت مین گذرانی اور سنہ ۱۵۲۷ع مین غائب ہو گیا۔ مگر اوسکی دینی تعلیم کے بارے مین ہمکو کامل واقفیت حاصل ہے اوسکی راے تھی کہ کل انسان ایمان کی لیاقت مین مساوی ہین اور ایمان کے ذریعہ سے ہر ذات کے آدمی برابر پاک ہو سکتے ہین غرض کہ ایمان مطلق اور دوامی عبادت اوسکی تعلیم کا خلاصہ تھا اور بموجب اوسکی تعلیم کے رسم رسمیات نہین بلکہ دھیان اور گیان ہی نجات کا راستہ ہے۔ اپنے گرو کی اطاعت کرنا اس فرقے کے خاص شیوہ مین داخل ہے چنانچہ اوسنے اپنے شاگردون کو متنبہ کیا کہ اپنے دینی اوستادون کو سچے باپ کے مانند سمجھے دیوتا ان کے نہین۔ اوسکے دین کی علت غائی وہی تھی جو کل اور ہندو دینون کی ہے یعنی روح کی آزادی۔ وہ کہتا ہے کہ آزادی کے معنی محض وجود

کی ہستی سے کے نہین ہین بلکہ اوسمین بشریت کے نقص اور لوث کا

مطلق دور ہوجانا خاص کر شامل ہے

چیتن کا فرقہ

چیتن کے پیرو ہر ذات کے لوگون مین پائے جاتے ہین مگر

وہ اصل گوسائیون کی اولاد کی ماتحتی تسلیم کرتے ہین اس فرقہ مین متاہل

اور مجرد دونون داخل ہوسکتے ہین ان مین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین

جو بیاہ نہین کرتے اور بعض مثل بھکاریون کے آوارہ پھرتے ہین مگر

دین کے سکھانے والے اکثر متاہل ہوتے ہین اور اپنی بیوی بچون کے

ساتھ کرشن کے مندر کے گرد کی کوٹھریون مین رہتے ہین اور

اور اسطرح چیتن کی پرستش سر اسر ملک اڑیسہ مین گھر گھر ہوتی ہے

وہ لوگ جو صاحب ملک ہین اپنے گھرون کے چھوٹے چھوٹے مندرون

مین چند رسمون کے ساتھ اوسکی پرستش روزمرہ کرتے ہین چیتن

کی وفات کے بعد ایک اور فرقہ اوسکے پیرون مین اوٹھا جو کہتا تھا کہ

عورتون کو بھی معاملہ دین مین آزادی ہونی چاہیے اونکی خانقاہون کے

احاطون مین مرد اور عورت حالت تجرد مین رہتے ہین اور عورتین ایک

لٹ کے سوا کل سر کے بال منڈاتی ہین اور دونون وشن اور

چیتن کی تعریف بھجن گا گا کے اور ناچ ناچ کے کرتے ہین مگر اس

فرقے کا نہایت عمدہ مسئلہ یہہ ہے کہ وہ تسلیم کرتے ہین کہ تعلیم یافتہ عورتون کا غیر تربیت یافتہ عورتون کو سکھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ملک بنگالہ مین زمانہ دراز تک صرف اسی فرقے کی عورتین معزز خاندانون کے زنانخانون مین بطور معلمہ کے جانے پاتی تھین اور عرصہ پچاس برس کا گذرا کہ انکی وجہ سے مستورات کی تعلیم مین بہت ترقی ہوئی تھی اور اس فرقے کا کلکتہ مین کثرت سے پھیل جانا اونکی تعلیم کی عمدگی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

بلبھہ سوامی سنہ ۱۵۲۰ع

چیتن کی وفات کے بعد وشن کی روحانی پرستش کا زوال شروع ہوا تخمیناً سنہ ۱۵۲۰ع مین بلبھہ سوامی نے شمالی ہند مین درس دیا کہ روح کی آزادی جسم کی ایذا دہی پر موقوف نہین ہے اور خدا کی تلاش برہنگی اور فاقہ کشی اور تنہائی مین نہین بلکہ اس زندگی کی عیش و عشرت مین کرنی چاہیئے۔ ایک دولتمند فرقہ قدیم زمانے سے کرشن اور رادھا اوسکی زوجہ کی پرستش کا گرویدہ تھا۔ کرشن اور رادھا کے عشق مجازی کو حقیقت کے راز سے منسوب کرتے ہین اور ہندو عورتین کرشن کی پرستش بال گوپال کے نام سے بہت کرتی ہے اور کیا تعجب

ہے کہ یہہ خیال رفتہ رفتہ عیسائیون کی روایت سے جو الہی طفل کے بارے مین ہے پیدا ہو گیا ہو۔ علاوہ اسکے ہندؤون کے مذہب پر دین عیسوی کا ایک اثر بھی پایا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ کرشن کے فرقے کے لوگ کہتے ہین کہ بھگت یعنی ایمان نجات کا کافی وسیلہ ہے۔

کرشن کی پرستش

بلبہہ سوامی کو وشن کے عیش و عشرت کے دین کا پیشوا سمجھنا چاہیے وہ وشن کی پرستش خاصکر کرشن کے اوتار مین کرتا تھا جبکہ اسنے ایک نورانی اور حسین جوان کا روپ لیا اور جنگل اور دیہات مین عیش و آرام سے زندگی بسر کی۔ اوسکی پرستش کے ساتھہ ساتھہ آرائش اور نازنین عورتین اور عمدہ کھانے غرض ہر شے جو گرم ملکون کے رہنے والون کو مرغوب الطبع ہوتی ہے شامل ہے اس مت کے لوگ دن مین آٹھہ دفعہ عبادت کرتے اور کرشن کی مورت کو جو ایک خوبصورت لڑکے کی شکل ہوتی ہے بڑی نفاست سے نہلاتے عطر ملتے زرق برق کی پوشاک پہناتے اور لذیذ کھانے کھلاتے ہین۔ وشن کے دین کے پہلے اصلاح کرنے والون کے

پہر وہ تو ایک گشت ہو کر آبادی سے دور خانقاہون مین رہتے تھے اور بجز تہ بند کے جس سے ستر ڈھکے تن پر کچھہ نہو تا تھا اور گدا گری پر بسر کرتے تھے مگر یہہ نیا فرقہ کافور اور صندل مین بسے ہوئے قیمتی کپڑے پہن اور عطر لگا کر عبادت کرتا ہی اور دُھنے چلاہے چمار اور نائیون کو نہین بلکہ دولتمند مہاجنون اور تاجرون کو دین مین شریک کرتا ہی اور انکی رائے ہی کہ جہان تک ممکن ہو زندگی عشرت مین بسر کرنی چاہیئے اور یہہ لوگ تیرت کرنے محض تفریح طبع اور تجارت کی غرض سے جاتے ہین۔

ہندؤون کا دین آپس کے اتحاد کا باعث ہی

جسطرح کہ اہل ہنود مین آپس کے اتفاق کی بنا ذات برادری پر قائم ہی اسیطرح پر وشن اور شو کی پرستش اتحاد دینی کا کام دیتی ہی۔ از روے علم تو ہنود کا مذہب ویدسے نکلتا ہی اور ویدون کے من جانب اللہ ہونے کا اقرار ہی مگر از روے عمل کے اوسکے مخرج بہت سے ہین وشن کی پرستش اور شو کے ماننے والون کی سمپاردو نہایت مروج طریقے ہین جنمین ہندؤون کے متعدد مذہب داخل ہین۔ وہ برہمن جنھون نے کامل علمی لیاقت حاصل

کی ہے بے غل و غش معبود حقیقی کی پرستش کرتے ہین مگر کم لیاقت کا برہمن خالق کی پرستش کسی خاص صورت مین جو اوسکا اشٹ دیوتا ہو کرتا ہو۔ دکھن کے برہمن خاص کر شِو کو اپنا دیوتا مانتے ہین اور لنگ کو جس سے وہ باریک معنی منسوب کرتے ہین اوسکی علامت جانتے ہین۔ اور اوسط درجہ کے لوگ اور تجارتی فرقے وشن کے اوتار مین سے کسی نہ کسی کی پرستش کرتے ہین۔ سب گرے نیچ ذات کے لوگ یہہ شئو کی ہلاک کرنے والی عورت کے کئی روپ مین مثل ہولناک کالی کے پرستش کرتے ہین مگر ہر تعلیم یافتہ ہندو یہہ جانتا ہو کہ ظاہری شئے پرستش کی محض اوسکا اشٹ دیوتا ہو جسکے پردے مین وہ معبود حقیقی یعنی پرم ایشور کی عبادت کرتا ہو۔

تمت بالخیر